SPECIMEN

مُعاشرتی علوم

پانچویں جماعت کے لیے

سندھ حکومت کی طرف سے بچوں کے لیے تحفہ
مفت تقسیم کے لیے
اس کتاب کی فروخت ممنوع ہے

Curriculum Development & Text Book Production Wing * H-9, Islamabad *
LIBRARY
050

سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو

ناشر

نفیس اکیڈمی

اردو بازار، کراچی

جملہ حقوق بحق سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو محفوظ ہیں

تیار کردہ: سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، بہ تعاون آغا خان یونیورسٹی، انسٹیٹیوٹ فور ایجوکیشنل ڈیویلپمنٹ، کراچی
منظور کردہ: وفاقی وزارتِ تعلیم (شعبہ نصاب) اسلام آباد، مراسلہ نمبر F-4-4-/2003-SS-I
بتاریخ 15 / مارچ 2004ء بطور واحد درسی کتاب برائے مدارس صوبہ سندھ۔

قومی کمیٹی برائے جائزہ کتب نصاب کی تصحیح شدہ

مصنّفین : ڈاکٹر برناڈیٹ ایل ڈین
مسز روبینہ امین قریشی
الکریم داتو
پروفیسر نذیر احمد قاضی

مترجم : پروفیسر بدر الدّجیٰ

نگران : قائم الدین بلال
غلام محی الدین بلیدی

نقشہ نویسی : محمد مرتضیٰ خان

آرٹ ورک : فضیلت سایانی

کور ڈیزائن : رفعت عالیانی

فوٹو گرافی : ڈان گروپ آف پبلی کیشنز

فنی معاونت : خاور افتخار

کمپیوٹر کمپوزنگ اور لے آوٹ : نفیس اکیڈمی، کراچی

نگرانِ اعلیٰ : مشتاق احمد ایچ قریشی
چیئرمین سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ

مطبع : رائل کارپوریشن کراچی

مفت تقسیم کے لئے

محترم استاد صاحب!

پانچویں جماعت کی معاشرتی علوم کی درسی کتاب وفاقی وزارتِ تعلیم (شعبہ نصاب) اسلام آباد کے 2002ء کے معاشرتی علوم کے نصاب کے مطابق مرتب کی گئی ہے۔ معاشرتی علوم کا مقصد مستعد اور ذمہ دار شہریوں کا فروغ ہے جو معاشرے کی بہتری کے لیے حصہ لے سکیں۔

نصاب اور درسی کتاب کے مقاصد یہ ہیں:

- معاشرتی علوم کے تصورات اور مفاہیم کا علم، فہم اور ان کا اطلاق۔
- مشاہدہ، ابلاغ، فیصلہ سازی اور متنازع امور کو حل کرنے کی صلاحیت کی نشوونما۔
- تعاون، رواداری، ذمہ داری اور انصاف کے رویّوں کو ابھارنا۔
- انسانوں سے محبت کا فروغ۔
- اپنی اور دوسروں کی زندگی کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے پرامن طور پر رہنے اور کام کرنے کی اہمیت اجاگر کرنا۔

بچے سب سے بہتر طریقے سے اس وقت سیکھتے ہیں جب وہ اس عمل میں سرگرمی (ذہنی اور جسمانی) سے حصہ لیتے ہیں۔ اسی وجہ سے ہر باب میں تعلیمی مواد، تصاویر اور نقشے ہیں اور ان کے ساتھ ہی طلبہ کو شامل کرنے والی سرگرمیاں ہیں تاکہ وہ اصل پیغام کا ادراک کر سکیں۔

تصور اور فہم کے ساتھ ساتھ یہ درسی کتاب طلبہ کو (مقاصد میں بیان کردہ) مہارت اور رویہ حاصل کرنے میں مدد فراہم کرتی ہے۔ جس کو مشق کے ذریعے اجاگر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ نصاب کے ساتھ ساتھ ایسے مواقع کی تلاش میں رہیے جس کی وجہ سے طلبہ سیکھتے ہوئے صلاحیتوں اور مہارتوں کا بھرپور اظہار کر سکیں، مثلاً طلبہ کو اسکول یا کلاس کے انتظام میں (بطور مانیٹر یا صرف رابطہ کار) یا سرگرمیوں میں شامل کرنا۔

ہر باب اس طرح مرتب کیا گیا ہے کہ یہ کلاس میں دو یا تین پیریڈ میں مکمل ہو جائے تاہم کچھ سرگرمیوں میں زیادہ وقت درکار ہوگا۔ اس لیے اپنا درس مرتب کرتے وقت اس کا دھیان رکھیے۔

اس درسی کتاب کو کس طرح استعمال کیا جائے

آغاز سے پہلے درسی کتاب کو ایک مرتبہ توجہ سے پڑھ ڈالیے۔ بطور استاد آپ کے اپنے کچھ خیالات اور نظریات

مفت تقسیم کے لئے

ہوں گے اور آپ اپنے طلبہ کو سب سے بہتر سمجھتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس درسی کتاب میں بیان کردہ خیالات اور سرگرمیوں کو بطور استاد اپنے تجربات اور اپنے طلبہ کی ضروریات کے پیش نظر مزید اجاگر کریں۔

استاد کی رہنمائی

اس درسی کتاب کے استعمال میں مدد کے لیے ہم نے صفحے کے حاشیے میں استاد کے لیے ہدایات بیان کی ہیں۔ یہ ہدایات ہلکے نیلے رنگ میں ہیں۔ اور ان ہی میں اس کی شناخت کرادی گئی ہے۔

ہر باب کی سرگرمیاں

بچے سرگرمیوں میں شریک ہو کر سیکھتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے کسی باب میں جو کچھ پڑھا ہے اس کے بارے میں سوچتے ہیں۔ اسی وجہ سے ہر باب میں سرگرمیاں شامل کی گئی ہیں۔ بچے اور بھی کئی طریقوں سے سیکھتے ہیں۔ اس لیے یہ سرگرمیاں طلبہ کی مختلف صلاحیتوں (تحریر و تقریر اور ڈرائنگ وغیرہ) کی طلب گار ہوتی ہیں تا کہ اس باب کے مقام کا بھرپور ادراک ہو سکے۔

باب کے اختتام کی سرگرمیاں

تمام بچے پہلی مرتبہ میں بتائے گئے مقام اور تصورات کو نہیں سیکھتے ہیں۔ اس لیے ہر باب کے اختتام پر سوالات، عملی کام اور اضافی سرگرمیوں پر مشتمل سرگرمیاں شامل کی گئی ہیں جس سے اس باب کے اہم تصورات کا اعادہ ہو سکے۔ بچے ایسی سرگرمیاں منتخب کریں جو ان کو تصورات کے سمجھنے میں مدد دیں۔ اضافی سرگرمیاں ہمیشہ استاد کی مدد سے سرانجام دینی چاہئیں۔

کتاب کے آخر میں جوابات

چونکہ بنیادی مقصد طلبہ میں غور و فکر اور تخلیقی صلاحیتوں کو ابھارنا ہے، اس لیے ضروری نہیں ہے کہ سوالات کے جوابات کا صرف ایک ہی صحیح طریقہ ہو یا سرگرمیاں ایک ہی طریقے سے کی جائیں تاہم ہم نے سرگرمیاں اور ہر باب کے آخر کے سوالات کے چند ممکنہ جوابات کتاب کی آخر میں دیے ہیں۔ یہ خیال رہے کہ صرف یہی صحیح جوابات نہیں ہیں۔ اس لیے اپنے طلبہ کے جوابات کو توجہ سے پڑھیے۔ اگر طلبہ کے جوابات درست ہیں تو ان کی تعریف کیجیے۔ اگر وہ مکمل طور پر درست نہ ہوں تو جواب کے درست حصے پر ان کی تعریف کیجیے اور اس بات کی نشاندہی کیجیے کہ وہ کس طرح اپنی اصلاح کر سکتے ہیں اگر جواب بالکل غلط ہے تو انہیں درست جواب بتائیے یا دکھائیے۔

گروپ کام کیسے کیا جائے

کچھ سرگرمیاں اس نوعیت کی ہیں کہ ان میں طلبہ گروپ میں کام کرتے ہیں۔ ذیل میں کامیاب گروپ کے گروہی کام کے لیے چند اقدام بیان کیے گئے ہیں۔

1۔ گروپ میں شامل طلبہ کی سرگرمیوں کا جائزہ لیجیے۔ مثلاً اپنی باری کا انتظار کرنا، دوسرے کو سننا، کام کی

مفت تقسیم کے لئے

ذمہ داریوں میں شریک ہونا اور خاموش آوازوں کا استعمال کرنا۔

2۔ گروپ بناتے وقت پہلے دو کا گروپ بنائیے۔

3۔ جب دو کے گروپ میں کام کرتے ہوئے وہ مطمئن ہو جائیں تو اس جوڑے کے ساتھ دوسرا جوڑا شامل کر لیں کہ گروپ میں چار ہو جائیں۔

4۔ گروپ میں شامل طلبہ کا مشاہدہ کیجیے کہ وہ اپنا کام کر رہے ہیں اور اپنے گروپ کی صلاحیتوں کو استعمال کر رہے ہیں۔

5۔ آخر میں یہ دیکھیے کہ انھوں نے اپنے ذمہ کا کام کس طرح کیا ہے (ہر گروپ اپنا کیا ہوا کام کلاس کے سامنے پیش کر سکتا ہے) ہر گروپ کی صلاحیتوں پر انہیں بعد میں مشورہ دیجیے کہ وہ آئندہ کس طرح اس کو مزید بہتر بنا سکتے ہیں۔

جائزہ

ٹیسٹ اور امتحان کے ذریعے ہر باب کے اختتام پر جائزہ لیجیے۔ اس جائزے میں سوالات، عملی سرگرمیوں اور مختلف مہارتوں کی جانچ شامل ہوں۔ اس طرح کے سوالات اور سرگرمیاں سیکھنے کے عام معمولات سے ہٹ کر ہوتی ہیں اور نظریات وتصورات کے دیرپا فہم وادراک کو فروغ دیتی ہیں۔

مفت تقسیم کے لئے

فہرست مضامین

مفت تقسیم کے لئے

پیش لفظ

سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ ایک ایسا تعلیمی ادارہ ہے جس کا فریضہ درسی کتب کی تیاری و اشاعت ہے۔ اس کا اوّلین مقصد ایسی درسی کتابوں کی تیاری و فراہمی ہے جو نسلِ نو کو شعور و آگہی اور ایسی صلاحیت بخشیں جن کے ذریعے وہ اسلام کے آفاقی نظریات، بھائی چارے، اسلاف کے کارناموں اور اپنے ثقافتی ورثہ و روایات کی پاسداری کرتے ہوئے دورِ جدید کے نت نئے سائنسی، تکنیکی اور معاشرتی تقاضوں کا مقابلہ کرکے کامیاب زندگی گزار سکیں۔

اس اعلیٰ مقصد کی تکمیل کی غرض سے اہلِ علم، ماہرین مضامین، مدرسین کرام اور مخلص احباب کی ایک ٹیم ہر سمت سے حاصل ہونے والی تجاویز کی روشنی میں درسی کتب کے معیار، جائزے اور ان کی اصلاح کے لیے ہمارے ساتھ پیہم مصروفِ عمل ہے۔

ہمارے ماہرین اور اشاعتی عملے کے لیے اپنے مطلوبہ مقاصد کا حصول اسی صورت میں ممکن ہے کہ ان کتب سے اساتذہ کرام اور طلبہ و طالبات کماحقہٗ استفادہ کریں۔ علاوہ ازیں ان کی تجاویز و آراء ان کتب کے معیار کو مزید بہتر بنانے میں ہمارے لیے مدد و معاون ثابت ہوں گی۔

مشتاق احمد ایچ قریشی

چیئرمین

سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ

مفت تقسیم کے لئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلا باب

اسلامی جمہوریہ پاکستان کا محلِ وقوع

اس باب میں ہم درج ذیل کے بارے میں پڑھیں گے:

- پاکستان کا محلِ وقوع
- خطوطِ عرض البلد اور طول البلد
- عرض البلد اور طول البلد کی مدد سے جگہوں کا تعین کرنا
- پیمانہ
- ان مہارتوں کو پاکستان کے نقشے پر استعمال کرنا

اپنے پڑوسیوں کے لحاظ سے پاکستان کا محلِ وقوع

شکل 1.1 میں دنیا کے نقشے کو دیکھیے۔ اس پر خشکی کے سات بڑے ٹکڑے ہیں، جنھیں برِاعظم کہتے ہیں۔ ان میں سب

شکل 1.1 دنیا کا نقشہ

مفت تقسیم کے لئے
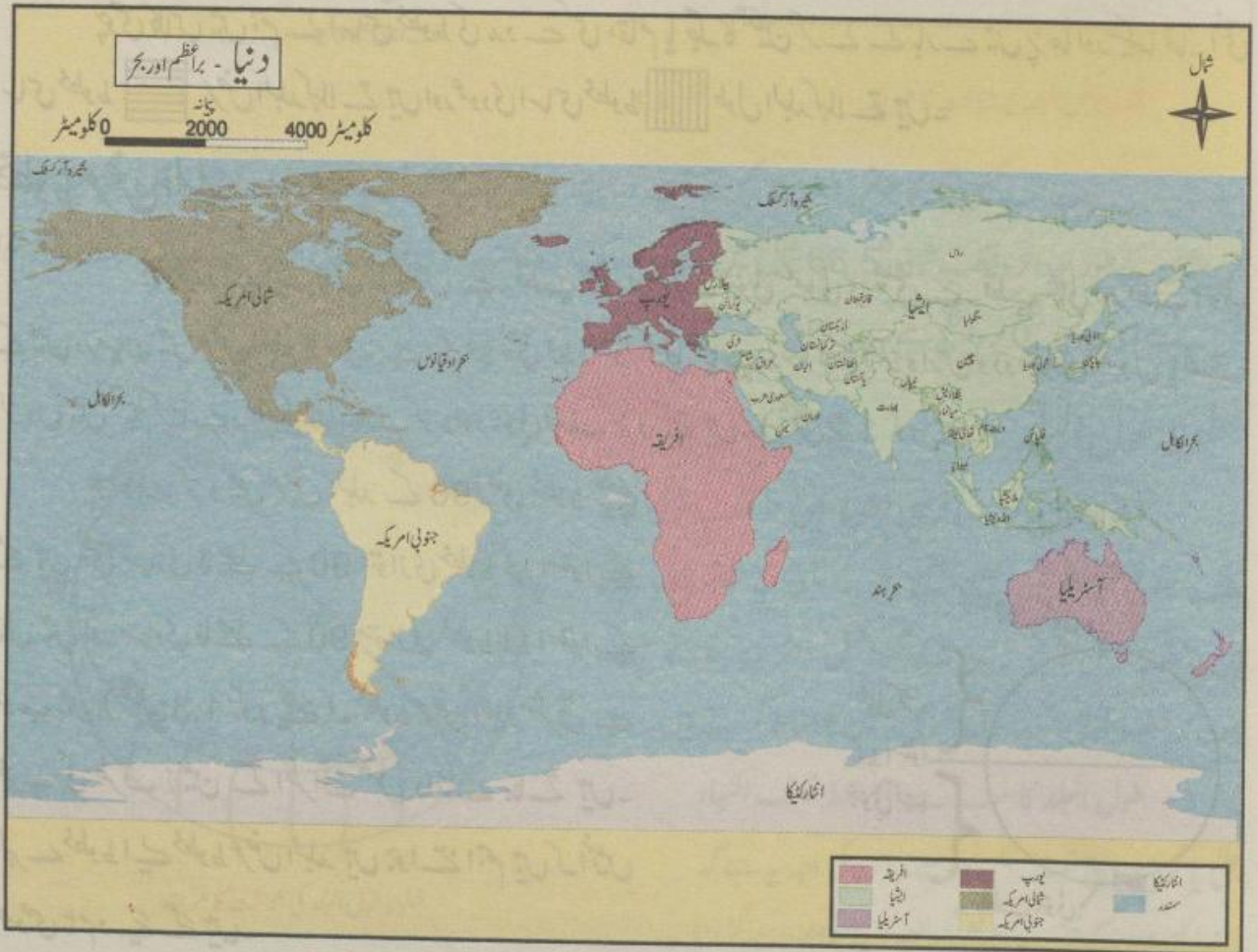
سے بڑا براعظم ایشیا تلاش کیجیے۔ پاکستان براعظم ایشیا کے جنوبی حصہ میں واقع ہے جو عموماً جنوبی ایشیا کے نام سے معروف ہے۔

پاکستان کی سرحدیں چار ممالک یعنی ایران، افغانستان، چین اور بھارت سے ملتی ہیں۔ پاکستان کے مغرب میں ایران واقع ہے۔ پاکستان اور ایران کے درمیان طویل سرحد ہے جو زیادہ تر ریگستانی علاقہ ہے۔ شمال مغرب میں افغانستان ہے۔ پاکستان اور افغانستان کے درمیان سرحد زیادہ تر پہاڑوں اور پہاڑیوں پر مشتمل ہے۔ پاکستان کے شمال مشرق میں چین واقع ہے۔ پاکستان کی معمولی سی سرحد چین سے ملتی ہے۔ قراقرم کا پہاڑی سلسلہ دونوں ممالک کے درمیان سرحد ہے۔ ریاست جموں و کشمیر کا متنازعہ علاقہ بھی یہاں پر ہی واقع ہے۔ پاکستان کے مشرق میں بھارت واقع ہے۔ بھارت کے ساتھ پاکستان کی طویل سرحد ہے جو شمال میں جموں اور کشمیر سے لے کر جنوب میں بحیرۂ عرب تک جاتی ہے۔

ابھی ہم نے پڑوسیوں کے لحاظ سے پاکستان کے محلِ وقوع کے بارے میں پڑھا ہے۔ خطوط عرض البلد اور طول البلد استعمال کرتے ہوئے ہم پاکستان کا صحیح محل وقوع بھی دریافت کر سکتے ہیں۔ آیئے اس لیے پہلے یہ سیکھتے ہیں کہ خطوط عرض البلد اور طول البلد کیا ہوتے ہیں۔

خطوطِ عرض البلد اور طول البلد

چوتھی کلاس میں ہم نے اساسی خطوط کی مدد سے کسی مقام یا جگہ کا تعین کرنے کے بارے میں پڑھا اور سیکھا تھا۔ افقی اساسی خطوط ▤ عرض البلد کہلاتے ہیں اور عمودی اساسی خطوط ▥ طول البلد کہلاتے ہیں۔

خطوطِ عرض البلد

ہماری زمین ایک کامل کرّہ نہیں ہے۔ قطب شمالی اور قطب جنوبی معمولی سی چپٹی ہے۔ قطب شمالی اور قطب جنوبی کے عین درمیان میں عرض البلد کا سب سے اہم خط یعنی خط استوا کھینچا گیا ہے۔ خط استوا کرّہ ارض کو دو مساوی حصوں یا نصف کرّوں میں تقسیم کرتا ہے۔ ان کو شمالی نصف کرّہ اور جنوبی نصف کرّہ کہتے ہیں۔ (شکل 1.2 کو دیکھیے)

ہر نصف کرّہ میں عرض البلد کے 90 فرضی خطوط کھینچے گئے ہیں یعنی مساوی فاصلے کے 90 متوازی خطوط خط استوا کے شمال میں اور مساوی فاصلے کے 90 متوازی خطوط خط استوا کے جنوب میں (شکل 1.3 کو دیکھیے)۔ خطوط عرض البلد مشرق سے مغرب کی طرف زمین کے اطراف مکمل دائرے بناتے ہیں۔ کچھ خطوط ایسے خطوط عرض البلد ہیں جو اتنے اہم ہیں کہ انہیں خصوصی نام دیئے گئے ہیں۔

شکل 1.2

مفت تقسیم کے لئے
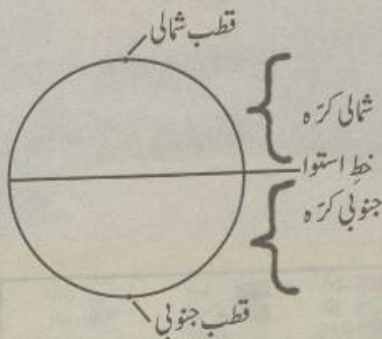
- خط استوا 0°
- خط سرطان 23.5° ش (شمال)
- دائرہ قطب شمالی 66.5° ش (شمال)
- خط جدی 23.5° ج (جنوب)
- دائرہ قطب جنوبی 66.5° ج (جنوب)
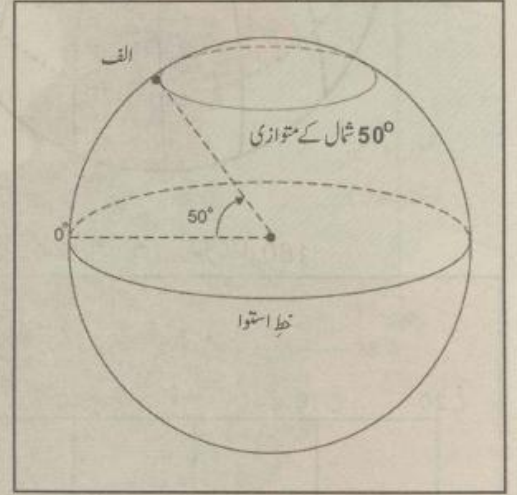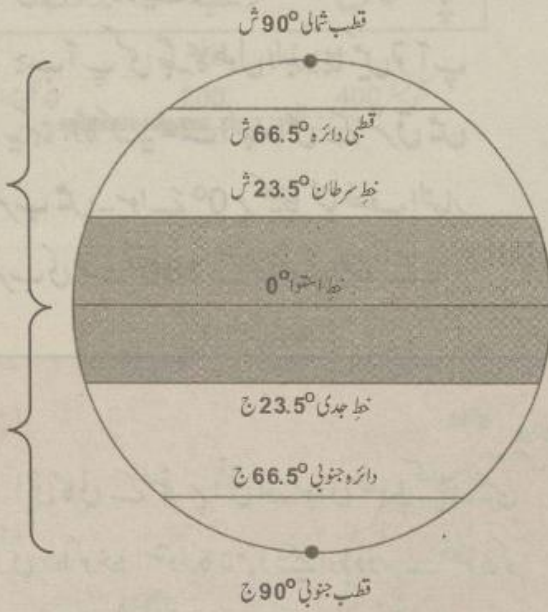
خطوط عرض البلد کی شناخت کا طریقہ — شکل 1.3

جب آپ کسی جگہ کا عرض البلد بتائیں تو آپ کو ہمیشہ یہ کہنا چاہئے کہ آیا یہ خط استوا کے شمال میں ہے یا جنوب میں مثال کے طور پر دائرہ قطب شمالی 66.5° شمال میں ہے جب کہ دائرہ قطب جنوبی 66.5° جنوب میں ہے۔صرف خطِ استوا اس کے علاوہ ہے جو 0° پر واقع ہے۔

خطوطِ طول البلد

خطوط طول البلد وہ فرضی خطوط ہیں جو قطب شمالی سے قطب جنوبی کی طرف کھینچے گئے ہیں۔ یعنی یہ شمالاً جنوباً چلتے ہیں۔خطوط عرض البلد زمین کے گرد مکمل دائرے بناتے ہیں۔ جب کہ خطوط طول البلد صرف آدھی زمین کا احاطہ کرتے ہیں۔

طول البلد کا سب سے اہم خط نصف النہار اعلیٰ یا گرین وچ نصف النہار ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ خط لندن کے قریب واقع گرین وچ قصبے سے گزرتا
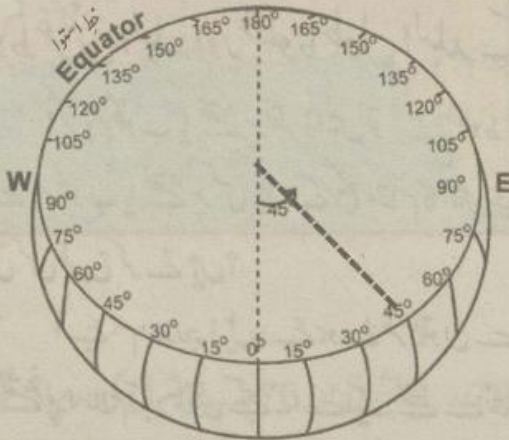
خطوط طول البلد کی شناخت کا طریقہ

مفت تقسیم کے لئے
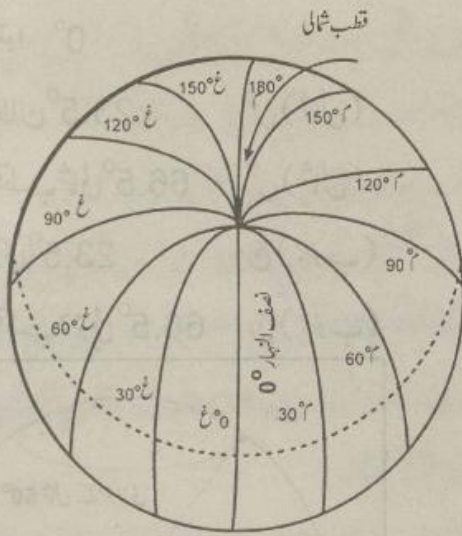
ہے۔ نصف النہار اعلیٰ 0° پر ہے۔ نصف النہار اعلیٰ کے مشرق میں طول البلد کے 180° خطوط ہیں اور نصف النہار اعلیٰ کے مغرب میں طول البلد کے 180° خطوط ہیں۔ (شکل 1.4 کو دیکھئے)

جب آپ کسی جگہ کا طول البلد بتائیں تو آپ کو ہمیشہ یہ کہنا ہوگا کہ یہ نصف النہار اعلیٰ کے مشرق میں ہے یا مغرب میں۔ سوائے 0° پر کھینچا گیا نصف النہار اعلیٰ یا مغرب کی سمت 180° کے خط طول البلد کے۔

شکل 1.4 نصف النہار اعلیٰ اور طول البلد 180

سرگرمی:

اپنی کاپی کے صفحہ پر افقی اور عمودی خطوط کھینچئے۔ عین درمیانی افقی خط کو خط استوا کا نام دیجیے اور دوسرے خطوط کو 10° ش اور 20° ش لکھیے۔ اب عین درمیانی عمودی خط کو نصف النہار کا نام دیجیے اور دوسرے خطوط کو 10° م اور 10° غ کہیے۔

کسی مربعی خانے میں ایک ستارہ بنائیے اور اپنے ساتھی سے پوچھیے کہ یہ کس مربعی خانے میں واقع ہے۔

خطوطِ عرض البلد اور خطوط طول البلد کے استعمال سے کسی جگہ کے صحیح مقام کا تعین کرنا

اگر ہم گلوب یا نقشے پر نظر ڈالیں تو ہمیں خطوط عرض البلد اور خطوط طول البلد واضح طور پر نظر آئیں گے۔ ان خطوط کی مدد سے ہم گلوب یا نقشے پر کسی جگہ کے صحیح مقام کا تعین بہ آسانی کر سکتے ہیں۔ ہم کسی جگہ کے مقام کا تعین ذیل کی ہدایات کے مطابق کس طرح کرتے ہیں؟

آیئے ہم مندرجہ ذیل دیئے ہوئے طریقوں سے سیکھیں۔

1۔ نقشے پر اسلام آباد تلاش کیجئے۔ اسے ایک نقطے سے نشان زدہ کیا گیا ہے۔ جو کہ اس طرح □ نظر آتا ہے۔

2۔ نقشے پر اسلام آباد کے اس نقطے میں گزرتا ہوا ایک افقی خط کھینچئے 32 درجہ شمال اور 36 درجے شمال کی درمیانی جگہ کو

کیونکہ زمین ایک کرہ یا گولا ہے۔ طول البلد کے 360 خطوط ہیں۔ نصف النہار اعلیٰ کے مشرق میں طول البلد کے 180 خطوط اور اسی طرح مغرب میں طول البلد کے 180 خطوط ہیں۔

مفت تقسیم کے لئے

4 برابر حصوں میں تقسیم کیجئے۔ آپ نے جو افقی خط کھینچا ہے وہ 33 درجے شمال کے بہت قریب ہے۔ عرض البلد 33.42 درجے شمال ہے۔
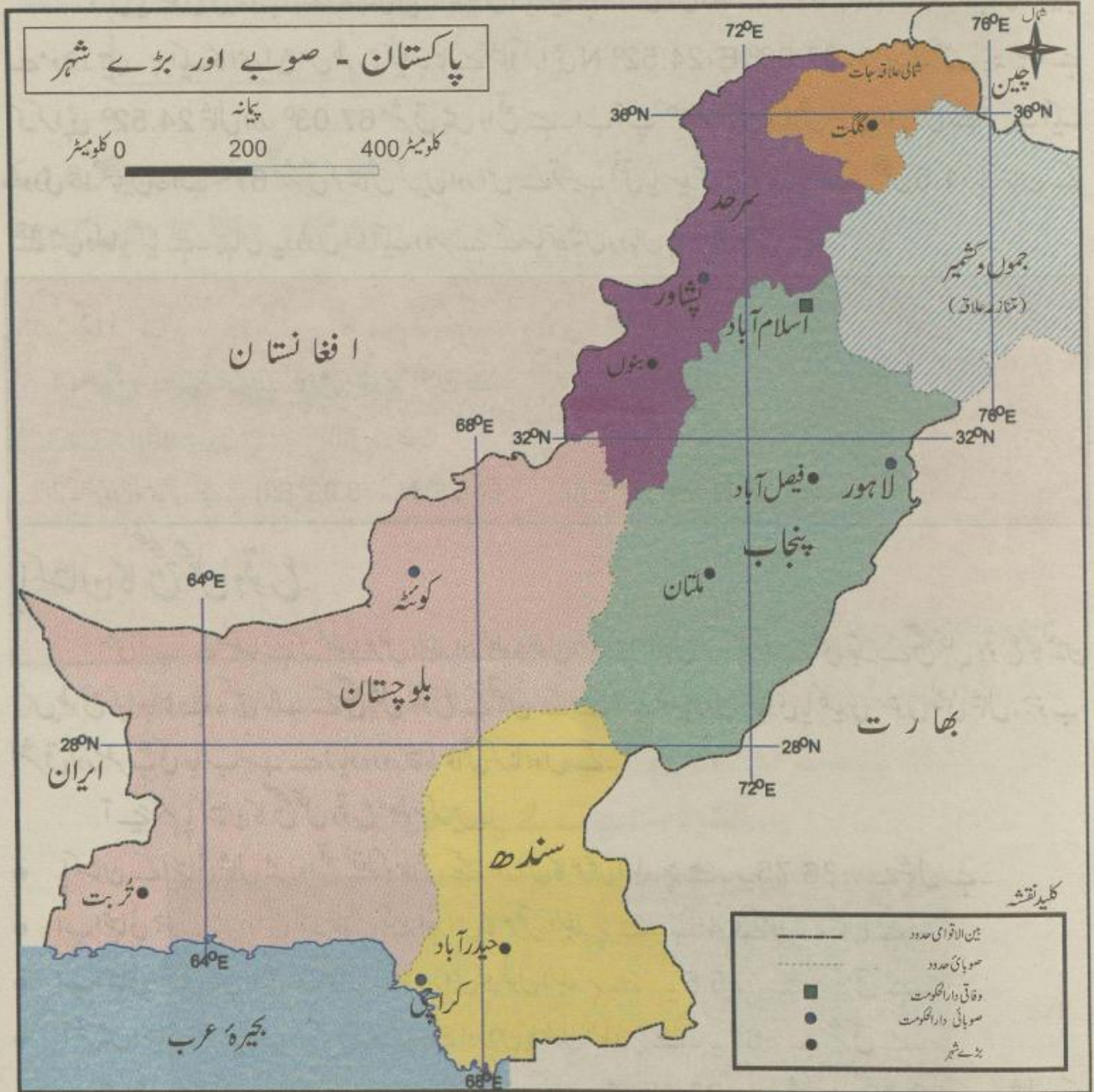
شکل 1.5 پاکستان کا نقشہ

3۔ نقشے پر اسلام آباد کے اس نقطے سے گزرتا ہوا ایک عمودی خط کھینچئے۔ 72 درجے مشرق اور 76 درجے مشرق کی درمیانی جگہ کو 4 مساوی حصوں میں تقسیم کیجئے۔ آپ نے جو عمودی خط کھینچا ہے وہ 73 درجے مشرق کے بہت قریب ہے۔ پس طول البلد 73.09 درجے مشرق ہے۔

4۔ پہلے عرض البلد پڑھئے پھر طول البلد پڑھئے۔ اس لئے اسلام آباد 33.42 درجے شمال 73.09 مشرق پر ہے۔

مفت تقسیم کے لئے

خطوطِ طول البلد اور عرض البلد کی مدد سے نقشہ میں کسی جگہ کا درست مقام تلاش کرنا

اٹلس یا نقشوں کی کتاب کے آخر میں ایک انڈیکس دیا گیا ہے۔ اٹلس میں دکھائے گئے تمام مقامات الف ب کی ترتیب سے موجود ہیں۔ ہر ایک کا اندراج اس طرح کیا جاتا ہے مثلاً کراچی 24.52° N، 67.03° E۔ اس سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ کراچی 24.52° شمال اور 67.03° مشرق میں واقع ہے۔ اب آپ 24° شمال کو تلاش کریں اور اس کے قریب ایک عمودی خط کھینچیں۔ اب 67° مشرق کو تلاش کریں اور اس کے قریب افقی یا سیدھی خط کھینچیں جیسے کہ شکل 1.5، پاکستان کے نقشے میں دکھایا گیا ہے۔ جہاں یہ دونوں خط ایک دوسرے کے ساتھ ملیں، وہاں پر کراچی واقع ہے۔

سرگرمی:

1۔ اس عمل کو دہراتے ہوئے درج ذیل مقامات کا تعین کیجئے۔

(i) لاہور (ii) کوئٹہ

2۔ شہروں کو تلاش کیجئے: (i) 31.25° N 73.09° E (ii) 25.22° N 68.22° E

پاکستان کا صحیح محل وقوع:

ابھی آپ نے سیکھا ہے کہ خطوطِ عرض البلد اور خطوطِ طول البلد کو استعمال کرتے ہوئے کسی جگہ کے صحیح محلِ وقوع کا تعین کس طرح کیا جاتا ہے۔ کسی ملک کے صحیح محلِ وقوع کے تعین کے لئے آپ کو چاروں بنیادی یا کلیدی سمتوں یعنی شمال، جنوب، مشرق اور مغرب کی جانب سب سے زیادہ دور نقاط تلاش کرنا ہوں گے۔

آیئے ہم پاکستان کا صحیح محل وقوع معلوم کریں۔

- پاکستان کے انتہائی شمال میں واقع نقطے کو تلاش کیجئے اور اس کا عرض البلد پڑھیے۔ یہ 36.75 درجے شمال ہے۔
- اب انتہائی جنوب میں واقع نقطہ تلاش کیجئے اور اس کا عرض البلد پڑھیے۔ یہ 23.45 درجے شمال ہے۔
- اب انتہائی مشرق میں واقع نقطہ تلاش کیجئے اور اس کا طول البلد پڑھیے۔ یہ 75.5 درجے مشرق ہے۔
- آخر میں انتہائی مغرب میں واقع نقطہ تلاش کیجئے اور اس کا طول البلد پڑھیے۔ یہ 61 درجے مشرق ہے۔

اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ پاکستان شمالی نصف کرّے میں 23.45 درجے شمال اور 36.75 درجے شمال کے درمیان اور 61 درجے مشرق اور 75.5 درجے مشرق کے درمیان واقع ہے۔

پیمانہ

سطحِ ارض پر کسی شے کی اصل جسامت کے مطابق نقشہ کھینچنا بالکل ناممکن ہے۔ اسی لیے یہ کہا جاسکتا ہے کہ نقشہ کسی بھی چیز کے مختصر پیمانہ دار نمونے کا عکس ہوتا ہے۔ پیمانہ نقشے پر فاصلے کا سطحِ زمین پر اصل فاصلے سے مقابلہ کرتا ہے۔ پیمانے کو کسی بیان یا خط کی شکل میں ظاہر کیا جاسکتا ہے۔

مفت تقسیم کے لئے

پیمانے کا بیان : پیمانے کو شکل 1.5 کی طرح الفاظ اور اعداد میں بیان کیا جاتا ہے۔ بیان کردہ پیمانے کا مطلب صرف یہ ہے کہ نقشے پر 1 سینٹی میٹر کا فاصلہ زمین کے 5 کلومیٹر فاصلے کے مساوی ہے۔

1 سینٹی میٹر = 5 کلومیٹر

شکل 1.5 پیمانے کا بیان۔

خطی پیمانہ: خطی پیمانہ کئی سینٹی میٹر لمبا ایک خط ہوتا ہے، جس کو برابر کے حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ شکل 1.6 کے مطابق 0 اور 100 کلومیٹر کے مابین فاصلہ 2 سینٹی میٹر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نقشے پر 2 سینٹی میٹر زمین کے 100 کلومیٹر کے برابر ہے۔ یا نقشے کا ایک سینٹی میٹر زمین کے 50 کلومیٹر کے برابر ہے۔
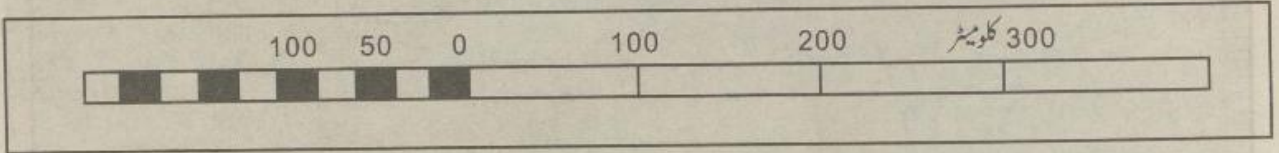
شکل 1.6 ایک خطی پیمانہ

سرگرمی:

شکل 1.5 پر نقشہ کا پیمانا پڑھیے اس کا کیا مطلب ہے؟

نقشے کا پیمانہ دو مقامات کے درمیان فاصلہ ناپنے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کو شاہراہوں، سڑکوں اور دریاؤں کی لمبائی کے ناپ کے لئے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

نقشے پر فاصلہ ناپنے کے لئے پیمانہ استعمال کرنا۔

مفت تقسیم کے لئے
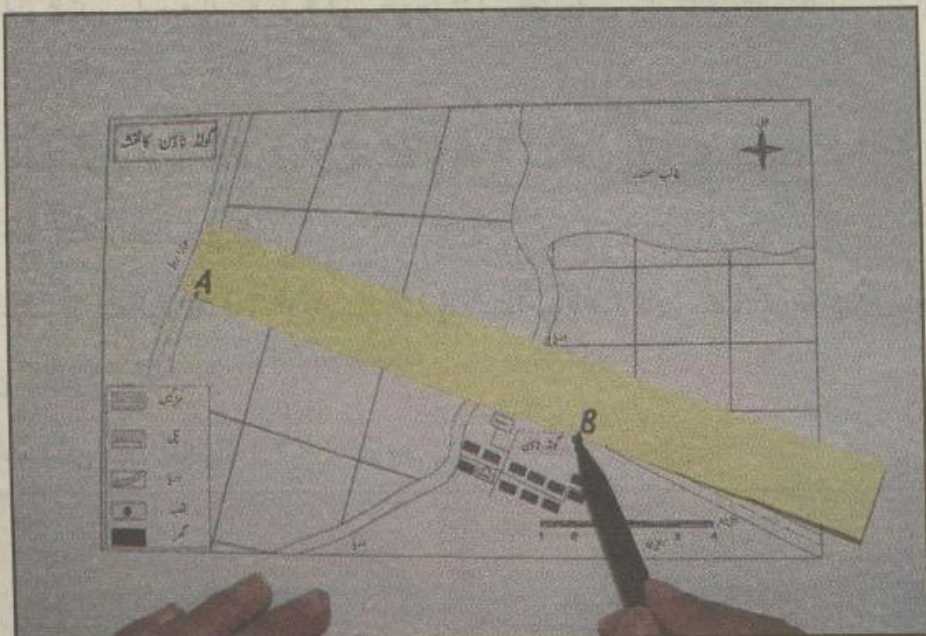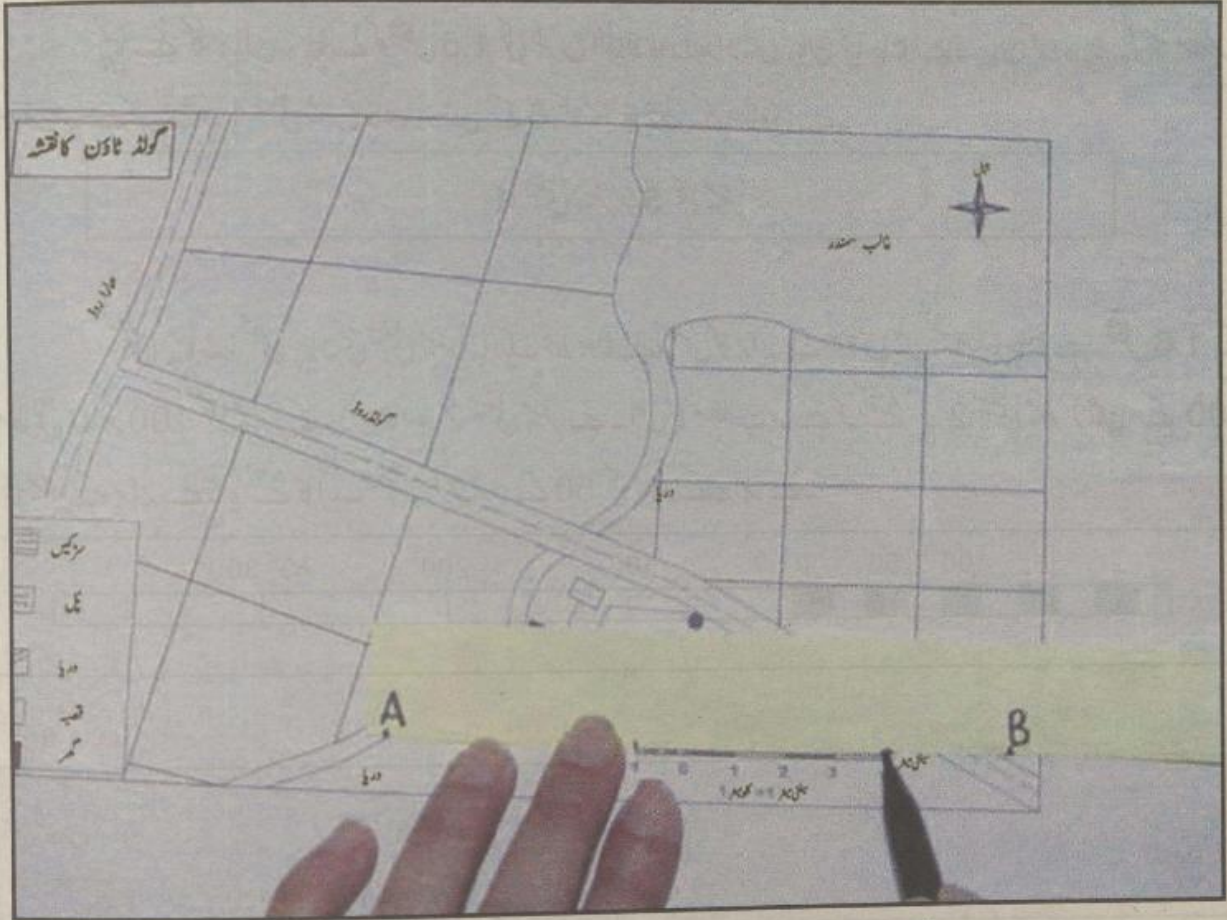
آیئے ہم مندرجہ بالا نقشے میں ہرا روڈ اور گولڈ ٹاؤن کے درمیانی فاصلے کی پیمائش کر کے دو جگہوں کے درمیان فاصلہ معلوم کرنے کا طریقہ سیکھیں:

1۔ نقشے پر ہرا روڈ اور گولڈ ٹاؤن تلاش کیجئے۔

2۔ ہرا روڈ اور گولڈ ٹاؤن کے درمیان کاغذ کا ایک سیدھا ٹکڑا رکھئے۔ اب ہرا روڈ پر نشان A اور گولڈ ٹاؤن پر نشان B لگایئے۔

3۔ نقشے پر خطی پیمانے کے ساتھ ملا کر کاغذ اس طرح رکھئے کہ A صفر کے نشان پر آجائے۔ اب B کے مقام کو دیکھئے اس صورت میں فاصلہ 13 کلومیٹر سے زیادہ ہے۔

4۔ بالکل صحیح جاننے کے لئے کہ فاصلہ 13 کلومیٹر سے کتنا زیادہ ہے آپ کاغذ کو نشان کے بائیں جانب بھی رکھ سکتے ہیں اور اس کی نشاندہی کر سکتے ہیں۔

5۔ ہرا روڈ اور گولڈ ٹاؤن کے درمیان 13.5 کلومیٹر فاصلہ ہے۔

سرگرمی:

شکل 1.5 میں دیے گئے نقشے میں کراچی اور اسلام آباد کے درمیان فاصلہ کی پیمائش کیجئے۔ دونوں کے درمیان زمینی فاصلہ کتنا ہے؟

مفت تقسیم کے لئے

شاہراہوں اور دریاؤں کی لمبائی کی پیمائش کے لئے پیمانہ استعمال کرنا

سڑکیں اور دریا عام طور سے بالکل سیدھے نہیں ہوتے۔ وہ اکثر مڑے ہوئے ہوتے ہیں۔
ٹیڑھے یا مڑے ہوئے فاصلوں کی پیمائش کرنے کے لئے دھاگے کا استعمال بہتر ہوگا۔
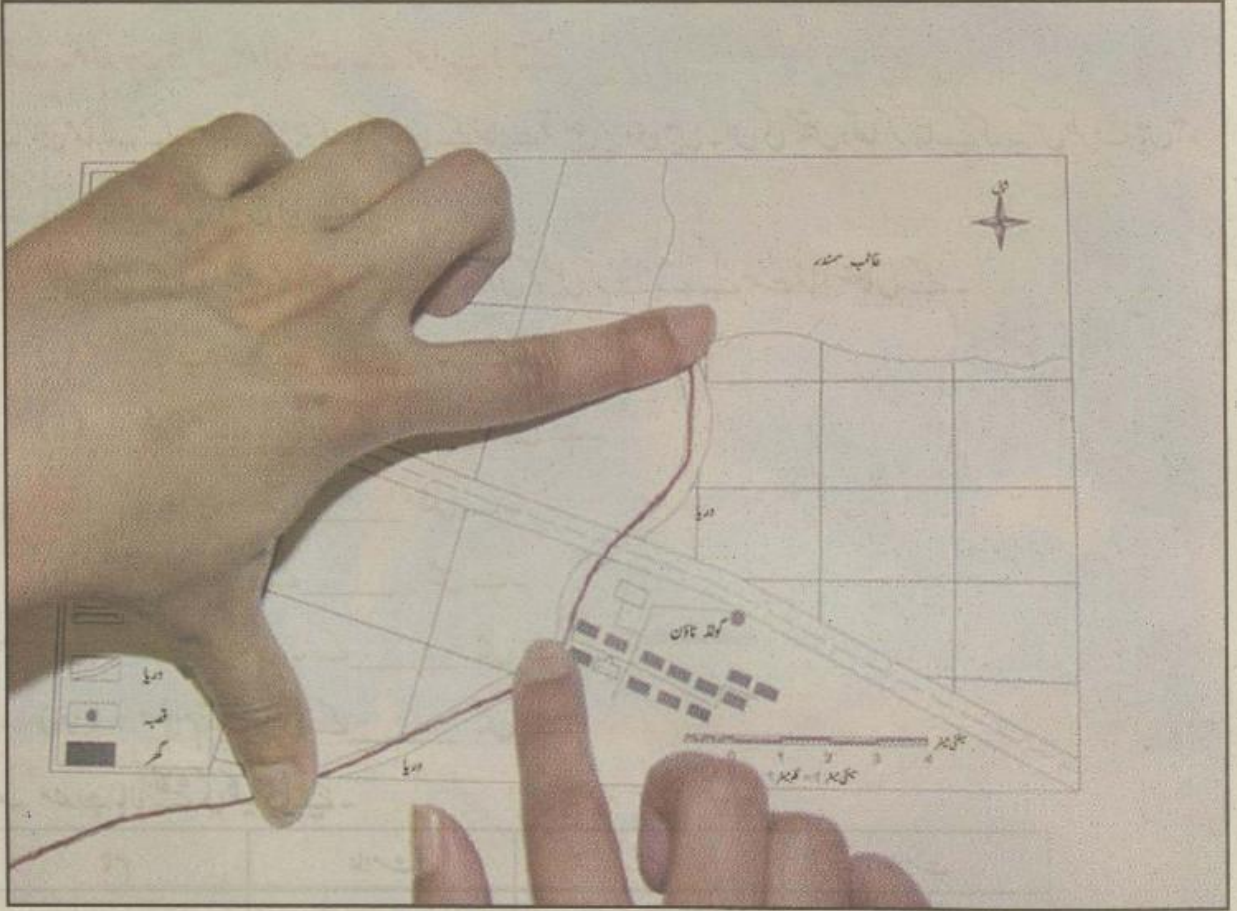
1۔ سڑک یا دریا کا طول ناپنے کے لئے اس کے ایک سرے پر دھاگے کا ایک سرا رکھیے۔

2۔ پھر دھاگے کو لمبائی کے ساتھ موڑتے جایئے۔

3۔ جب آپ سڑک یا دریا کے دوسرے سرے پر پہنچیں گے تو دھاگے پر نشان لگا دیجئے۔

4۔ اب دھاگے کو پیمانے پر رکھیے اور گذشتہ مشق کی طرح فاصلے کی پیمائش کیجئے۔

5۔ اپنا مشاہدہ تحریر کیجئے۔

سرگرمی:

دھاگے کا ٹکڑا استعمال کرتے ہوئے دریائے سندھ کی لمبائی کی پیمائش کیجئے۔ یہ کتنا طویل ہے؟

مشق شروع کرانے سے پہلے طلبہ سے اس بات پر بحث کریں کہ نقشوں کے متعلق جاننا کیوں ضروری ہے۔

مشق

الف۔ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

1۔ ان ممالک کے نام بتایئے جو کہ پاکستان کے نہایت قریبی پڑوسی ہیں۔ان کی سمتیں دکھا کر بتایئے کہ یہ کس طرف ہیں؟

2۔ پاکستان کا صحیح محلِ وقوع کیا ہے؟

3۔ شکل 1.5 میں پاکستان کا نقشہ دیکھئے۔ان جملوں کو مکمل کرنے کے لئے سمت نما استعمال کیجیے۔

(i) پنجاب سندھ کے ______ میں ہے۔

(ii) بحیرۂ عرب پاکستان کے ______ میں ہے۔

(iii) لاہور پشاور کے ______ میں ہے۔

(iv) کوئٹہ کراچی کے ______ میں ہے۔

(v) بلوچستان پنجاب کے ______ میں ہے۔

(vi) اسلام آباد کراچی کے ______ میں ہے۔

4۔ مندرجہ بالا نقشے کی کلید بنایئے۔

نام	علامت	نام	علامت

5۔ دریائے جہلم کا طول ناپیے۔ نقشے پر اس کا طول کتنا ہے؟

6۔ کراچی اور لاہور کے درمیان کی ناپ کریں۔ بتایئے کہ ان کے درمیان زمینی فاصلہ کتنا ہے؟

ب۔ عملی کام۔

1۔ پلاسٹک کی ایک گیند لیجیے۔اس نقطے کو ناپیے جو گیند کے بالائی اور نچلے حصے سے برابر فاصلے پر ہو۔اس پر خط استوا کا نشان لگایئے۔ ہر نصف کرّہ کو عرض البلد کے باقی اہم خطوط ظاہر کرنے کے لئے تقسیم کیجیے۔

2۔ اپنی جماعت کے کمرے کی لمبائی اور چوڑائی ناپیے۔اب اپنی کاپی میں اپنی جماعت کا نقشہ بنایئے۔اس کے لئے پیمانے کا بیان لکھیے۔

3۔ ذیل میں دنیا کا نقشہ دکھایا گیا ہے۔ دنیا کے مختلف دارالحکومتوں کو حروف A تا F سے نشان زدہ کیا گیا ہے۔ ہر شہر کا محلِ وقوع ذیل کے ٹیبل میں بیان کیا گیا ہے۔

ہر شہر کے لئے صحیح حرف کا انتخاب کیجئے۔
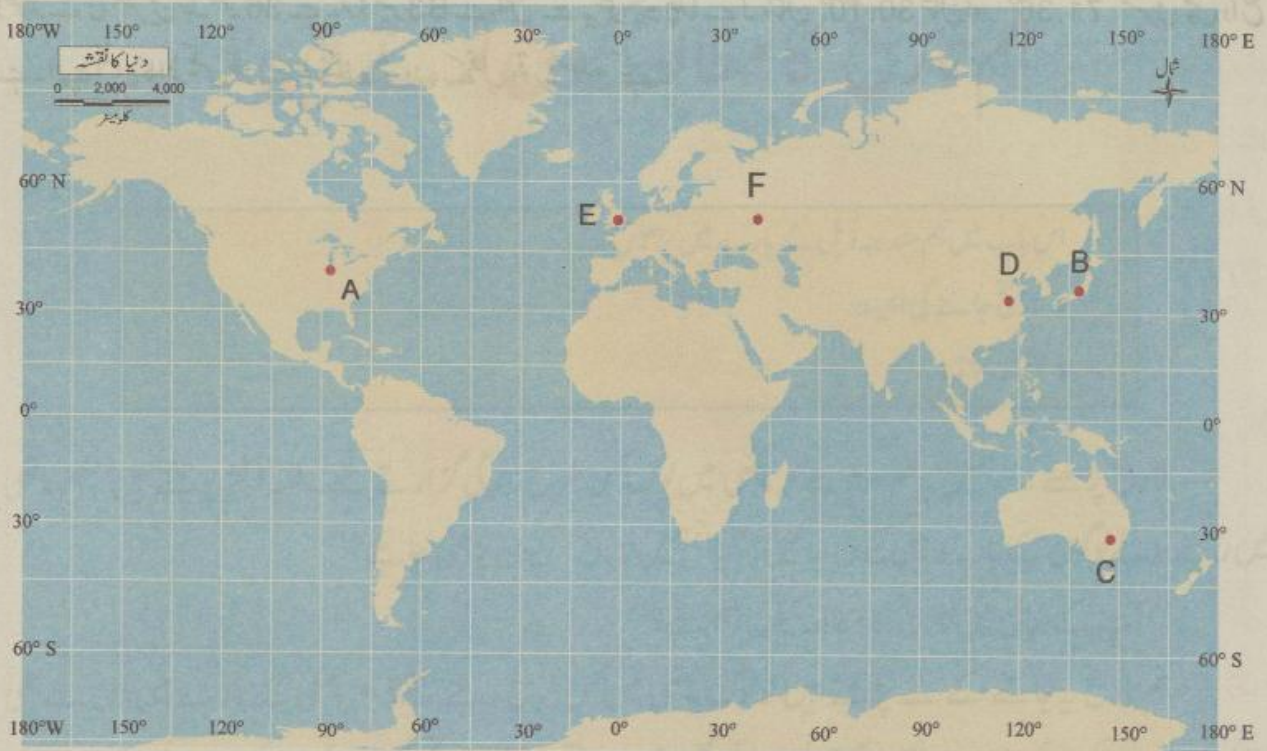
دنیا کا نقشہ

شہر	محلِ وقوع		حرف
	عرض البلد	طول البلد	
(i) بیجنگ	39° ش	116° م	
(ii) واشنگٹن	38° ش	77° غ	
(iii) ماسکو	55° ش	37° م	
(iv) ٹوکیو	35° ش	139° م	
(v) لندن	51° ش	0°	
(vi) کینبرا	35° ج	149° م	

ج۔اضافی سرگرمی۔

اٹلس کے آخر میں دیئے گئے انڈیکس کو دیکھئے۔ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اس اٹلس میں دکھائے گئے تمام مقامات حروف تہجی کے لحاظ سے مرتب کئے گئے ہیں۔ہمیں اس طرح کے اندراج ملتے ہیں، ملتان۔ B3.36°۔ N10.30°، E71.36°۔اس سے آپ کو پتہ چلتا ہے کہ ملتان کو ڈھونڈنے کی بہترین جگہ صفحہ 36 ہے۔گرڈ نمبر B3 ہے، اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ملتان 30.10° شمال اور 71.36° مشرق میں واقع ہے۔اپنے اٹلس کا انڈیکس کھولئے اور مختلف شہروں کے محلِ وقوع معلوم کیجئے۔

ہم تاریخ کا مطالعہ کیوں کرتے ہیں؟

اس باب میں ہم مندرجہ ذیل کے بارے میں پڑھیں گے۔

- تاریخ جاننے کی اہمیت
- مختلف کیلنڈرز

تاریخ پڑھنے سے ہمیں یہ علم ہوتا ہے کہ ماضی میں لوگ کس طرح زندگی گزارتے تھے۔ طلبہ اکثر پوچھتے ہیں ''ہم ماضی میں رہنے والے لوگوں کے بارے میں کیوں جانیں؟'' یا ''ہمیں تاریخ کیوں پڑھنی چاہیے؟''

''آپ کے خیال میں تاریخ کا مطالعہ کیوں اہم ہے؟''

ہم تاریخ یہ جاننے کے لئے پڑھتے ہیں کہ لوگ ماضی میں کس طرح رہتے تھے؟ ہم ماضی کے بارے میں اس لئے بھی جاننا چاہتے ہیں کیوں کہ اس سے ہمیں آج کی دنیا کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ ہمارا رہن سہن، ہماری زبان، ہمارا لباس اور ہمارے قوانین اور طرزِ حکومت کیسے شروع ہوئے۔ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ ماضی میں جو کچھ ہوا اس کا آج ہم پر کیا اثر پڑ رہا ہے۔ دوسرے ممالک کی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے ہم یہ سیکھتے ہیں کہ دوسرے ممالک میں رہنے والوں کے طور طریقے ہم سے کیوں مختلف ہیں اور ان کا ماضی آج ان پر کس طرح اثر انداز ہو رہا ہے۔

ہم تاریخ کا مطالعہ اس لئے بھی کرتے ہیں تاکہ ہم دنیا میں بسنے والوں کے لئے اور مستقبل کے لوگوں کے لئے بہتر جگہ بنا سکیں۔ یہ کام ہم ماضی کے کارناموں اور ناکامیوں سے سبق حاصل کر کے کرتے ہیں۔

پتھر کا زمانہ

مغل دور

موجودہ دور

شکل 2.1

مواد میں بتائے گئے اسباب کو پڑھنے سے پہلے بچوں سے کہیں کہ اس موضوع پر بات چیت کریں کہ مطالعۂ تاریخ کی کیا اہمیت ہے؟

سرگرمی:

ایسی اشیاء کی ایک فہرست بنائیے جن کو آپ ایک صندوق میں رکھ کر زمین میں دفن کرنا چاہیں گے تاکہ مستقبل کے لوگ یہ جان سکیں کہ آپ حالیہ دور میں کیسے زندگی بسر کرتے تھے۔

تاریخ کے مطالعہ کے دوران یہ جاننا بہت اہم ہوتا ہے کہ کون سے واقعات کب ہوئے۔ کیونکہ یہ دنیا ایک طویل عرصے سے موجود ہے۔ یہ کہنے کے لئے کہ کوئی واقعہ کب ہوا ہمیں کسی ایک تاریخ کی ضرورت پڑتی ہے۔ جہاں سے بات شروع کی جائے۔ یعنی ایسی تاریخ جس کو ہم پہلا سال کہہ سکیں۔

مختلف لوگ مختلف سال (سن) استعمال کرتے ہیں۔ اکثر وبیشتر اس سال یا سن کی ان کے مذہب میں کوئی اہمیت ہوتی ہے۔

عیسوی کیلنڈر

اکثر ممالک میں لوگ عیسوی کیلنڈر استعمال کرتے ہیں۔ اس کیلنڈر میں پہلا سال یا سن اوّل وہ ہے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔ سال لکھنے کے بعد صرف ع (.A.D) لکھا جاتا ہے۔ .A.D اینوڈومنی کا مخفف ہے۔

اینوڈومنی کا مطلب ہے "ہمارے رب کے سال میں۔"

آپ نے پڑھا ہوگا کہ سر سیّد احمد خان A.D 1817 میں پیدا ہوئے۔ A.D کا مطلب ہے حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کے بعد۔

ذیل میں چند اہم اسلامی واقعات کی ہجری کیلنڈر اور عیسوی کیلنڈر کے لحاظ سے تاریخیں (سن) دیئے گئے ہیں۔

بہت سے واقعات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے ہوئے ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش سے پہلے وقت کو لکھنے کے لئے سن کے بعد حروف ق م (BC) لکھتے ہیں۔ ق م قبل مسیح کا مخفف ہے۔ حضرت عیسیٰؑ سے پہلے کے سنوں کے لئے ہم

2000 قبل مسیح

1500 قبل مسیح

1000 قبل مسیح

500 قبل مسیح

↑ قبل مسیح

عیسوی سال ↓

500 عیسوی سال

1000 عیسوی سال

1500 عیسوی سال

2000 عیسوی سال
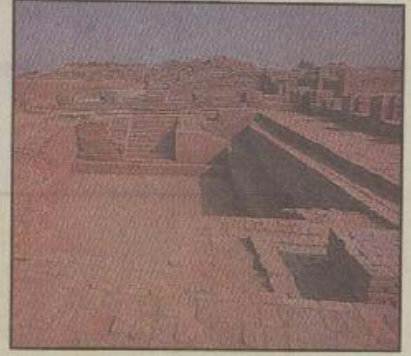
موئن جودڑو کا بڑا غسل خانہ

اشوک اعظم کے پتھر کی لاٹ

محمد بن قاسم کی بنائی ہوئی پہلی مسجد کے آثار
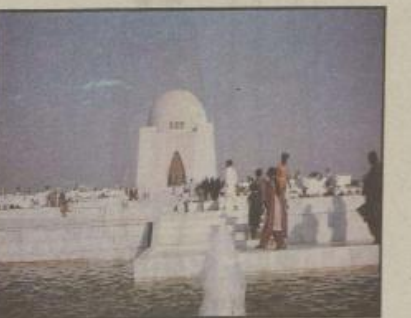
مزارِ قائد

الٹا سال ایک سے گنتے ہیں۔ مثال کے طور پر اشوک 269 ق م میں پیدا ہوا اور 37 سال زندہ رہا اور 232 ق م میں اس کا انتقال ہوا۔ اس کے مقابلے میں شیرین 40 A.D میں پیدا ہوئی۔ اس نے ساٹھ سال کی عمر پائی تو اس کا انتقال A.D 100 میں ہوا۔ (شکل 2.2 کو دیکھئے)

شکل 2.2

سرگرمی:

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دینے کے لئے خطِ وقت استعمال کیجیے:

BC110 100 90 80 70 60 50 40 30 20 10BC | AD10 20 30 40 50 60 70 80 90 100 110AD
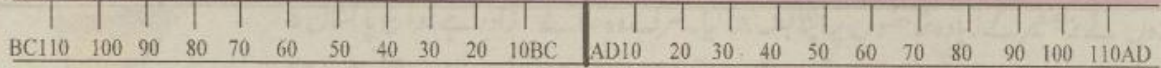
(i) اکرم A.D 50 میں پیدا ہوا اور 60 سال تک زندہ رہا۔ اس کا ___ میں انتقال ہوا۔

(ii) شانتی 90 ق م میں پیدا ہوئی اور 60 سال زندہ رہی۔ اس کا ____ میں انتقال ہوا۔

(iii) شاہ رخ 105 ق م میں پیدا ہوا۔ 40 ق م میں اس کا انتقال ہوا، وہ ___ سال زندہ رہا۔

(iv) ثانیہ 72 سال کی عمر میں 95ء میں انتقال کر گئی۔ وہ ____ میں پیدا ہوئی تھی۔

عیسوی کیلنڈر شمسی کیلنڈر ہے۔ زمین کو سورج کے گرد چکر کاٹنے پر جو عرصہ درکار ہے، یہ کیلنڈر اس پر مبنی ہے۔ زمین کو سورج کے گرد چکر پورا کرنے کے لیے تقریباً 3651/4 دن درکار ہیں۔ شمسی کیلنڈر کے مہینوں کے نام گنوائیں۔

شکل 2.3

شکل 2.4

اسلامی کیلنڈر

اسلامی کیلنڈر رسول اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ سے مدینہ ہجرت کے موقع سے شروع ہوتا ہے۔ اس کے بعد کے تمام واقعات ہجرت کے بعد کے وقت کے لحاظ سے بیان کیے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہجرت کے گیارہ سال بعد ہوا۔ اس لئے اس کو 11ھ لکھا جاتا ہے۔ حرف ''ھ'' کا مطلب ہجرت کے بعد ہے۔ ہجری
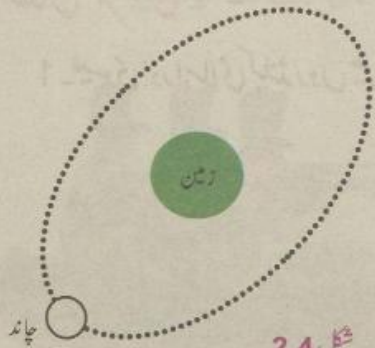
تقویم یا کیلنڈر کا آغاز مسلمانوں کے خلیفۂ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ نے سترہ سال بعد کیا تھا۔

اسلامی کیلنڈر میں ایک مہینہ چاند کی گردش پر منحصر ہے یعنی چاند زمین کے گرد ایک چکر مکمل کرنے میں جو وقت لیتا ہے اُسے ایک مہینہ کہتے ہیں۔ اس لیے اسلامی کیلنڈر کا کوئی مہینہ 30 دن سے زیادہ یا 29 دن سے کم نہیں ہوتا اسی لیے عیسوی (شمسی) سال میں ہجری (قمری) سال سے 11 گیارہ دن زیادہ ہوتے ہیں۔

اسلامی سال کے مندرجہ ذیل بارہ مہینے ہیں۔

(1) محرم	(2) صفر	(3) ربیع الاوّل	(4) ربیع الثانی
(5) جمادی الاوّل	(6) جمادی الثانی	(7) رجب	(8) شعبان
(9) رمضان	(10) شوال	(11) ذی القعد	(12) ذی الحجہ

سرگرمی: آج کا اخبار پڑھیں اور عیسوی اور اسلامی دونوں تاریخیں معلوم کیجیے۔

مشق

الف۔ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

1۔ ہم تاریخ کیوں پڑھتے ہیں؟

2۔ ق م، A.D اور A.H کا کیا مطلب ہے؟

3۔ عیسوی اور اسلامی دونوں سال کے بارہ مہینوں کے نام بتائیے۔

ب۔ عملی کام۔

1۔ اپنی زندگی کا خطِ وقت کھینچیے۔ اس میں اہم واقعات کی تصاویر چسپاں کریں۔

ج۔ اضافی سرگرمی۔

1۔ عیسوی اور اسلامی کیلنڈروں میں اپنی تاریخ پیدائش تلاش کیجیے۔

تیسرا باب

سرزمینِ پاکستان کی تاریخ، جدوجہدِ آزادی

اس باب میں ہم مندرجہ ذیل کے بارے میں پڑھیں گے۔
- برطانوی راج سے آزادی کے لیے اہلِ ہند کی جدوجہد
- اہم عالمی واقعات جو جدوجہد پر اثر انداز ہوئے
- وہ رہنما جنھوں نے اس جدوجہد میں اہم کردار ادا کیا

ہندوستان پر برطانوی تسلّط

چوتھی جماعت میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ برّصغیر میں انگریز پہلی مرتبہ مغل شہنشاہ جہانگیر کے دور میں تجارت کی غرض سے آئے تھے۔ جب مغل سلطنت کی طاقت کمزور پڑنا شروع ہوئی تو انگریزوں نے ہندوستان پر آہستہ آہستہ قبضہ جمانا شروع کردیا اور 1818ء تک اپنی مختلف پالیسیوں کے نتیجے میں انگریزوں نے برّصغیر کے زیادہ تر حصّوں پر اپنا قبضہ جمالیا۔ صرف وہ علاقے آزاد رہے جو آج پاکستان کا حصہ ہیں۔ 1849ء تک انھوں نے ان علاقوں پر بھی قبضہ کرلیا۔ اس طرح برطانوی سلطنت شمال میں درّہ خیبر سے لے کر جنوب میں بحرِ ہند تک اور مغرب میں بلوچستان سے لے کر مشرق میں بنگال تک پھیل گئی۔

جنگِ آزادی

جب برطانیہ نے ہندوستان پر قبضہ جمالیا تو یہاں کے عوام نے برطانوی راج کے خلاف ہندوستان کی آزادی کے لیے جدوجہد شروع کردی۔ 1857ء میں انھوں نے جنگِ آزادی لڑی۔ اس جنگ کی کئی وجوہات ہیں:

- انگریزوں نے مقامی رسم ورواج اور روایات کا خیال نہیں کیا۔
- انھوں نے ایسے قوانین بنائے جن سے ان کی سلطنت کے پھیلاؤ میں مدد ملے۔
- اُنھوں نے فارسی کی جگہ انگریزی کو سرکاری زبان بنایا۔
- فوج میں تمام کے تمام افسر انگریز تھے اور بھاری تنخواہیں پاتے تھے۔ لیکن سپاہی سب کے سب ہندوستانی تھے (ہندو۔ مسلمان۔ سکھ) اور اُنھیں بہت کم تنخواہیں دی جاتی تھیں۔
- 1857ء میں ہندوستانی سپاہیوں نے سُنا کہ انھیں اپنی بندوقوں کے لئے جو کارتوس دیئے گئے ہیں اُن پر سؤر اور گائے کی چربی چڑھی ہوئی ہے۔ اِس سے سپاہیوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچی۔ انھوں نے ان کارتوسوں کو استعمال کرنے سے انکار کردیا اور انگریزوں سے لڑ پڑے۔ بہت سے ہندوستانی سپاہی اور انگریز افسران ہلاک ہوگئے۔

محمڈن اینگلو اورینٹل کالج کی بنیاد کا رکھا جانا

انگریزوں نے اس جنگ کا الزام مسلمانوں پر لگایا۔ ایسے وقت میں مسلمانوں کو درپیش دشواریوں اور مشکلات کو دیکھتے ہوئے سر سید احمد خان آگے بڑھے اور ان کی رہبری اور رہنمائی فرمائی۔ انہوں نے کوششیں کیں کہ انگریز حکمراں جنگِ آزادی کی اصل وجوہات سمجھ سکیں اور مسلمانوں کے بارے میں اپنا رویّہ اور ناروا سلوک تبدیل کر لیں۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے مسلمانوں کو مشورہ دیا کہ وہ اسلامی تعلیمات کے ساتھ ساتھ انگریزی زبان اور سائنس بھی پڑھیں۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے علی گڑھ میں محمڈن اینگلو اورینٹل کالج قائم کیا جو 1920ء میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں تبدیل ہوگیا۔ ان کی کوششوں کے نتیجے میں مسلمان اچھی تعلیم حاصل کرنے لگے۔ اسی سے ان کے اندر خود کو منظم کرنے کا شعور پیدا ہوا کہ وہ اپنے حق کا مطالبہ کر سکیں۔

انڈین نیشنل کانگریس

بہت سے ہندوستانی حکومت میں اپنا عمل دخل اور اپنی رائے شامل کرنا چاہتے تھے۔ 1885ء میں انڈین نیشنل کانگریس کے قیام نے چند ہندوستانیوں کو یہ موقع مہیا کر دیا کہ وہ روزمرّہ کے مسائل کے بارے میں بحث کر سکیں کہ ان سے نمٹنے کا سب سے اچھا طریقہ کیا ہے۔

سرگرمی: سرسیّد احمد خان کی خدمات (تعلیمی، مذہبی اور سیاسی) کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔

تقسیمِ بنگال

1905ء میں انگریزوں نے بنگال کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ یعنی مسلم اکثریت کا مشرقی بنگال اور ہندو اکثریت کا

مغربی بنگال۔ ہندوؤں نے اس تقسیم کے خلاف احتجاج شروع کر دیا۔ انہیں کانگریس کی حمایت حاصل تھی۔ انگریز حکومت نے احتجاج کرنے والوں کے مطالبات کو تسلیم کر لیا اور 1911ء میں بنگال دوبارہ متحد ہو گیا۔

آل انڈیا مسلم لیگ

1906ء میں نواب سلیم اللہ اور دوسرے مسلمان رہنماؤں نے آل انڈیا مسلم لیگ قائم کی۔ اس کا مقصد مسلمانوں کے حقوق و مفادات کا تحفّظ تھا۔ 1913ء میں مسلم لیگ نے بھی ہندوستان کے لئے موزوں سیلف گورنمنٹ (حکومتِ خود اختیاری) کے لئے کام کرنا شروع کر دیا۔ اُس وقت قائدِاعظم محمد علی جناحؒ بھی مسلم لیگ کے رکن بن گئے۔

معاہدۂ لکھنؤ
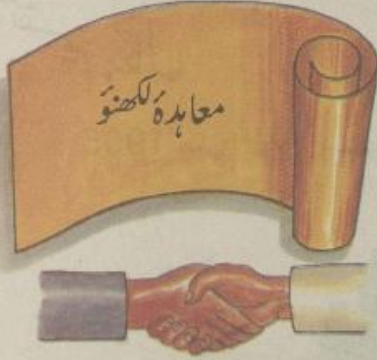
مسلم لیگ میں شامل ہو جانے کے بعد قائداعظم محمد علی جناحؒ نے کانگریس اور مسلم لیگ کا ایک مشترکہ اجلاس بلایا۔ دونوں جماعتوں کے رہنما ایک دوسرے سے ملے اور ایک معاہدہ تک پہنچے جسے معاہدۂ لکھنؤ کہتے ہیں۔ اس معاہدے کی ایک اہم شق یہ تھی کہ کانگریس نے مسلمانوں کے لئے جداگانہ انتخابات کو تسلیم کرلیا۔

پہلی جنگِ عظیم

جب انگریزوں نے جنگ لڑی تو ہزاروں ہندوستانی سپاہیوں نے اُن کی طرف سے جنگ میں حصّہ لیا۔ جب 1917ء میں مزید ہندوستانی سپاہیوں کی ضرورت پڑی تو برطانوی وزیراعظم نے ہندوستان کے لیے سیلف گورنمنٹ (خود مختار حکومت) کا وعدہ کرلیا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

پہلی جنگِ عظیم اس لیے عالمی جنگ کہلاتی ہے کیوں کہ اس میں کئی مرکزی طاقتوں اور اتحادیوں کے درمیان لڑائی ہوگئی تھی۔ ایک طرف مرکزی طاقتوں میں جرمنی، آسٹریا اور ترکی شامل تھے۔ جب کہ اتحادیوں میں برطانیہ، فرانس، جاپان، روس اور امریکا شامل تھے۔
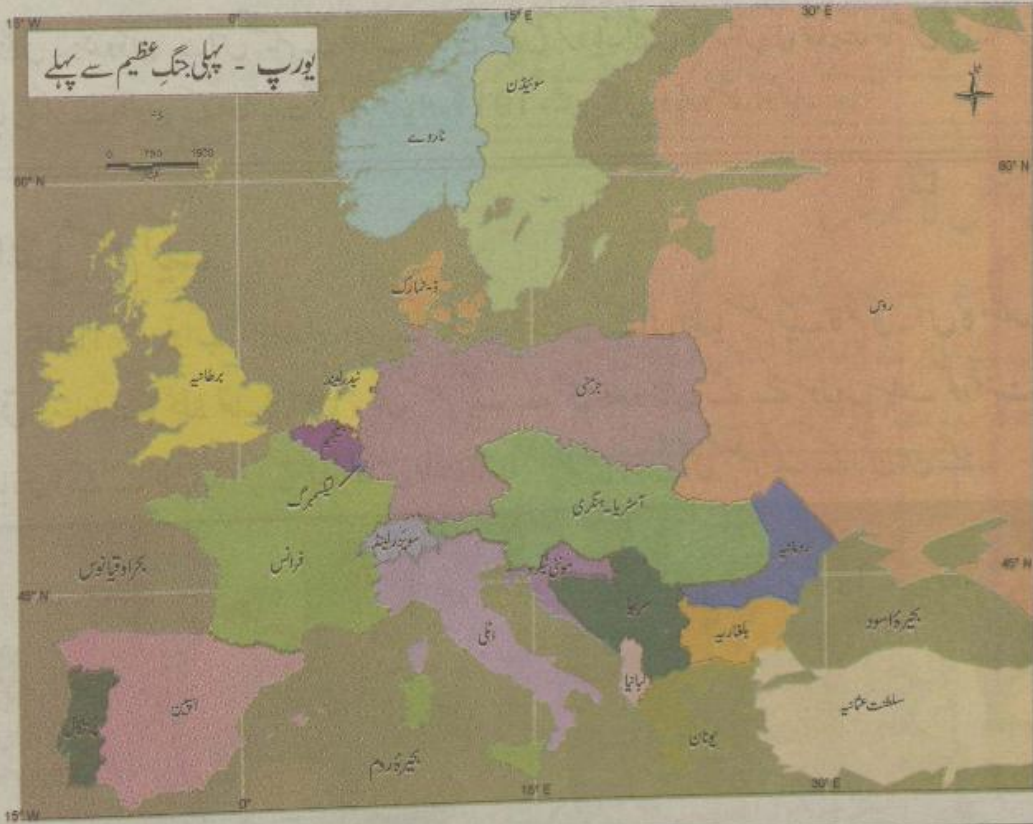
سرگرمی:

دنیا کے نقشے میں ایسے ممالک کو تلاش کریں جنھوں نے پہلی جنگِ عظیم میں حصہ لیا۔ جو مرکزی طاقت کے ممالک تھے ان کو سرخ رنگ کریں اور جو اتحادی ممالک کہلائے تھے ان کو نیلا رنگ کریں۔

تحریکِ خلافت

جب اتحادیوں نے جنگ میں فتح حاصل کرلی تو مسلمان یہ نہیں چاہتے تھے کہ ترکی کی خلافت ختم ہوجائے۔ علی برادران یعنی مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی نے ترکی کی خلافت کی حمایت اور حق میں تحریکِ خلافت کا آغاز کیا۔ تاکہ اتحادیوں کو ترکی میں خلافت کے خاتمے سے روک سکیں۔ تاہم یہ تحریک اس وقت ختم ہوگئی جب خود ایک ترک رہنما کمال اتاترک نے خلیفہ کا تختہ الٹ دیا۔ اور ترکی کو ایک جمہوری (عوام اپنے رہنما خود منتخب کرتے ہیں) ملک بنادیا۔
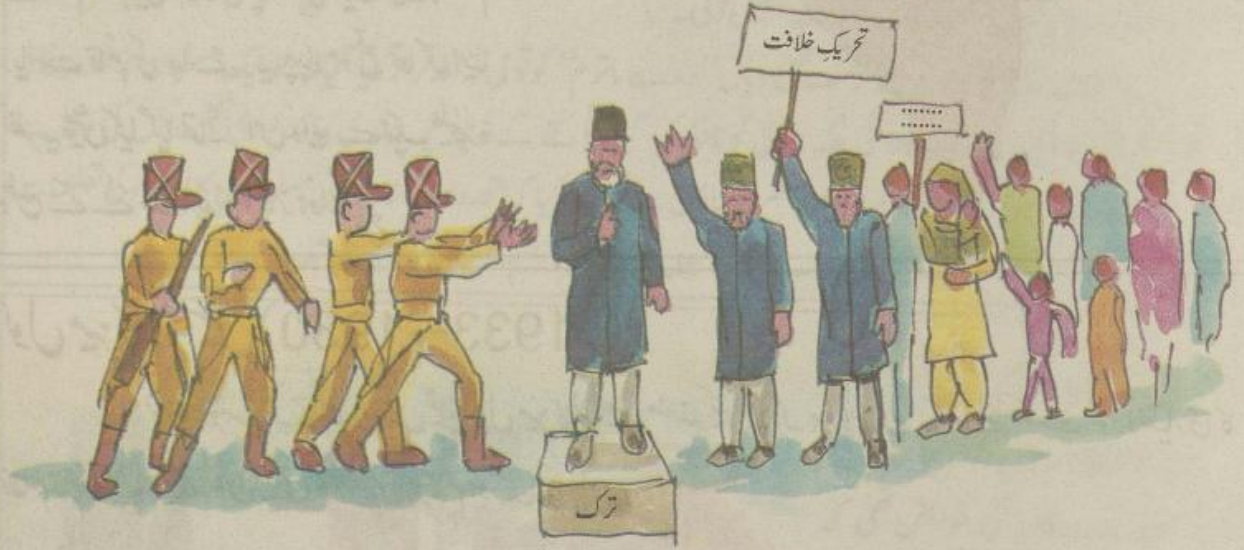
کل جماعتی کانفرنس

1928ء میں کانگریس اور مسلم لیگ ایک مرتبہ پھر کل جماعتی کانفرنس میں اکٹھا ہوئیں تاکہ ہندوستان کے لئے نیا دستور اور آئین بنایا جاسکے۔ (آئین کی تعریف کے لیے صفحہ 82 دیکھیے۔) کانفرنس کی رپورٹ جسے عام طور پر نہرو رپورٹ کہتے ہیں، 1928ء میں شائع ہوئی۔ اگر آئین سازی کے لئے نہرو رپورٹ کو بنیاد بنایا جاتا تو مسلمان مستقل اقلیت میں رہتے جس پر ہندو اکثریت حکومت کرتی۔ قائداعظم محمد علی جناحؒ نے 'چودہ نکات' پر مشتمل جوابی تجویز پیش کی۔ اس تجویز میں تمام اقلیتوں کے لئے برابری کے حقوق اور مسلمانوں کے مفادات کے تحفظ کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ کانگریس نے قائداعظم کے چودہ نکات مسترد کردیئے۔

مسلمانوں کی علیحدہ ریاست کے لئے علامہ اقبالؒ کا مطالبہ
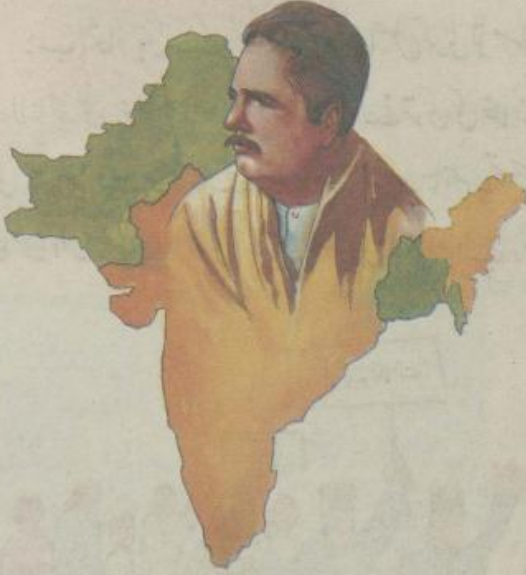
دسمبر 1930ء میں علامہ محمد اقبال نے الہ آباد میں مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں اپنے صدارتی خطبے میں برصغیر کے سیاسی مسائل کا یہ حل تجویز کیا کہ ہندوستان کے شمال مغربی علاقے کے مسلم اکثریتی علاقوں پر مشتمل ایک علیحدہ مسلم ریاست قائم کی جائے۔ یہ پہلا موقع تھا کہ ایسا نظریہ پیش کیا گیا تھا۔ اس دن سے ایک علیحدہ وطن کے لئے جدوجہد کا آغاز ہوا۔

گول میز کانفرنسیں (1930ء-1933ء)

برطانوی حکومت نے لندن میں تین گول میز کانفرنسیں منعقد کیں تاکہ ہندوستان کے لئے حکومتِ خود اختیاری کا نظام قائم کیا جاسکے۔ لیکن تینوں کانفرنسیں ناکام ہوگئیں۔
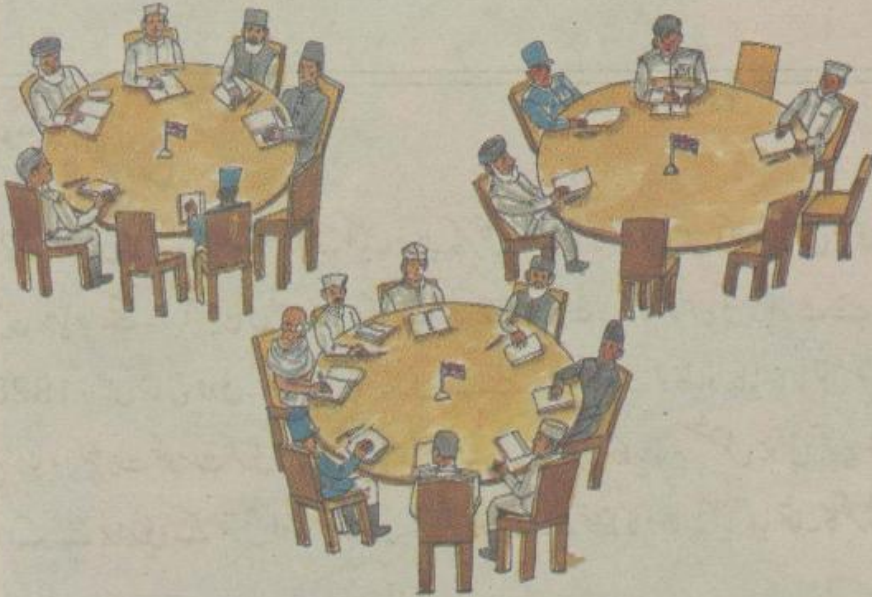
سرگرمی:

علامہ اقبال کی دو ایسی نظمیں تلاش کیجئے۔ جنھوں نے ہندوستان کے مسلمانوں کو بیدار کرنے میں مدد کی۔ ان نظموں کا پیغام کیا ہے؟ اپنے ہم جماعتوں کو بھی ان نظموں میں شریک کیجئے۔

حکومتِ ہند ایکٹ (1935ء)

اس ایکٹ (قانون) کے تحت اہلِ ہند خود اپنی حکومت قائم کریں گے لیکن ہندوستان برطانوی سلطنت کا حصہ رہے گا۔ اس کے تحت 1937ء میں صوبائی قانون ساز اسمبلیوں کے انتخابات منعقد ہوئے۔ کانگریس اور مسلم لیگ دونوں نے مقابلہ کیا۔ گیارہ صوبوں میں سے سات میں کانگریس نے اور چار میں مسلم لیگ نے حکومت تشکیل دی۔

جن صوبوں میں کانگریس کی حکومت تھی وہاں ''وندے ماترم'' کو قومی ترانہ قرار دیا گیا۔ جو ایک مسلمان مخالف بنگالی ناول نگار انند ناتھ کا ایک نغمہ تھا۔ اردو کی جگہ ہندی کو نافذ کیا گیا، گائے کے ذبیحہ پر پابندی عائد کردی گئی۔ اس کی وجہ سے مسلمانوں کو بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ مسلم رہنماؤں نے محسوس کیا کہ متحدہ ہندوستان میں مسلمانوں کا اسلام کی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگی گزارنا نہایت مشکل ہوجائے گا اور انہوں نے علیحدہ مسلم وطن کی ضرورت کو شدت سے محسوس کیا۔

دوسری جنگِ عظیم

جب 1939ء میں دوسری جنگِ عظیم شروع ہوئی تو برطانیہ کی خواہش تھی کہ برصغیر کے عوام جنگ لڑنے میں اس کی مدد کریں۔ کانگریس نے اس صورت حال سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مطالبہ کیا کہ اگر

برطانیہ جنگ میں اہلِ ہند کے تعاون کا خواہش مند ہے تو وہ انہیں اقتدار واپس کردے۔ برطانیہ نے ان کا مطالبہ مسترد کردیا۔ صوبوں میں کانگریس کی حکومتوں نے احتجاجاً استعفیٰ دے دیا۔ مسلمانوں نے اس دن یعنی 22 دسمبر 1939ء کو ''یومِ نجات'' کے طور پر منایا۔
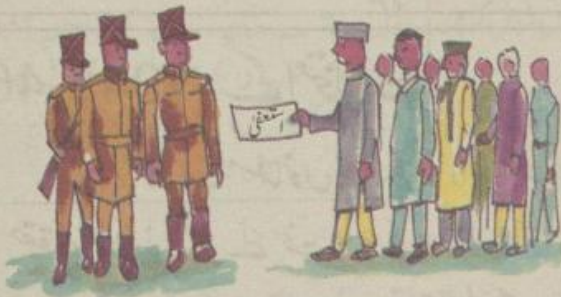
کیا آپ جانتے ہیں؟

دوسری جنگِ عظیم میں لاکھوں لوگوں کی موت اور کئی ممالک کی تباہی کے نتیجے میں اقوامِ متحدہ 1945ء میں معرض وجود میں آیا۔

قراردادِ پاکستان

23 مارچ 1940ء کو لاہور میں مسلم لیگ کے اجلاس میں ایک تاریخی قرارداد منظور کی گئی جو ''قراردادِ پاکستان'' کے نام سے مشہور ہے۔ اس قرارداد کے الفاظ یہ ہیں:
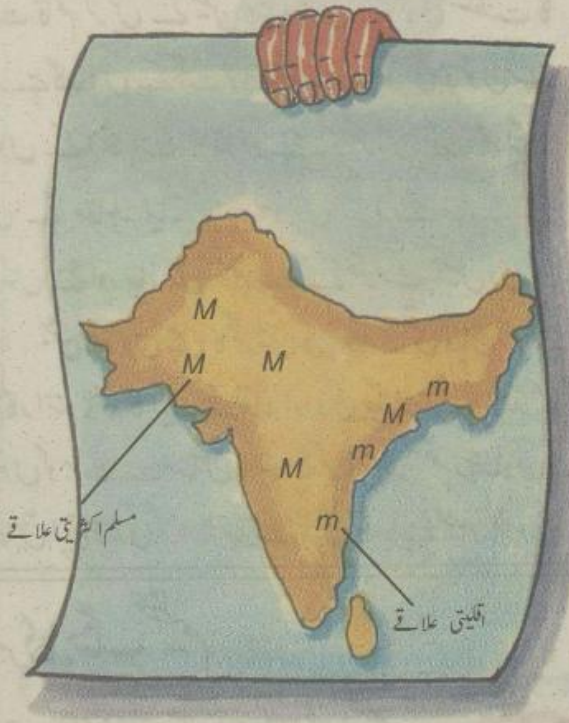
''کوئی دستوری یا آئینی منصوبہ بغیر اس صورت کے اس ملک میں قابلِ عمل یا مسلمانوں کے لئے قابلِ قبول نہیں ہوگا کہ اسے مندرجہ ذیل بنیادی اصولوں پر وضع نہ کیا گیا ہو۔ یہ کہ جغرافیائی طور پر متصل اکائیوں کی از سرِ نو حد بندی ایسے خطوں میں کی جائے جو ملکی تقسیم میں ضروری ردو بدل کے بعد اس طرح ترکیب پائیں کہ جن علاقوں میں مسلمانوں کی عددی اکثریت ہے۔ جیسے ہندوستان کے شمال مغربی اور مشرقی خطوں میں وہ مجتمع ہو کر ایسی آزاد مملکتیں بن جائیں کہ ان کی ترکیبی اکائیاں خودمختار اور مکمل اقتدار کی حامل ہوں۔ نیز یہ کہ ان اکائیوں اور خطوں میں اقلیتوں کے مذہبی، ثقافتی، معاشی، سیاسی، انتظامی اور دیگر حقوق و مفادات کے تحفظ کے لئے مناسب، مؤثر اور واجب التعمیل تحفظات کا بندوبست ان اقلیتوں کے مشورے سے معین طور پر دستور میں کیا جائے۔''

1945-46ء کے انتخابات

برصغیر کے مسلمانوں نے قرار داد پاکستان کو ایک حقیقت بنانے کے لئے سخت محنت کرنا شروع کردی۔ جب 1945-46ء میں عام انتخابات ہوئے تو مسلم لیگ نے مرکزی اسمبلی میں تمام مسلم نشستوں پر کامیابی حاصل کرلی۔ اس سے ثابت ہوا کہ مسلمان قائداعظم محمد علی جناحؒ کے پیچھے مضبوطی سے کھڑے ہیں اور الگ آزاد مسلم ریاست کے لئے ان کی جدوجہد کی بھرپور حمایت کرتے ہیں۔

آزادی (1947ء)

14/اگست 1947ء کو لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے برطانیہ سے نئی مملکتوں یعنی پاکستان اور بھارت کو اقتدار کی منتقلی کا اعلان کیا۔ اس طرح پاکستان مسلمانوں کی طویل جدوجہد اور عظیم قربانیوں کے بعد 14/ اگست 1947ء کو وجود میں آ گیا۔
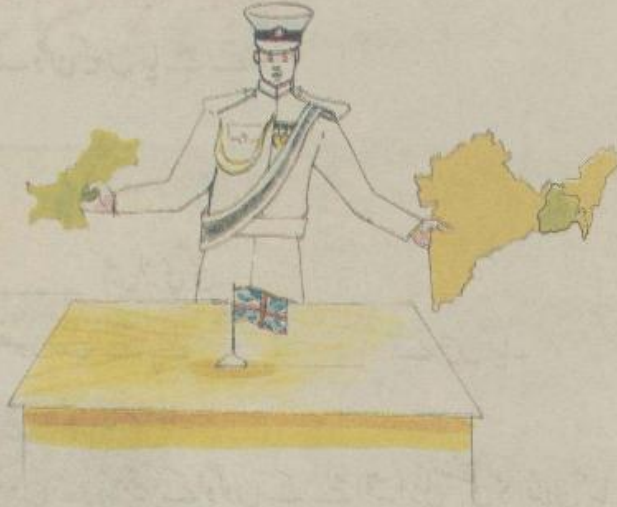
سرگرمی: متنازع قرارداد:

افراد یا لوگوں کے گروپ یا ملکوں کے درمیان نا اتفاقی تنازعہ کہلاتی ہے۔

تنازعہ حل کرنے کے لئے ذیل میں چند طریقے بیان کئے گئے ہیں۔

کیا آپ کو معلوم ہے؟

پاکستان کا نام چودھری رحمت علی (1893ء تا 1951ء) نے تخلیق کیا جو اس وقت کیمبرج یونیورسٹی میں طالب علم تھے۔ انہوں نے 1933ء میں پاکستان کا نام اس طرح بنایا کہ ''پ'' سے پنجاب، ''الف'' سے افغانیہ (شمال مغربی سرحدی صوبے کی جگہ وہ یہ نام پسند کرتے تھے)، ''ک'' سے کشمیر، ''س'' سے سندھ اور بلوچستان سے (تان) کو ملا کر پاکستان بنا۔

رابطہ: گفتگو کرنا اور ایک دوسرے کو سمجھنے کے لئے وضاحتیں کرنا۔

مذاکرات: تنازع کو حل کرنے کے لئے جو اقدام اٹھائے جا سکتے ہیں، ان کی نشاندہی کرنا۔

ثالثی (بیچ میں پڑنا): تنازع کو حل کرنے کے لئے کسی اور (ثالث) کو بیچ میں شامل کرنا۔

حَکَم: کسی دوسرے شخص یعنی حکم کو مسئلہ کا فیصلہ سنانے کے لئے کہنا۔

عدالتی کارروائی: عدالت میں مقدمہ پیش کرنا اور منصف (جج) سے اس کا فیصلہ کرانا۔

قانون سازی: ایسا نیا قانون بنانا یا قانون میں ترمیم کرنا تاکہ ایسا مسئلہ آئندہ پیدا ہی نہ ہو۔

(i) ہندوستان کے لوگوں نے اپنے تنازعات کو حل کرنے کے لئے کیا کیا مختلف طریقے استعمال کئے۔ ان سب کی نشاندہی کیجئے۔

(ii) نتیجہ دو آزاد ریاستیں بھارت اور پاکستان وجود میں آئیں۔ اس کے اور کیا کیا؟ ممکنہ حل ہو سکتے تھے۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجئے۔

1۔ برصغیر پاک و ہند کے مسلمان الگ وطن کیوں چاہتے تھے؟

2۔ آزادی کیوں ضروری ہے؟

3۔ خالی جگہوں کو پُر کیجئے۔

(i) جنگِ آزادی ________ میں لڑی گئی۔

(ii) الگ مسلم ریاست کا تصور سب سے پہلے ________ نے پیش کیا۔

(iii) پاکستان ________ میں قائم ہوا۔

(iv) برطانوی وزیراعظم جنہوں نے برصغیر کے لوگوں کے لئے اقتدار کی منتقلی کا اعلان کیا ______ تھے۔

(v) مسلمانوں نے 22دسمبر1939ء کو ________ کے طور پر منایا۔

ب۔ عملی کام۔

1۔ ایک خطِ وقت کھینچئے۔ جس میں 1857ء کی جنگِ آزادی سے 1947ء میں آزادیٔ پاکستان تک پیش آنے والے تمام اہم واقعات ظاہر کیے گئے ہوں۔

2۔ آزادی کی جدوجہد کے بارے میں اخبارات اور رسالوں سے مضامین اور تصاویر جمع کیجئے اور ان کی مدد سے اپنے کمرے کے لئے ڈسپلے بنائیے۔

ج۔ اضافی سرگرمی۔

1۔ فلم "جناح" دیکھئے اور اس میں اپنی جماعت میں تبادلۂ خیال کیجئے۔ اس فلم سے ہم قائداعظم محمد علی جناحؒ کے بارے میں کیا سیکھتے ہیں؟

اسلامی جمہوریہ پاکستان

اس باب میں ہم مندرجہ ذیل کے بارے میں پڑھیں گے۔
- پاکستان کی تاریخ کے اہم واقعات
- 1947ء سے لے کر اب تک پاکستان پر حکومت کرنے والے افراد

لیاقت علی خان

قائداعظمؒ

ابتدائی سال (1947ء تا 1958ء)

پاکستان 1947ء میں وجود میں آیا۔ بانئ پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ اس کے پہلے گورنر جنرل اور لیاقت علی خان پہلے وزیراعظم بنے۔

اپنے قیام کے روز سے ہی پاکستان کو بے شمار مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔

- بھارت جانے والے ہندوؤں اور پاکستان آنے والے مسلمانوں کے مابین لڑائی جھگڑا اور فسادات۔
- پاکستان ہجرت کر کے آنے والے لاکھوں مسلمانوں کے لئے رہائش کا بندوبست کرنا۔
- ملک کے دونوں حصّوں یعنی مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کا انتظام چلانا۔ جن کے درمیان وسیع بھارتی علاقہ تھا۔

قائداعظمؒ بھارت سے ہجرت کر کے آنے والے ایک شخص کا مسئلہ سنتے ہوئے

ایک سال بعد 1948ء میں پاکستان کو مزید مسائل سے نمٹنا پڑا۔

- جب اردو کو قومی زبان بنایا گیا تو مشرقی پاکستان کے لوگوں نے ناراضگی اور پریشانی کا اظہار کیا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ بنگلہ کو بھی قومی زبان بنایا جائے۔
- بھارت اور پاکستان کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔ کیونکہ کشمیری عوام کی خواہشات کے برعکس کشمیر کے ہندو حاکم نے فیصلہ کیا

لیاقت علی خان قومی اسمبلی میں پاکستان کا پرچم لہراتے ہوئے

کہ کشمیر کو بھارت میں شامل کیا جائے گا جب کہ کشمیر میں اکثریت مسلمانوں کی تھی۔
اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل نے جنگ بند کرائی اور فیصلہ دیا کہ کشمیر کا فیصلہ کشمیری عوام کی امنگوں کے مطابق کیا جائے۔

- قائداعظمؒ جن کی صحت خراب ہو رہی تھی، انتقال کر گئے۔

مسلمان دینِ اسلام کے ماننے والے ہیں۔ پاکستان ایک نظریئے کی بنیاد پر وجود میں آیا جو اسلام کی تعلیمات پر مبنی ہے۔ اس نظریئے کی بنیاد پر 1949ء کو ''قراردادِ مقاصد'' منظوری ہوئی۔ قرارداد میں کہا گیا کہ ''حاکمیت اللہ تعالیٰ کی ہے اور پاکستان ایسے وطن کے طور پر قائم کیا گیا ہے جہاں مسلمان قرآن و سنت کی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگی گزار سکیں۔ ملک جمہوریت، آزادی، مساوات اور سماجی انصاف اسلامی اصولوں کے تحت چلایا جائے گا۔''

1951ء میں لیاقت علی خان کو شہید کر دیا گیا۔ شہید ملت لیاقت علی خان کے بعد بعض رہنماؤں نے مختصر مختصر عرصوں کے لئے ملک کی قیادت سنبھالی۔

سرگرمی:

حکومت ایک نظام کا نام ہے جس کے تحت ریاست کا انتظام چلایا جاتا ہے۔ بادشاہت، آمریت اور جمہوریت کے معنی تلاش کیجیے اور ہر نظامِ حکومت کے تین تین ممالک کے نام بتایئے۔

جنرل محمد ایوب خان کی حکومت (1958ء تا 1969ء)

جنرل محمد ایوب خان ریڈیو پر پہلی بار خطاب کرتے ہوئے

7/ اکتوبر 1958ء کو اُس وقت کے صدر اسکندر مرزا نے مارشل لاء لگا دیا۔ فوج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد ایوب خان کو چیف مارشل لاء ایڈ منسٹریٹر بنایا گیا۔ لیکن چند روز بعد وہ صدر بن گئے۔

جنرل محمد ایوب خان کے دورِ حکومت کے چند اقدامات اور واقعات بھی اہم تھے جیسے کہ:

- بنیادی جمہوریتوں کے نام سے نیا سیاسی نظام قائم کیا گیا۔ اس نظام سے مقامی سطح پر عوام کو فیصلہ سازی میں شرکت کا موقع ملا۔
- زمینوں کی زیادہ منصفانہ تقسیم کے لئے قوانین بنائے گئے۔
- ایک قانون جو مسلم عائلی قانون 1961ء کہلاتا ہے۔ 1961ء میں متعارف کرایا گیا اس سے عورتوں اور بچوں کو زیادہ حقوق حاصل ہوئے۔

• 1965ء میں کشمیر کے مسئلے پر پاکستان کو بھارت سے دوسری جنگ لڑنا پڑی۔

سرگرمی: مارشل لاء کیا ہوتا ہے؟ پاکستان میں کب کب مارشل لاء کے تحت حکومت کی گئی؟

جنرل محمد یحییٰ خان

شروع میں لوگ ایوب خان کی لائی ہوئی تبدیلیوں سے خوش تھے۔ لیکن انہیں احساس ہوا کہ صرف چند خاندان ہیں جو مزید دولتمند بن رہے ہیں۔ جب کہ غریب مزید غریب ہو رہے ہیں اور تمام اختیارات انہی لوگوں کے پاس ہیں۔ تو ان لوگوں نے ان ناانصافیوں کے خلاف احتجاج کرنا شروع کر دیا۔ انہوں نے ایوب خان کو اقتدار چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ انہوں نے 1969ء میں اقتدار جنرل محمد یحییٰ خان کے حوالے کر دیا۔

عوام کی خواہشات کو مدنظر رکھتے ہوئے یحییٰ خان نے 1970ء میں عام انتخابات منعقد کیے۔ 313 نشستوں میں سے زیادہ تر نشستیں دو جماعتوں نے حاصل کرلیں۔ شیخ مجیب الرحمٰن کی عوامی لیگ نے مشرقی پاکستان کی 169 نشستوں میں سے 167 نشستیں جیت لیں۔ مغربی پاکستان کی 144 نشستوں میں سے 84 نشستیں ذوالفقار علی بھٹو کی پاکستان پیپلز پارٹی (پ۔پ۔پ۔) نے حاصل کیں۔ سب سے زیادہ نشستوں پر کامیابی حاصل کرنے کی وجہ سے عوامی لیگ کو حکومت بنانا چاہئے تھی لیکن انہیں اس کی اجازت نہیں ملی۔ اس کے نتیجہ میں پورے مشرقی پاکستان میں مظاہرے شروع ہوگئے۔ مشرقی پاکستان کے عوام نے ایک علیحدہ ملک کا مطالبہ شروع کر دیا اور بھارت کی مدد سے پاکستان کی حکومت کے خلاف لڑائی شروع ہوگئی۔ 17/دسمبر 1971ء کو ڈھاکا بھارتی فوجی دستوں کے کنٹرول میں آگیا اور ایک نیا ملک بنگلہ دیش وجود میں آگیا۔

شیخ مجیب الرحمٰن

جمہوریت (1971ء تا 1977ء)

ذوالفقار علی بھٹو

پاکستان پیپلز پارٹی کے قائد اور رہنما ذوالفقار علی بھٹو پاکستان کے صدر بن گئے۔ انتخابات کے دوران بھٹو نے سب کے لئے روٹی، کپڑا اور مکان مہیا کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ اس وعدہ کو پورا کرنے کی غرض سے حکومت نے بنکوں، صنعتوں، اسکولوں اور کالجوں کا انتظام قومی تحویل میں لے لیا۔ اس اقدام سے غریب عوام خوش ہوئے لیکن دولت مند اور مالدار لوگ ناراض ہوگئے۔

1972ء میں حکومتی ارکان اور حزبِ اختلاف کے اراکین پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی گئی تاکہ ملک کا نیا آئین بنایا جاسکے۔

اس طرح ایک نیا آئین مرتب کیا گیا اور پارلیمنٹ سے اس کی منظوری لی گئی اور 14 اگست 1973ء سے اس کا نفاذ ہوا۔ اس آئین میں ملک کا نام "اسلامی جمہوریہ پاکستان" رکھا گیا۔

1977ء میں ذوالفقار علی بھٹو نے عام انتخابات کا اعلان کردیا۔ تمام مخالف جماعتیں اکٹھی ہوگئیں اور ایک نئی جماعت پی این اے (پاکستان قومی اتحاد) کے نام سے تشکیل دی۔ انتخابات میں پی این اے کو شکست ہوگئی تو انہوں نے کہا کہ نتائج میں دھاندلی ہوئی ہے اور احتجاج شروع کردیا۔ ان مظاہروں کے دوران بہت سے لوگ ہلاک ہوگئے۔ امن وامان کی بحالی کے لئے فوج بلانا پڑی۔

سرگرمی: جمہوریت بطور طرزِ حکومت کے تین مثبت، تین منفی اور تین مشترکہ نکات تلاش کیجئے۔

مثبت	منفی	مشترکہ

جنرل محمد ضیاء الحق

جنرل محمد ضیاء الحق کی حکومت (1977ء تا 1988ء)

5 جولائی 1977ء کو جنرل ضیاء الحق نے مارشل لاء نافذ کردیا۔ انہوں نے بھٹو حکومت کو برطرف کردیا اور نوے دن کے اندر انتخابات کرانے کا وعدہ کیا۔ لیکن انہوں نے اپنے وعدے کی پابندی نہیں کی۔ بھٹو کو گرفتار کرلیا گیا۔ ایک مخالف کو قتل کرنے کی سازش کرنے پر اُن پر مقدمہ چلا اور اُنہیں مجرم قرار دے دیا گیا۔ اس کے نتیجے میں 1979ء میں اُنہیں پھانسی دے دی گئی۔

جنرل ضیاء الحق نے پاکستان کو ایک اسلامی مملکت بنانے کے لیے چند اقدامات کیے۔

- اُنہوں نے ملک کو چلانے کے لیے نامزد افراد کی مجلس شوریٰ قائم کی۔
- اُنہوں نے مضاربہ اسکیم متعارف کرائی جس کے تحت بنکوں کی بچت پر نفع ونقصان میں شراکت ہوتی ہے۔
- اُنہوں نے مضاربہ زکوٰۃ جمع کرنے اور غریبوں میں اِس رقم کی تقسیم کا نظام بھی جاری کیا۔

محمد خان جونیجو

1984ء میں ریفرنڈم کے بعد جنرل ضیاء الحق صدر بن گئے۔ عوام جمہوریت چاہتے تھے۔ اُنہوں نے غیر جماعتی بنیادوں پر انتخابات کرائے۔ انتخابات کے بعد انہوں نے محمد خان جونیجو کو وزیراعظم نامزد کیا۔ تین سال بعد اُنہوں نے جونیجو حکومت کو

برطرف کردیا اور نئے انتخابات کا اعلان کر دیا۔ لیکن انتخابات سے قبل ہی جنرل ضیاء الحق طیارے کے ایک حادثے میں ہلاک ہو گئے۔

سرگرمی: چار چار کے گروپ میں اپنے ساتھیوں سے آمریت کے مثبت اور منفی نکات کی ایک فہرست بنائیے۔

جمہوریت کی طرف واپسی (1988ء تا 1999ء)

1988ء کے عام انتخابات کے بعد ذوالفقار علی بھٹو کی صاحب زادی بے نظیر بھٹو برسرِ اقتدار آئیں۔ بدعنوانی کے الزامات لگا کہ صدر پاکستان نے 1990ء میں اُن کی حکومت ختم کر دی۔ نئے اِنتخابات کے نتیجے میں محمد نواز شریف وزیراعظم بنے۔ کاروباری شخص ہونے کی وجہ سے اُنہوں نے صنعتی عمل کو سب سے زیادہ اہمیت دی۔ اِس کے نتیجے میں بڑے صنعت کاروں کو بہت فائدہ ہوا۔ لیکن عام آدمی کی حالت میں کوئی بہتری نہیں آئی۔ بدعنوانیوں کے الزام میں صدر نے 1993ء میں نواز شریف کی حکومت کو بھی برطرف کر دیا۔

بے نظیر بھٹو عوامی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے

نواز شریف عوامی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے

1993ء کے اِنتخابات کے نتیجے میں بے نظیر بھٹو دوبارہ وزیراعظم بن گئیں۔ 1996ء میں پھر اُن کی حکومت کو صدر نے اِس الزام میں برطرف کر دیا کہ اُن کی حکومت پاکستان کو درپیش مسائل سے نمٹنے کے لیے نا اہل ثابت ہوئی ہے۔

فروری 1997ء میں لوگوں نے پھر نواز شریف کے حق میں بھاری اکثریت سے ووٹ دیئے۔ حکومت اور فوج کے درمیان اختلافات کا نتیجہ یہ نکلا کہ حکومت نے چیف آف آرمی اسٹاف اور چیئرمین جوائنٹ چیف آف اسٹاف کمیٹی جنرل پرویز مشرف کو برطرف کر دیا۔ اُسی دن یعنی 12 اکتوبر 1999ء کو فوج نے جنرل پرویز مشرف کی قیادت میں اقتدار سنبھال لیا۔

فوجی حکومت سے جمہوریت کی طرف واپسی (1999ء تا 2002ء)

جنرل پرویز مشرف نے قومی اتحاد، مضبوط معیشت اور حقیقی جمہوریت کے قیام کے لیے کام کرنے کا وعدہ کیا۔ فیصلہ سازی میں عوام کی شمولیت کے لیے اُنہوں نے مقامی اور ضلعی نظامِ حکومت کا آغاز کیا۔ 2002ء کے ریفرنڈم کے بعد جنرل پرویز مشرف پاکستان کے صدر بن گئے۔ 2002ء میں عام اِنتخابات منعقد ہوئے اور میر ظفر اللہ خان جمالی وزیراعظم بن گئے۔

صدر جنرل پرویز مشرف

وزیراعظم میر ظفراللہ خان جمالی

سرگرمی:

پاکستان کے عوام کو درپیش مسائل سے نمٹنے کے لیے حکومت کیا کر رہی ہے۔ اس کے بارے میں کسی اخبار سے مضمون جمع کیجیے۔

مشق

الف۔ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

1۔ آزادی کے بعد پاکستان کی تاریخ دکھانے کے لیے خطِ وقت کھینچیے۔

ہر دور میں حکومت کے سربراہ کا نام لکھیے۔ ہر دور کے کسی تین اہم واقعات کے نام لکھیے۔

2۔ خالی جگہوں کو پر کیجیے۔

(ا) قائداعظمؒ پاکستان کے پہلے------ تھے۔

(ب) لیاقت علی خان پاکستان کے پہلے------ تھے۔

(ج) 1951ء اور 1958ء کے درمیان----- وزرائے اعظم گزرے ہیں

(د) پہلے مارشل لاء کا اعلان------ کو ہوا۔

(ہ) ذوالفقار علی بھٹو کا انتخابی وعدہ تھا------

(و) جنرل محمد ضیاء الحق نے------ کو مارشل لاء نافذ کیا۔

(ز) 1988ء اور 1999ء کے درمیان جن دو وزرائے اعظم نے حکومت کی وہ----- اور---- تھے۔

ب۔ عملی کام۔

1۔ آج پاکستان کو جو مسائل درپیش ہیں اُن کی فہرست بنائیے۔ کوئی ایک مسئلہ منتخب کیجیے اور روزانہ کے اخبارات سے اِس مسئلے کے بارے میں معلومات جمع کیجیے۔ اِس مسئلے کی وجوہات اور اثرات کی نشاندہی کیجیے۔ اگر آپ ملک کے وزیرِاعظم ہوتے تو اِس مسئلے کو کس طرح حل کرتے۔

2۔ فرض کیجیے کہ آپ انتخابات میں حصہ لے رہے ہیں۔ ایک پوسٹر تیار کیجیے جس میں لوگوں کو آپ کو ووٹ دینے کے لیے کہا گیا ہو۔ آپ اُنھیں بتائیے کہ اگر وزیرِاعظم بن گئے تو آپ اُن کے لیے کیا کریں گے۔

ج۔ اضافی سرگرمیاں۔

1۔ طلبہ کو چھوٹے چھوٹے گروپ میں تقسیم کیجیے اور اُن سے کہیے کہ وہ درج ذیل میں سے کسی ایک کے بارے میں مزید معلومات حاصل کریں۔

(ا) مسلم عائلی قانون آرڈیننس 1961ء

(ب) زکواۃ کیا ہے اور اِس کی کیا اہمیت ہے؟

(ج) جمہوریت کیا ہے اور اِس کی کیا اہمیت ہے؟

پاکستان کی جغرافیائی بناوٹ

اس باب میں ہم مندرجہ ذیل کے بارے میں پڑھیں گے۔

- پاکستان کی جغرافیائی بناوٹ
- لوگ زندگی کو آسان بنانے کے لیے فطری ماحول کو کس طرح تبدیل کر دیتے ہیں

شکل 5.1 میں پاکستان کے طبعی نقشے پر ایک نظر ڈالیے۔ جغرافیائی بناوٹ کی بنیاد پر پاکستان کو درج ذیل خطوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ 1۔ پہاڑی خطہ 2۔ سطحِ مرتفع 3۔ دریائے سندھ کا میدانی علاقہ 4۔ ساحلی علاقے 5۔ صحرائی علاقے۔
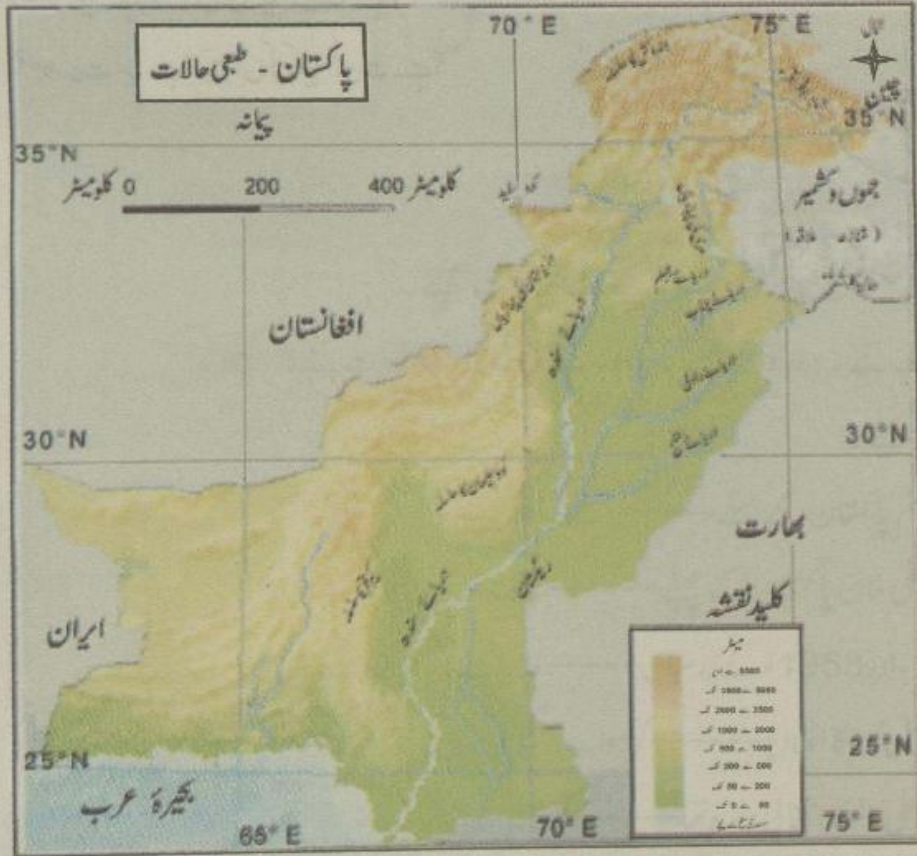
شکل 5.1، پاکستان کا طبعی نقشہ

پاکستان کا ایک بڑا خاکہ کھینچیے یا بنائیے۔ اس پر پلاسٹک چڑھا دیجیے۔ جب آپ پاکستان کی سرزمین پڑھائیں تو طلبہ سے ان علاقوں یا خطوں کو پلاسٹک پر بھروائیں۔ تاکہ یہ خاکہ دوبارہ قابلِ استعمال رہے۔

آپ کو پہاڑوں پر کیا نظر آ رہا ہے؟ درخت! یہ درخت انسانوں نے کاشت نہیں کیے ہیں بلکہ پہاڑوں کی قدرتی نباتات کا حصہ ہیں۔ قدرتی بناوٹ اور قدرتی نباتات مل کر قدرتی یا فطری ماحول بناتے ہیں۔

لوگ فطری ماحول میں اپنی سہولت اور آسانی کے لیے چند تبدیلیاں کر لیتے ہیں۔
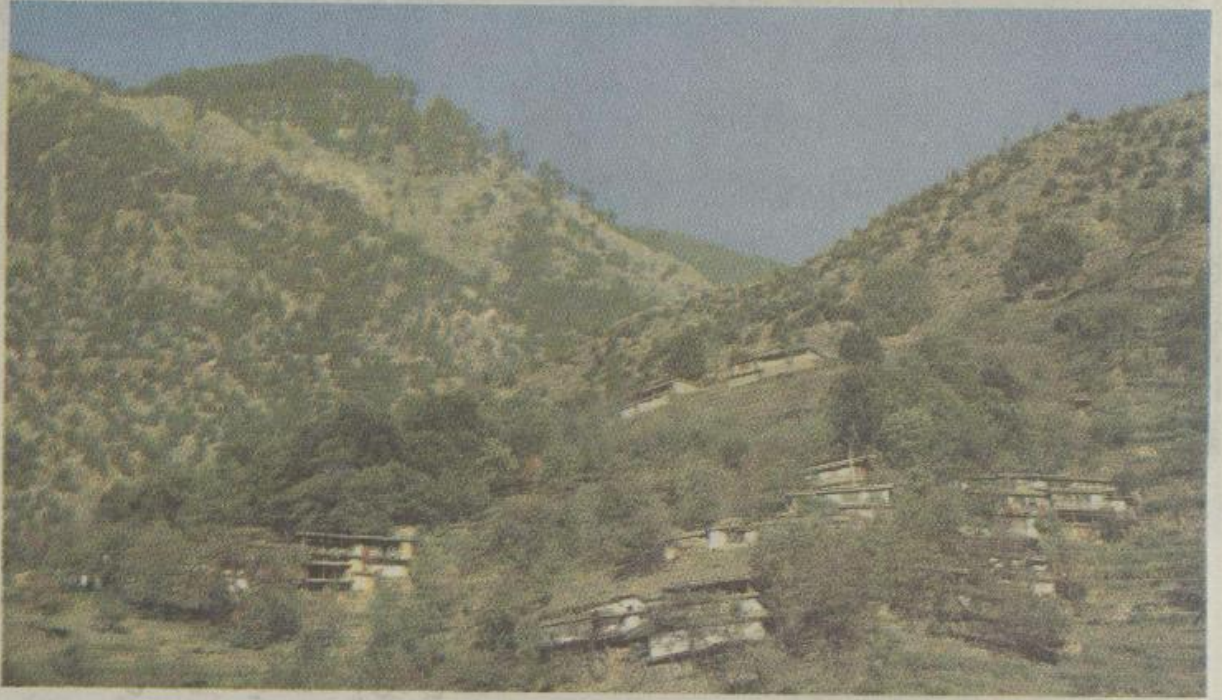
شکل 5.2، پہاڑوں کی ڈھلان پر درخت اور گھر

کبھی ذرائعِ آمد و رفت کی سہولت کے لیے سڑکیں اور شاہراہیں تعمیر کی جاتی ہیں اور کبھی کاشتکاری کے لیے جنگلات کو کاٹ دیا جاتا ہے۔ شکل 5.3 میں انسانی ساختہ ماحول دکھایا گیا ہے کیوں کہ اس میں ہر شے انسانوں کی بنائی ہوئی یا رکھی ہوئی ہے۔ تمام بڑے شہر انسانی ساختہ ماحول کی مثال ہیں۔

درج ذیل صفحات پر ہم پاکستان کے جغرافیائی خطوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے اور یہ بھی دیکھیں گے کہ ان خطوں کے لوگوں نے کس طرح تبدیلیاں لا کر اپنی زندگیوں کو آسان بنا دیا ہے۔

شکل 5.3، انسانوں کا بنایا ہوا ماحول

ا۔ پہاڑی خطہ

پاکستان کے شمال، شمال مغرب اور شمال مشرق میں کئی پہاڑ واقع ہیں۔ یہ خطہ تین پہاڑی سلسلوں پر مشتمل ہیں۔ جن میں ہمالیہ، قراقرم اور ہندوکش کے پہاڑی سلسلے شامل ہیں۔ ہندوکش کے جنوب میں کوہِ سفید اور کوہِ سلیمان کے پہاڑی سلسلے

واقع ہیں۔ ان پہاڑوں کے درمیاں دریاؤں کی گہری وادیاں ہیں۔

کوہِ ہمالیہ

شکل 5.4، مری کے مقام پر لگی ہوئی چیئر لفٹ

پاکستان کے شمال مشرقی پہاڑی سلسلے کو کوہِ ہمالیہ کہتے ہیں۔ ہمالیہ کو اس کی بلندی کی بناء پر تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

ذیلی ہمالیہ

- ہمالیہ کا جنوبی سلسلہ
- ضلع راولپنڈی میں واقع ہے
- سطح سمندر سے 600 تا 1200 میٹر بلند ہے

ہمالیہ صغیر

- ذیلی اور کبیر ہمالیہ کے درمیان واقع ہے
- راولپنڈی کے شمال میں واقع ہے
- سطح سمندر سے تقریباً 1800 میٹر تا 4600 میٹر بلند ہے

ہمالیہ کبیر

- ضلع کوہستان میں واقع ہے۔
- سطح سمندر سے تقریباً 6500 میٹر تک بلند ہے۔
- سارا سال برف سے ڈھکا رہتا ہے۔

سرد موسم کی وجہ سے لوگوں نے مری، نتھیا گلی اور گھوڑا گلی کو ''ہل اسٹیشنوں'' (تفریحی پہاڑی مقامات) میں تبدیل کرلیا ہے۔ پاکستانی اور غیر ملکی سیاح یہاں سرد موسم اور فطری حسن سے لطف اندوز ہونے کے لیے آتے ہیں۔

کوہِ قراقرم

قراقرم کا پہاڑی سلسلہ کشمیر کے شمال اور گلگت کے علاقے میں واقع ہے۔ اس پہاڑی سلسلے میں زیادہ تر پہاڑ بلند
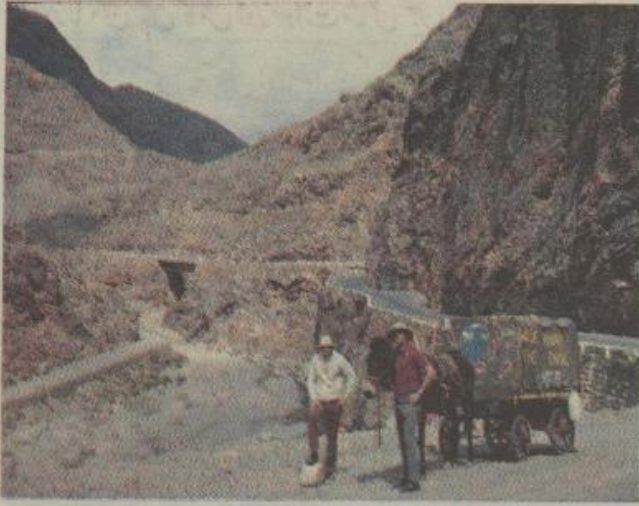
شکل 5.6 شاہراہِ قراقرم سے گزرتے ہوئے سیاح

شکل 5.5 شاہراہِ قراقرم

ہیں۔ دنیا کی دوسری سب سے بلند چوٹی کے۔ٹو اِس پہاڑی سلسلے میں واقع ہے۔ کے-ٹو کی طرح دوسری پہاڑی چوٹیاں بھی سارا سال برف سے ڈھکی رہتی ہیں۔

ہنزہ اور گلگت کی زرخیز و شاداب وادیوں میں سیب اور جو کی کاشت کی جاتی ہے۔ قراقرم پہاڑ بہت اونچے ہیں اور انہیں عبور کرنا بہت مشکل ہے۔ اس لیے آمدورفت کے لے ان پہاڑوں میں راستے بنائے گئے ہیں۔ دنیا کی سب سے زیادہ بلند سڑک ''شاہراہِ قراقرم'' پاکستان اور چین کے درمیان لوگوں کی آمدورفت اور اشیاء کی نقل وحمل کے لیے بنائی گئی ہے۔

کوہِ ہندوکش

پاکستان کے شمال مغرب میں کوہ ہندوکش کا پہاڑی سلسلہ واقع ہے۔ اِس پہاڑی سلسلے کی بلند ترین چوٹی ترچ میر ہے۔

شکل 5.7: پہاڑوں پر سیڑھی دار فصلوں کی تیاری

چند دریا جن میں کابل اور سوات شامل ہیں اِن پہاڑوں میں سے بہتے ہوئے پاکستان کی سرزمین کو زرخیز اور سرسبز و شاداب بناتے ہیں۔ یہیں چترال اور سوات کی وادیاں واقع ہیں۔ جو لوگ اِن وادیوں میں رہتے ہیں وہ پہاڑوں کو کاٹ کر کھیت بنا لیتے ہیں اور چاول کاشت کرتے ہیں۔

دیگر پہاڑ اور پہاڑیاں

ہندوکش کے جنوب میں کوہِ سفید کا سلسلہ اور وزیرستان کی پہاڑیاں واقع ہیں۔ یہ پہاڑ پاکستان اور افغانستان کے درمیان سرحد کا کام دیتے ہیں۔ اِن پہاڑوں میں بہت سے درّے ہیں۔ درّۂ خیبر بہت مشہور درّہ ہے جو پاکستان اور افغانستان کو ملاتا ہے۔ یہاں کے لوگ گندم، چاول اور گنا کاشت کرتے ہیں۔

شکل 5.8: درۂ خیبر

جنوب میں مزید کچھ فاصلے پر سندھ کے میدانی علاقے اور سطحِ مرتفع بلوچستان کے درمیان کوہِ سلیمان اور کھیر تھر کی پہاڑیاں واقع ہیں جو بحیرۂ عرب تک پھیلی ہوئی ہیں۔ اِس علاقے میں قدرتی طور پر پائی جانے والی معدنیات اور چونے کے پتھر کو اِستعمال کر کے لوگ سیمنٹ بناتے ہیں۔

سرگرمی: ان تمام تبدیلیوں کی فہرست تیار کیجیے جو لوگوں نے فطری ماحول کو انسانی ساختہ ماحول میں بدلنے کے لیے کی ہیں۔

2۔ سطحِ مرتفع

اگر کوئی پہاڑی علاقہ اوپر سے ہموار ہو تو اسے سطحِ مرتفع کہتے ہیں۔ پاکستان میں دو سطحِ مرتفع ہیں۔ ایک سطحِ مرتفع پوٹھوہار اور دوسری سطحِ مرتفع بلوچستان۔

سطحِ مرتفع پوٹھوہار

یہ سطحِ مرتفع دریائے سندھ اور دریائے جہلم کے درمیان واقع ہے۔ یہ 300 سے 600 میٹر کی بلند ہے۔ یہاں بہت کم بارش ہوتی ہے، اِس لیے یہ علاقہ زراعت کے لیے موزوں نہیں ہے۔ پوٹھوہار کے علاقے میں معدنیات خاص طور سے تیل، قدرتی گیس، سنگ مرمر اور چونے کے پتھر پائے جاتے ہیں۔ اِس لیے یہاں لوگوں نے تیل صاف کرنے کا ایک کارخانہ یعنی آئیل ریفائنری اور دوسرے کارخانے لگائے ہیں۔ راولپنڈی اور اسلام آباد جیسے کئی شہر یہاں آباد کیے گئے ہیں۔

سطحِ مرتفع بلوچستان

سطحِ مرتفع بلوچستان کوہِ سلیمان اور کھیر تھر پہاڑیوں کے مغرب میں واقع ہے۔ اِس کی بلندی 600 میٹر سے900 میٹر ہے۔ تمام سال اس پورے علاقے میں بہت کم بارش ہوتی ہے۔ پانی کی کمی اور چٹانی سطح کے باعث یہ علاقہ زراعت کے لئے غیر موزوں ہے۔ یہاں زیادہ تر لوگ گلہ بانی کرتے ہیں۔ جہاں کہیں پانی دستیاب ہے وہاں فصلوں کی کاشت آبپاشی کے زیرِ زمین نظام سے کی جاتی ہے۔ اِس نظام کو کاریز کہتے ہیں۔ کوئلے اور گیس جیسی معدنیات کو بجلی پیدا کرنے کے لیے اِستعمال کیا جاتا ہے۔

شکل 5.9 سطحِ مرتفع بلوچستان میں گلہ بانی

سرگرمی: ایک مضمون ''سطحِ مرتفع بلوچستان میں زندگی'' پر لکھیے۔

3۔ دریائے سندھ کا میدانی علاقہ

دریائے سندھ تقریباً 2700 کلومیٹر طویل ہے۔ یہ تبّت میں واقع ہمالیہ پہاڑ سے نکلتا ہے اور گلگت کے نزدیک پاکستان میں داخل ہوتا ہے۔ پاکستان میں داخلے کے وقت دریائے سندھ بہت تنگ یعنی نصف کلومیٹر سے بھی کم چوڑا ہوتا ہے لیکن یہ بہت تیزی سے بہتا ہے۔ جوں جوں یہ دریا آگے بڑھتا ہے بہت سی ندیاں اور دریا اِس میں شامل ہوتے جاتے ہیں۔

شکل 5.10 دریائے سندھ کا میدانی علاقہ

دریائے سندھ اور اس کے دریا جو مٹی جمع کرتے ہیں، اس سے دریائے سندھ کے میدان بنے ہیں۔ دریائے سندھ کے میدانوں کو تین حصّوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ دریائے سندھ کا بالائی میدان، دریائے سندھ کا زیریں میدان اور دریائے سندھ کا ڈیلٹائی میدان۔

دریائے سندھ کا بالائی میدان وہ علاقہ ہے جہاں دریائے ستلج، دریائے راوی، دریائے چناب اور دریائے جہلم بہتے ہیں۔ دو دریاؤں کے درمیانی علاقے کو "دوآب" کہتے ہیں اور یہ علاقہ بہت زرخیز ہوتا ہے۔

مٹھن کوٹ کے مقام پر دریائے سندھ میں اس کے مشرقی معاون دریا آملتے ہیں۔ مٹھن کوٹ کے بعد دریائے سندھ اکیلا بہتا ہے۔ یہ علاقہ جس میں دریائے سندھ اکیلا بہتا ہے، دریائے سندھ کا زیریں میدان کہلاتا ہے۔

دریائے سندھ کا ڈیلٹائی میدان وہ علاقہ ہے جہاں دریائے سندھ، بحیرۂ عرب میں گرتا ہے۔ دریائے سندھ کے میٹھے پانی کے ساتھ بحیرۂ عرب کے کھارے (نمکین) پانی کے ملاپ کی وجہ سے اِس علاقے میں مینگروو کے جنگلات پائے جاتے ہیں۔

دنیا کا سب سے بڑا نہری نظام دریائے سندھ کے میدانوں میں موجود ہے۔ نہروں کا جال پنجاب اور سندھ کے کاشتکاروں کو زراعت کے لیے کافی پانی فراہم کرتا ہے۔ اس علاقہ میں کسان گندم، کپاس، گنا، چاول، مختلف اقسام کے پھل اور سبزیاں اگاتے ہیں۔ یہاں پر صنعتیں قائم کی گئی ہیں۔ روزگار اور ملازمتوں کی فراہمی اور مناسب موسم کی وجہ سے پاکستان کے عوام کی اکثریت دریائے سندھ کے میدانی علاقوں میں رہتی ہے۔

سرگرمی: پاکستان کے عوام کے زندگی پر میدانوں کے تین مثبت اور تین منفی اثرات کی فہرست بنایئے۔

4۔ ساحلی علاقے

پاکستان کا ساحلی علاقہ بلوچستان سے سندھ میں ٹھٹھہ اور بدین تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ تقریباً آٹھ سو کلومیٹر طویل ہے۔ کراچی اس ساحلی پٹی پر واقع ہے۔ یہ ایک قدرتی آبی گزرگاہ

شکل 5.11 کیاڑی بندرگاہ

ہے اِس لیے اِسے بندرگاہ بنالیا گیا ہے۔ اس طویل ساحل پر پسنی اور گوادر اور دیگر بندرگاہیں تعمیر کی گئی ہیں۔ یہ بندرگاہیں دوسرے ممالک سے تجارت کے فروغ کے لیے بنائی گئی ہیں۔ جو لوگ ساحل کے ساتھ آباد ہیں ان کا پیشہ ماہی گیری ہے۔ کچھ مچھلیاں مقامی طور پر کھائی جاتی ہیں اور بقیہ دوسرے ممالک کو برآمد کردی جاتی ہیں۔

شکل 5.12 ساحلی علاقے کے لوگ ماہی گیری کرتے ہوئے

5۔ صحرائی علاقے
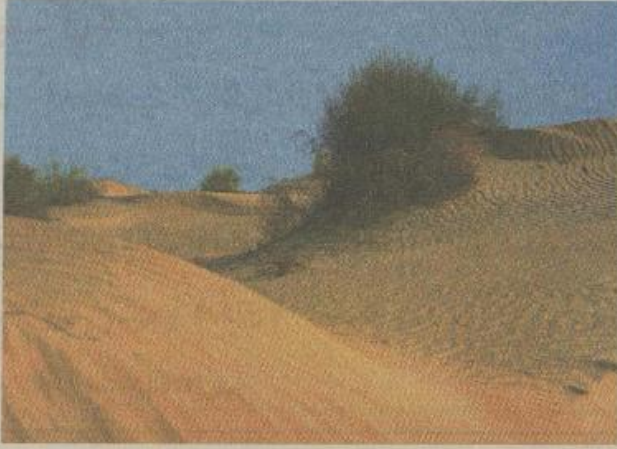
صحرائے تھل دریائے سندھ اور دریائے جہلم کے درمیان واقع ہے۔ اِس صحرا کے کچھ حصوں میں فصل اُگانے کے لیے نہروں کے ذریعے آبپاشی کی جاتی ہے۔

شکل 5.13 صحرائے تھل

شکل 5.14 صحرائے تھر

صحرائے تھر مشرقی سندھ میں واقع ہے۔ یہ ملک کے سب سے زیادہ خشک علاقے ہیں۔ بارش بہت کم ہوتی ہے۔ اکثر علاقہ بنجر ہے اور ریت کے بڑے بڑے ٹیلے ہیں۔

مشق

الف۔ درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

1۔ تعریف کیجیے۔

(الف) قدرتی یا فطری ماحول

(ب) اِنسانی ماحول

2۔ مندرجہ ذیل ٹیبل کو بھریئے۔

فطری خطے کا نام	فطری ماحول کے اہم اجزاء (خدوخال)	لوگوں نے اس کو کس طرح تبدیل کیا ہے؟	ان تبدیلیوں نے اِنسانوں کی زندگی میں کیا آسانیاں پیدا کی ہیں؟
پہاڑ			
سطح مرتفع			
میدان			
ساحل			
ریگستان یا صحرا			

سوال نمبر 2 کے جواب میں یہ باتیں شامل ہونی چاہئیں۔ مثلاً زراعت کے قابل بنانے کے لئے زمین پر ہل چلانا، فصل اُگانے کے لئے پہاڑوں کی ڈھلانوں پر چبوترہ نما میدان تیار کرنا، سڑکیں وغیرہ بنانا۔

ب۔ عملی کام۔

1۔ تصویر بنائیے جس میں کم از کم پانچ فطری اور پانچ اِنسانی اشیاء دکھائی گئی ہوں۔ اپنے ساتھی کو یہ تصویر دکھایئے تاکہ وہ اِن اشیاء کو شناخت کر سکے۔

2۔ پاکستان کا نقشہ بنایئے۔ مناسب رنگ اِستعمال کر کے نقشے پر پانچ قدرتی خطوں کے نشانات لگائیے۔

3۔ ایک نظم لکھیے یا کارٹون کا سلسلہ بنایئے جس میں کسی زمینی شے کے اِنسانوں اور ان کی سرگرمیوں پر مثبت اور منفی اثرات بیان کیے گئے ہوں۔
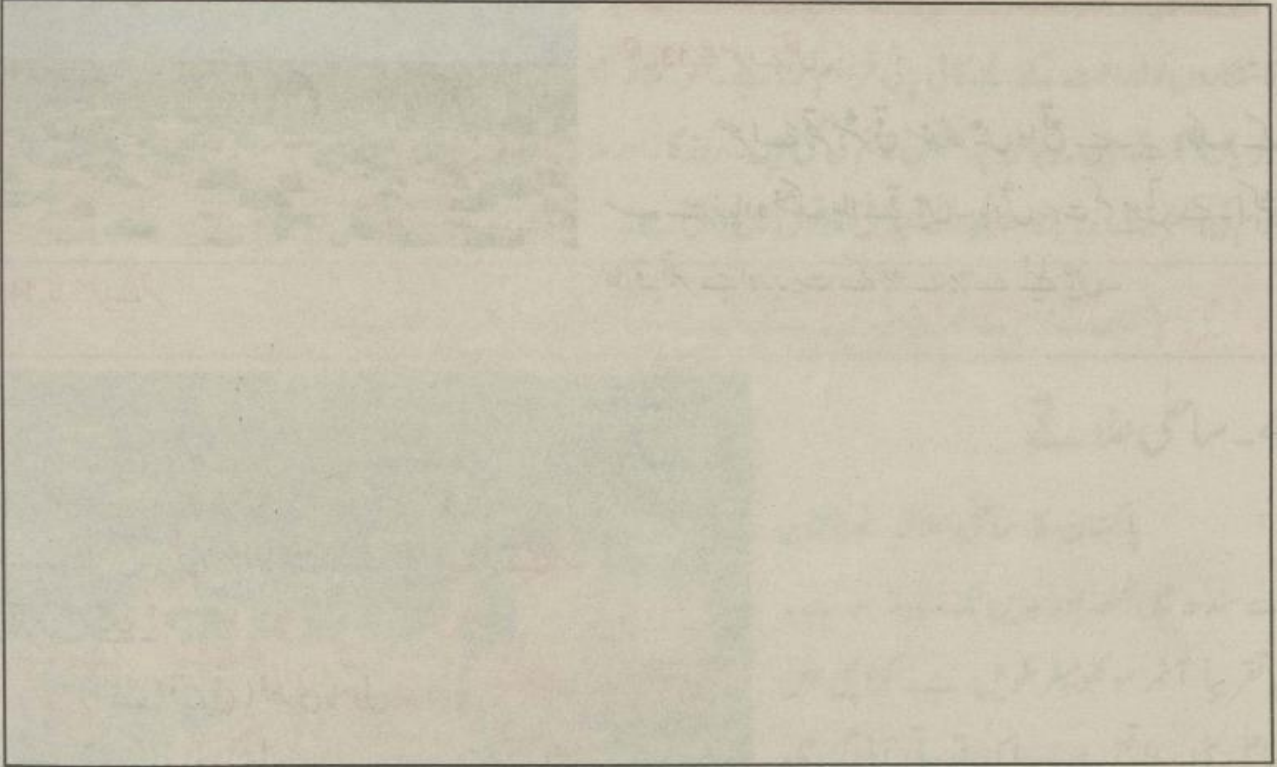
ایک نظم لکھتے ہوئے یا کارٹون بناتے ہوئے

ج۔ اضافی سرگرمی۔

چھوٹے چھوٹے گروپ میں تقسیم ہو کر ایک بڑے چارٹ کے کاغذ پر پاکستان کا نقشہ بنایئے۔ اور اِس کو ہارڈ بورڈ پر چسپاں کیجیے۔ پھر مختلف اشیاء (کاغذ، ریت) اِستعمال کرتے ہوئے نقشے پر طبعی خواص کو نمایاں کیجیے اور اسے کمرۂ جماعت میں آویزاں کیجیے۔

پاکستان کی آب و ہوا

اس باب میں ہم مندرجہ ذیل کے بارے میں پڑھیں گے۔

- کسی مقام کی آب و ہوا کس طرح بیان کی جاتی ہے
- دنیا میں آب و ہوا کی عمومی اقسام
- آب و ہوا کے فرق کی چند وجوہات
- پاکستان کی آب و ہوا
- آب و ہوا ہم پر کس طرح اثر انداز ہوتی ہے

چوتھی جماعت میں ہم نے موسم اور آب و ہوا کے معنی پڑھے تھے۔ کیا آپ کو وہ معنی یاد ہیں؟ آیئے اسے دہرائیں۔ موسم سے مراد کسی مقام کی ایک خاص وقت پر فضائی کیفیت (درجۂ حرارت، بارش) ہے۔ کسی بھی مقام کی اوسط موسمی کیفیت کو اس کی آب و ہوا کہتے ہیں۔ آیئے یہ پڑھیں کہ ہم کسی جگہ یا مقام کی آب و ہوا کے بارے میں کیسے جانتے ہیں۔

کسی جگہ کی آب و ہوا کو بیان کرنے کے لیے اس کے موسمی ریکارڈ یعنی درجۂ حرارت اور بارش کے گذشتہ کئی سالوں کے اندراجات کا مطالعہ کرنا پڑتا ہے۔ شکل 6.1 کو دیکھیے۔ یہ گزشتہ تیس سال میں گرین ٹاون قصبے کے دسمبر کے مہینے کا ماہانہ اوسط درجۂ حرارت اور ماہانہ مجموعی بارش کا ریکارڈ ہے۔ گرین ٹاؤن کی آب و ہوا کو بیان کرنے کے لیے ماہرینِ موسمیات گزشتہ 30 سالوں کا اوسط موسمی ریکارڈ دیکھتے ہیں جیسا کہ شکل 6.2 میں دکھایا گیا ہے۔

سال	ماہانا اوسط درجۂ حرارت برائے ماہ دسمبر (سینٹی گریڈ)	دسمبر کے مہینے کی مجموعی بارش (ملی میٹر)
1	25.5	3.0
2	25.3	3.1
3	25.5	3.2
4	25.4	3.4
5	25.3	3.3
6	25.8	3.5

3.1	24.3	7
3.6	25.3	8
3.4	24.5	9
3.8	25.3	10
3.9	25.4	11
4.5	24.3	12
5.5	24.0	13
5.4	23.3	14
5.3	23.7	15
5.1	23.9	16
5.1	23.5	17
5.3	22.2	18
4.6	21.2	19
3.2	22.3	20
4.2	21.6	21
5.2	21.5	22
5.4	21.5	23
3.2	21.0	24
3.4	21.3	25
3.5	21.4	26
6.0	216	27
5.8	21.7	28
5.3	21.8	29
4.2	21.9	30

شکل 6.1: گرین ٹاؤن کے لیے گذشتہ تیس سال کا اوسط ماہانہ درجہ حرارت اور ماہانہ مجموعی بارش کا ریکارڈ۔

30 سال کا دسمبر کے مہینے کا اوسط درجہ حرارت (سینٹی گریڈ) = 30 سالوں کے ماہانہ اوسط درجہ حرارت کا مجموعہ / 30

30 سال کی دسمبر کے مہینے کی اوسط بارش (ملی میٹر) = 30 سالوں کی ماہانہ مجموعی بارش کا مجموعہ / 30

شکل 6.2 گرین ٹاؤن کی آب وہوا کے بارے میں معلومات کس طرح جمع کی جاتی ہے۔

سرگرمی:

شکل 6.1 میں اعداد اور 6.2 کا فورمولا استعمال کرتے ہوئے گرین ٹاؤن کے لیے دسمبر کے مہینے کا اوسط درجۂ حرارت اور اوسط ماہانہ بارش کا تخمینہ لگائیے۔

دنیا میں آب وہوا کی عمومی اقسام

کرۂ ارض پر کوئی دو مقامات بھی ایسے نہیں ہیں کہ جن کی آب وہوا یکساں ہو تاہم اوسط تپش اور اوسط بارش کی بنیاد پر آب وہوا کے مندرجہ ذیل تین قسمیں پائی جاتی ہیں۔

(i) استوائی آب وہوا۔ (ii) معتدل آب وہوا۔ (iii) قطبی آب وہوا۔
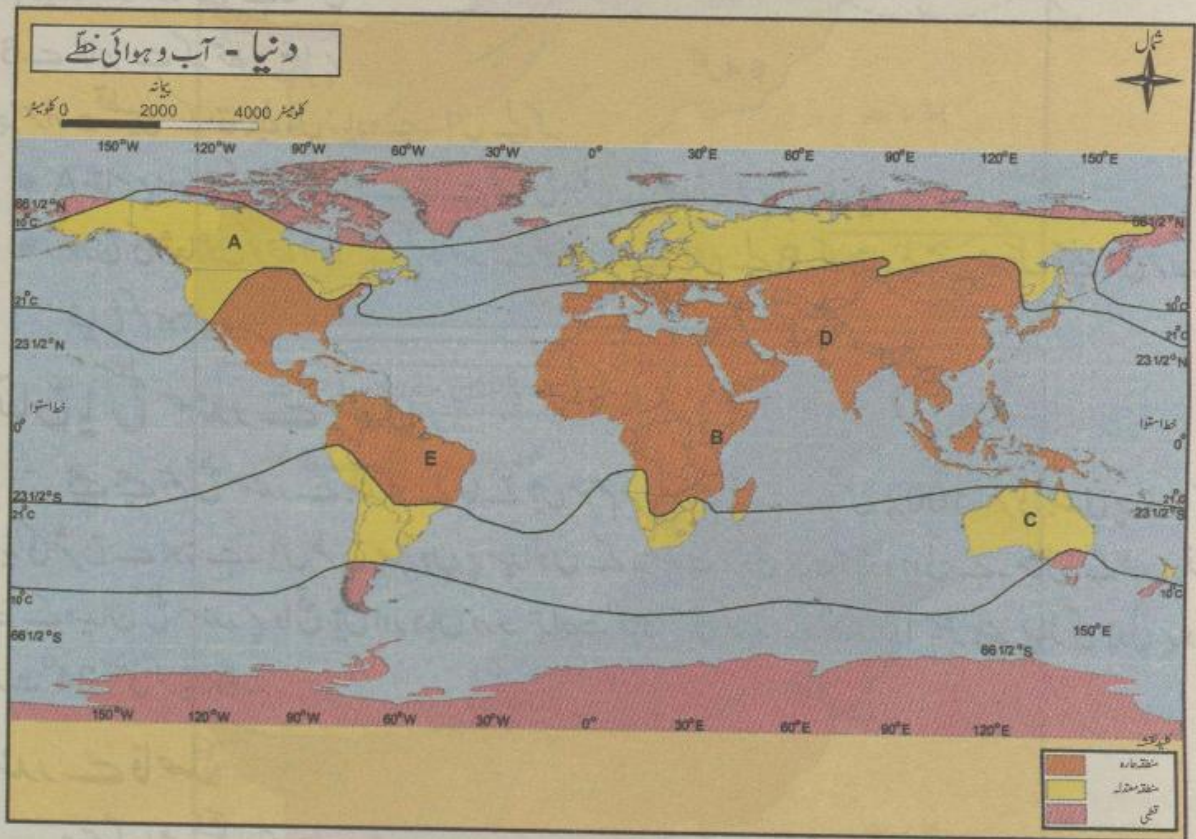
شکل 6.3 نقشہ۔ دنیا کے آب وہوائی خطے

شکل 6.3 میں دیئے ہوئے نقشے پر غور کیجیے۔ ہمیں اہم خطوط عرض البلد نظر آرہے ہیں۔ یہ خطوط دنیا کے بڑے آب و ہوائی خطوں کی نشاندہی میں ہماری مدد کرتے ہیں۔

آب وہوا میں فرق کی چند وجوہات

مختلف ممالک کی آب وہوا میں فرق یا کسی بڑے ملک کے مختلف حصّوں میں فرق مختلف وجوہات کی بناء پر ہوتا ہے۔

یہاں ہم اِس بات کا مطالعہ کریں گے کہ کس طرح عرض البلد، ارتفاع یا سطح سمندر سے بلندی اور سمندر سے فاصلہ آب وہوا پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

عرض البلد

شکل 6.4 سے ظاہر ہوتا ہے کہ گرم ترین مقامات خط استوا کے نزدیک ہیں۔ ہم جیسے جیسے خط استوا سے قطبین کی جانب حرکت کرتے ہیں تو موسم زیادہ ٹھنڈا ہوتا جاتا ہے۔ شکل 6.4 سے ظاہر ہے کہ خط استوا پر

سورج

شکل 6.4

درجۂ حرارت قطبین کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ اِس لیے کہ:

- A مقام پر سورج کی شعاعیں B کے مقابلے میں سطح ارض کے کم علاقے پر پڑ رہی ہیں۔
- سورج کی شعاعوں کو خط استوا تک کم فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے۔ اِس لیے B کے مقابلے میں A تک پہنچنے میں حرارت کا ضیاع کم ہوتا ہے۔

ارتفاع یا سطح سمندر سے بلندی

جیسے جیسے ہم سطح سمندر سے بلند ہوتے جاتے ہیں موسم سرد ہوتا جاتا ہے۔ یہ عمل ہر 100 میٹر کی بلندی پر 0.6 سینٹی گریڈ کی شرح سے ہوتا ہے۔ اِس طرح پہاڑوں پر میدانوں کے بہ نسبت سردی بہت زیادہ ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر فرض کیجئے کہ میدان سطح سمندر پر واقع ہیں اور وہاں درجۂ حرارت 30° سینٹی گریڈ ہے تو 1000 میٹر بلند پہاڑ کی چوٹی پر درجۂ حرارت 24° سینٹی گریڈ ہوگا۔

سمندر سے فاصلہ

موسمِ گرما میں خشکی کے مقابلے میں سمندر دیر سے گرم ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سمندر کے نزدیک کے مقامات ٹھنڈے رہتے ہیں۔ موسمِ سرما میں خشکی کے مقابلے میں سمندر دیر سے سرد ہوتے ہیں، اِسی وجہ سے سمندر کے قریبی مقامات گرم رہتے ہیں۔ چنانچہ وہ مقامات جو سمندر کے قریب ہوتے ہیں ان کے درجۂ حرارت میں سارا سال بہت زیادہ فرق واقع نہیں ہوتا ہے۔ خشکی کے دور دراز مقامات پر شدید درجۂ حرارت کا امکان ہوتا ہے۔ (یعنی موسمِ گرما میں بہت زیادہ اور موسم سرما میں بہت کم)۔ مثال کے طور پر کراچی ساحل سمندر کے قریب ہے، اِس لیے گرمیوں میں یہ جیکب آباد کے مقابلے میں ٹھنڈا ہے جبکہ جیکب آباد سمندر سے دور ہے اِس لیے یہ گرم تر ہے۔

بچوں سے کہیں کہ صفحہ 2 پر شکل 1.2 کو غور سے دیکھیں اور بتائیں کہ عرض البلد کے آب وہوا پر کیا اثرات پڑتے ہیں۔

پاکستان کی آب و ہوا

شکل 6.5 کے نقشے میں ہم دیکھ سکتے ہیں کہ پاکستان خطِ سرطان کے شمال میں واقع ہے۔ اِس لیے اِس کی آب وہوا
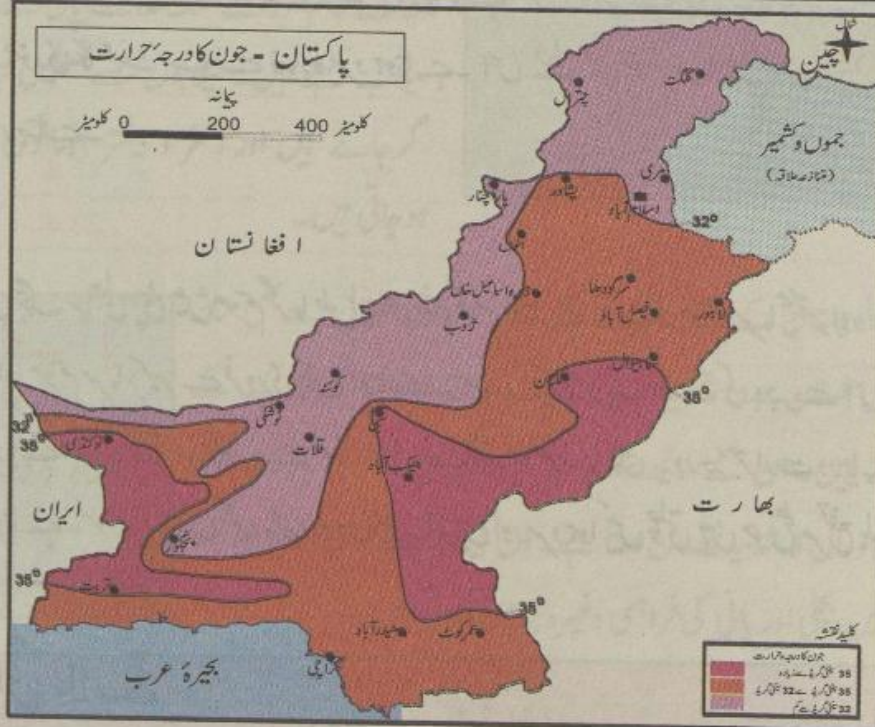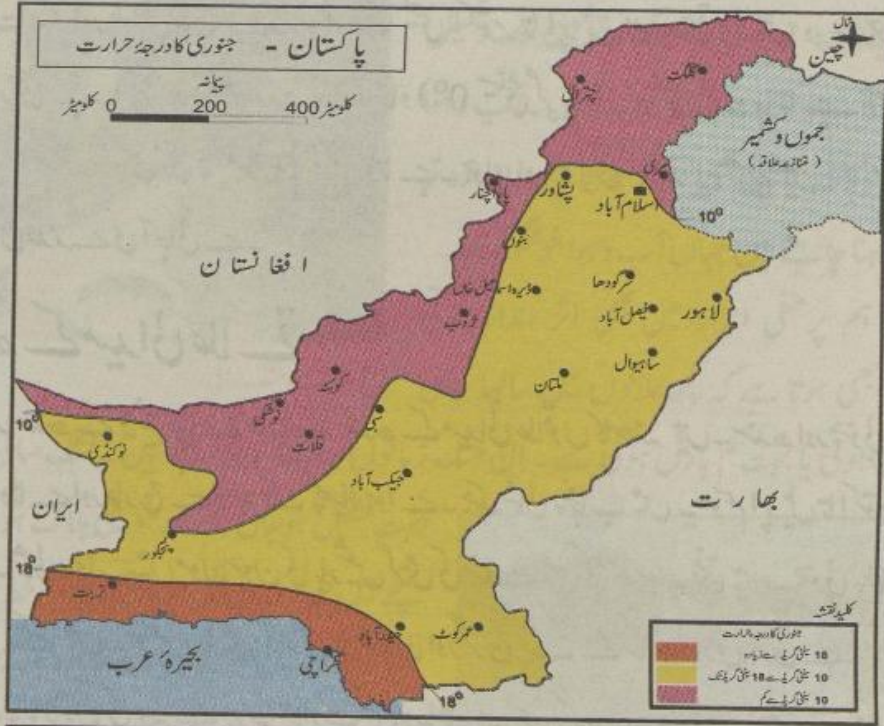
شکل 6.5 پاکستان کا نقشہ جس میں مختلف مقامات کے درجہ حرارت دکھائے گئے ہیں

معتدل ہونی چاہیے۔ تاہم پانچویں باب میں ہم پاکستان کے مختلف قدرتی خطوں کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ ان کی زمینی بناوٹ اور خدوخال کی وجہ سے اِن میں سے ہر علاقے کی آب وہوا مختلف ہے۔

پہاڑی علاقے

پاکستان کے شمال، شمال مغربی اور شمال مشرقی پہاڑی علاقے سطحِ سمندر سے بہت بلند ہیں۔ اِس بلند ارتفاع کی وجہ سے وہاں موسم سرما بہت سرد اور طویل ہوتا ہے۔ موسمِ سرما یعنی اکتوبر تا اپریل اِن علاقوں میں درجۂ حرارت 10° سینٹی گریڈ سے 0° سینٹی گریڈ رہتی ہے۔ اکثر درجۂ حرارت نقطۂ انجماد (0° سینٹی گریڈ) سے بھی کم ہوجاتا ہے۔ اس کی وجہ سے وہاں پر برفباری ہوتی ہے۔ موسم گرما یعنی مئی تا ستمبر نسبتاً گرم ہوتا ہے۔ جون اور جولائی گرم ترین مہینے ہیں۔ تاہم مون سون کی بارشوں کے نتیجے میں گرمی میں قدرے کمی آجاتی ہے۔

دریائے سندھ کے میدانی علاقے

پنجاب اور سندھ کے بیشتر علاقے دریائے سندھ کے میدانی علاقوں کا حصّہ ہیں۔ سندھ اور جنوبی پنجاب میں موسمِ گرما بہت طویل اور گرم ہوتا ہے اور مارچ سے نومبر تک پھیلا ہوا ہے۔ جبکہ شمالی پنجاب میں یہ موسم اپریل تا اکتوبر تک ہوتا ہے۔ جون گرم ترین مہینہ ہے۔ شمالی پنجاب میں مون سون کی بارشیں گرمی کی شدت میں کمی کا سبب بنتی ہیں۔ جنوبی پنجاب اور سندھ میں گرم ہوا چلتی ہے جسے 'لُو' کہتے ہیں۔ موسم گرما میں آندھی یا طوفان اور گرج چمک کے ساتھ بارش ہوتی ہے۔ کچھ دیر کے لیے دھواں دھار بارش ہوتی ہے۔ بارشوں کی وجہ سے درجۂ حرارت کم ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے گرمی سے قدرے سکون ملتا ہے۔ موسم سرما بہت ہلکا ہوتا ہے۔ جنوری کا مہینہ سب سے زیادہ سرد ہوتا ہے۔ اِس خطے میں موسم سرما میں درجۂ حرارت 10° سینٹی گریڈ تا 21° سینٹی گریڈ تک رہتا ہے۔

ساحلی علاقہ

پاکستان کی تنگ ساحلی پٹی میں موسم گرما طویل اور نیم گرم ہوتا ہے جب کہ موسمِ سرما مختصر اور ہلکا ہوتا ہے۔ موسم گرما مارچ سے نومبر تک اور موسم سرما دسمبر سے فروری تک ہوتا ہے۔ سمندر کے نزدیک ہونے کی وجہ سے اِس علاقے میں موسم گرما میں درجۂ حرارت دریائے سندھ کے میدانوں سے کم تر ہوتا ہے۔ جبکہ موسم سرما میں یہ درجۂ حرارت دریائے سندھ کے میدانوں سے قدرے زیادہ ہوتا ہے۔ موسم سرما میں بھی کچھ سرد دن ہوتے ہیں اور سرد ہوائیں چلتی ہیں جو سطح مرتفع بلوچستان سے جنوب کی جانب چلتی ہیں۔

ریگستانی یا صحرائی علاقے

ریگستانی یا صحرائی علاقوں میں موسم گرما اِنتہائی گرم اور خشک ہوتا ہے۔ پورے موسم گرما میں گرم اور خشک ہوائیں چلتی رہتی ہیں۔ سردی کا موسم نسبتاً ہلکا ہوتا ہے۔

آب و ہوا ہمیں کس طرح متاثر کرتی ہے!

شکل 6.6، خشک سالی

آب و ہوا ہماری زندگی پر کئی طرح سے اثر انداز ہوتی ہے۔ جو لباس ہم پہنتے ہیں، جو خوراک ہم کھاتے ہیں اور جو کھیل ہم کھیلتے ہیں وہ سب آب و ہوا سے متاثر ہوتے ہیں۔ آب و ہوا کی وجہ سے ہماری رہائش گاہیں بھی متاثر ہوئی ہیں۔ زیادہ تر لوگ ان جگہوں پر رہنا چاہتے ہیں جہاں آب و ہوا خوشگوار ہو۔

آب وہوا ہم پر منفی انداز میں بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ کبھی کبھار ایسا بھی ہوتا ہے کہ کچھ علاقوں میں سالہا سال تک کوئی بارش نہیں ہوتی یا بہت کم بارش ہوتی ہے۔ اِن خشک زمانوں کو خشک سالی کہتے ہیں۔ خشک سالی کے دوران کاشتکاری بہت مشکل ہو جاتی ہے اور مویشی ہلاک ہونے لگتے ہیں جس کے نتیجے میں خوراک کی کمی ہو جاتی ہے اور قحط پڑ جاتا ہے۔ کبھی کبھار کچھ علاقوں میں ضرورت سے زیادہ بارشیں ہو جاتی ہیں جس کی وجہ سے عام طور سے خشک علاقے پانی سے بھر جاتے ہیں۔ اس کو سیلاب کہتے ہیں۔ سیلابوں سے فصلیں تباہ ہو جاتی ہیں، مکان گر جاتے ہیں اور اکثر و بیشتر اِنسانوں کی اموات بھی واقع ہو جاتی ہیں۔

شکل 6.7، سیلاب

سندھ اور بلوچستان کے ساحلی علاقے کبھی کبھار سمندری طوفان سے بھی متاثر ہوتے ہیں۔ سمندری طوفان بہت شدید ہوتے ہیں اور یہ خط استواء کے نزدیک کے سمندروں میں اٹھتے ہیں۔ ان کے ساتھ شدید ہوائیں چلتی ہیں اور تیز بارشیں ہوتی ہیں۔ اِن سے جان و مال کا شدید نقصان ہوتا ہے۔ اِن کی وجہ سے عوامی سہولیات مثلاً سڑکیں، ریلوے لائنیں، بجلی اور پانی کی فراہمی وغیرہ برباد ہو جاتی ہیں۔

کیا آپ کو معلوم ہے؟

امریکہ کے اطراف میں سمندری طوفان کو ''ہری کین'' کہا جاتا ہے جبکہ جنوبی بحیرۂ چین کے نزدیک سمندری طوفان کو ''ٹائفون'' کہتے ہیں۔

سرگرمی: معلوم کریں کہ شمالی علاقہ جات میں لوگ کیا کھاتے ہیں، کیا پہنتے ہیں اور کون سی تفریحی سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں۔ آپ اپنا موازنہ ان کے کھانے پینے، لباس اور تفریحی سرگرمیوں سے موازنہ کیجئے۔

مشق

الف۔ درجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

1۔ آب وہوا کی تعریف کیجیے۔

2۔ آب وہوا کے ہم پر منفی اور مثبت اثرات کیا ہیں؟

3۔ دریائے سندھ کے میدانی علاقوں کی آب وہوا بیان کیجیے۔

4۔ ٹیبل کو دیکھیے اور درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

	کراچی		جیکب آباد	
	بارش (ملی میٹر)	درجۂ حرارت	بارش (ملی میٹر)	درجۂ حرارت
جنوری	7.6	17.7	7.1	14.7
فروری	12.7	20.1	8.6	18.3
مارچ	4.6	24.5	7.6	23.9
اپریل	2.3	28.2	2.3	29.9
مئی	1.3	30.5	3.6	35.0
جون	8.9	31.4	6.1	36.8
جولائی	101.1	30.0	26.9	35.3
اگست	47.5	28.6	21.8	36.6
ستمبر	23.4	26.6	0.8	32.3
اکتوبر	3.3	28.6	0.3	28.1
نومبر	3.0	23.9	0.5	22.0
دسمبر	5.6	19.5	2.8	16.6

(i) جیکب آباد میں گرم ترین مہینہ ---- ہے۔

(ii) جیکب آباد میں سب سے زیادہ بارش کے مہینے ---- اور --- ہیں۔

(iii) جیکب آباد میں سب سے کم درجۂ حرارت ----- کے مہینے میں ہوتا ہے۔

(iv) کراچی میں سب سے زیادہ بارش ------ میں ہوتی ہے۔

(v) کراچی میں گرم ترین مہینہ ----- ہے۔

(vi) کراچی کا سالانہ اوسط درجۂ حرارت ----- ہے۔

(vii) جیکب آباد میں سالانہ مجموعی بارش ---- ہوتی ہے۔

ب۔ عملی کام۔

1۔ پاکستان کا نقشہ بنایئے اور مختلف رنگ اِستعمال کرتے ہوئے مختلف آب و ہوائی خطوں کی نشاندہی کیجیے۔

2۔ دنیا کے نقشے پر خطوں کے نام لکھئے اور استوائی، معتدل اور قطبی آب و ہوا کی اقسام کی نشاندہی کیجئے۔

خطہ	خطے کا نام	آب و ہوا کی قسم
A		
B		
C		
D		
E		
F		

ج۔ اضافی سرگرمی۔

ا۔ پاکستان کے مختلف آب و ہوائی خطوں کے کسی ایک شہر کی آب و ہوا دریافت کیجئے۔
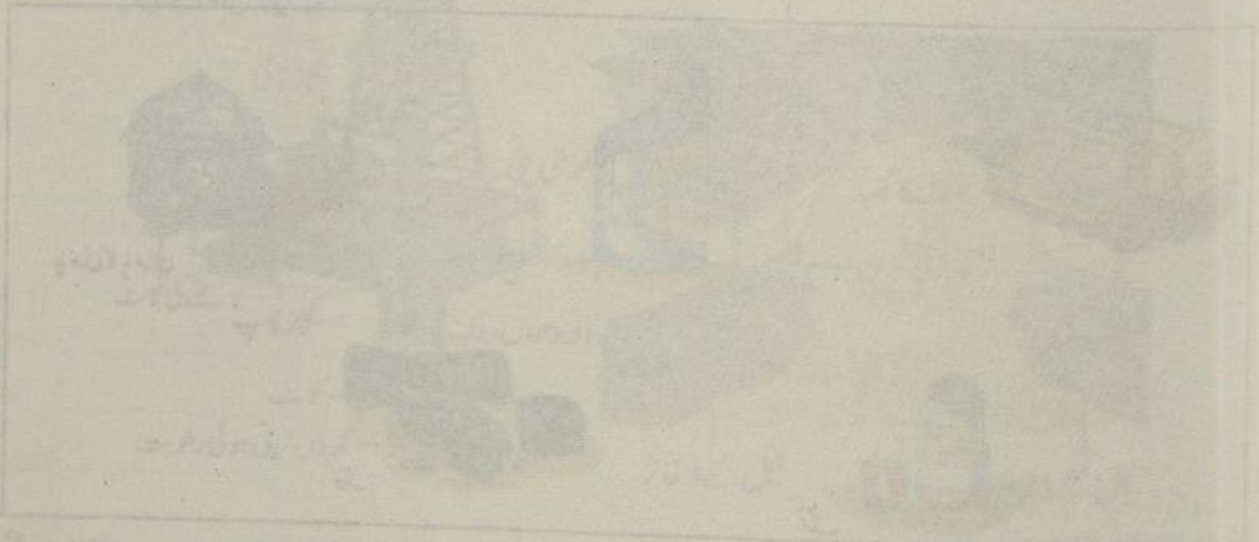
معدنی اور توانائی کے وسائل

اِس باب میں ہم مندرجہ ذیل کے بارے میں پڑھیں گے:

- معدنیات کیا ہیں؟
- کان کنی کے طریقے
- پاکستان کے معدنی وسائل اور ان کا استعمال
- توانائی کے وسائل

معدنی وسائل

وہ وسائل جو قدرتی طور پر ہمیں زمین سے ملتے ہیں، اُنھیں معدنی وسائل کہا جاتا ہے۔ قدرت نے ہمیں بے شمار معدنی وسائل سے نوازا ہے۔ اِستعمال کی اکثر اشیاء معدنیات سے تیار کی جاتی ہیں۔ ذیل کی تصویر میں جو معدنیات نظر آرہی ہیں اُن کے نام بتائیے۔ ان سے کون سی اشیاء بنتی ہیں۔

اِن معدنیات کو اِستعمال کرنے کے لیے اُنھیں زمین سے نکالا جاتا ہے۔ زمین سے معدنیات نکالنے کے طریقے کو ''کان کنی'' کہا جاتا ہے۔
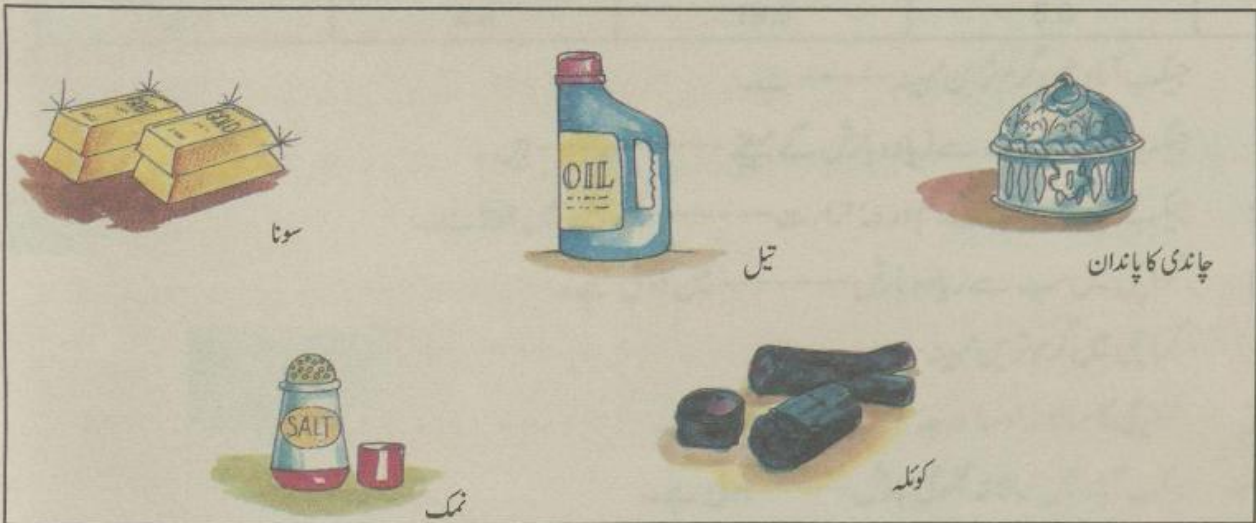
شکل 7.1 مختلف معدنیات

شکل 7.2، کھلے گڑھوں کی کان کنی

کچھ مقامات پر معدنیات سطحِ زمین سے صرف چند میٹر کی گہرائی میں ہی مل جاتی ہیں، جہاں اُن تک پہنچنا آسان ہوتا ہے۔ کان کن اِن معدنیات کو سادہ اوزاروں اور آلات کے ذریعے لیتے ہیں۔ (شکل 7.2 کو دیکھیے)

سرگرمی: اپنے ساتھی کے ساتھ کان کنی کے فوائد و مسائل کی فہرست بنائیے۔

دیگر مقامات پر معدنیات کے ذخائر سطحِ زمین سے کئی سو میٹر کی گہرائی میں پائے جاتے ہیں۔ اِن معدنیات کو زمین سے نکالنے کے لیے ماہر تیکنک کار اور قیمتی آلات درکار ہوتے ہیں۔ (شکل 7.3 کو دیکھیے)
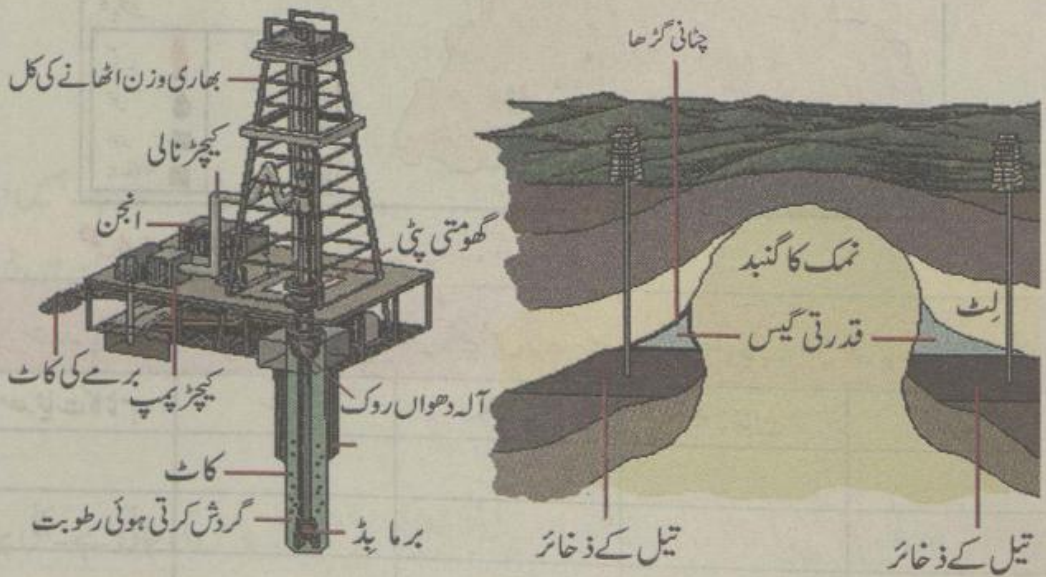
شکل 7.3 تیل کی رگ اور نکاسی تیل

پاکستان کے معدنی وسائل اور اُن کا استعمال

قدرت نے پاکستان کو بے شمار معدنی وسائل عطا کیے ہیں۔ جپسم، کرومائیٹ اور چونے کا پتھر سیمنٹ، اسٹین لیس اسٹیل اور بلیچنگ پاؤڈر کی تیاری میں اِستعمال ہوتے ہیں۔ ہم معدنی نمک کھانا پکانے اور مختلف رنگوں اور روغنوں (پینٹس) کی تیاری میں اِستعمال کرتے ہیں۔

تیل، گیس اور کوئلہ توانائی کے اہم ذرائع اور وسائل ہیں۔ ہم اِن کو گھروں اور کارخانوں میں روشنی اور حرارت حاصل کرنے اور مشینوں کو چلانے کے لیے اِستعمال کرتے ہیں۔

شکل 7.4 کو دیکھئے۔ اِس میں دکھایا گیا ہے کہ پاکستان میں کون کون سی معدنیات کہاں کہاں پائی جاتی ہیں۔
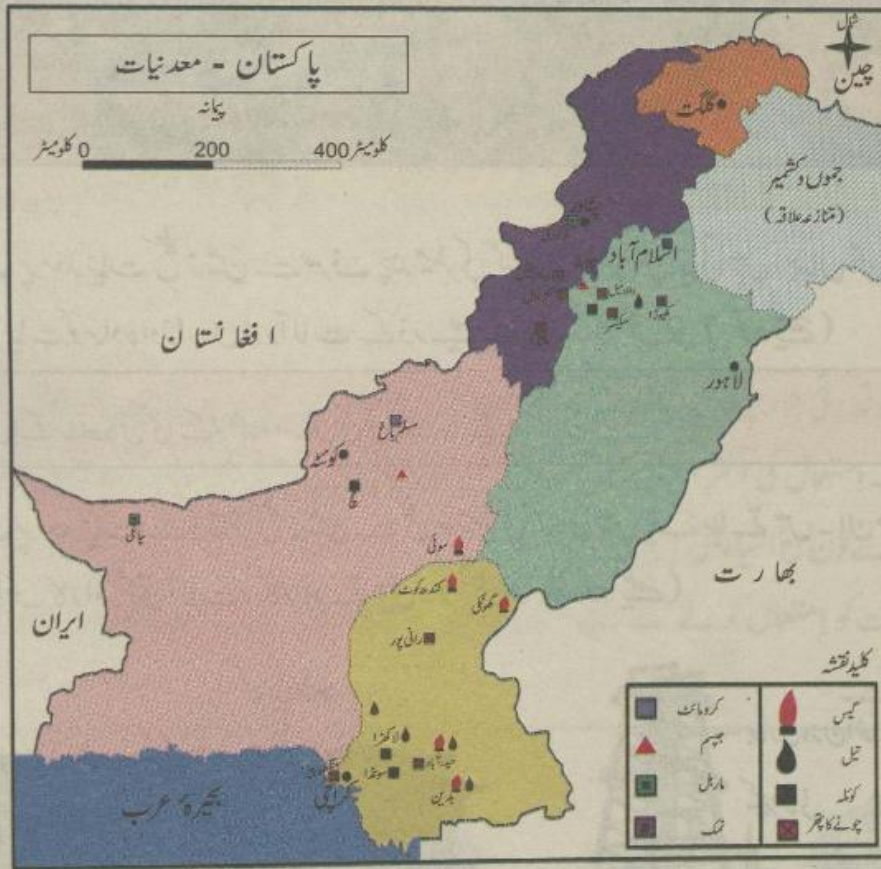
شکل 7.4 پاکستان کا نقشہ۔ مختلف صوبوں میں مختلف معدنی وسائل

سرگرمی: مندرجہ بالا نقشے کی مدد سے ذیل کے ٹیبل کو مکمل کیجیے جس سے ہر صوبے میں پائی جانے والی معدنیات ظاہر ہوں۔

معدنیات کا نام	سندھ	پنجاب	بلوچستان	سرحد

معدنی وسائل ہمارے ملک کی ترقی اور فروغ کے لیے بہت اہم ہیں۔ معدنیات کو صنعتوں میں خام مال کے طور پر اِستعمال کیا جاتا ہے، اِن سے توانائی پیدا کی جاتی ہے اور صنعتوں میں مشینیں چلائی جاتی ہیں۔ شکل 7.5 کو دیکھیے کہ پاکستان میں پائی جانے والی کچھ معدنیات کس طرح اِستعمال ہو رہی ہیں۔

پاکستان کے معدنی وسائل	اِستعمال
نمک	کھانا پکانے میں اِستعمال ہوتا ہے۔ مختلف اقسام کا سوڈا تیار کیا جاتا ہے جو بہت سی صنعتوں میں استعمال ہوتا ہے۔
چونے کا پتھر	سیمنٹ، بلیچنگ، شیشہ، صابن، کاغذ اور پینٹس کی تیاری میں اِستعمال ہوتا ہے۔
سنگ مرمر	عمارتوں، فرش کے ٹائلز کی تیاری اور آرائشی اشیاء کی تیاری میں اِستعمال ہوتا ہے۔
جپسم	رنگ، مصنوعی کھاد، سیمنٹ اور پلاسٹر آف پیرس کی تیاری میں اِستعمال ہوتا ہے۔
کوئلہ	توانائی پیدا کرنے کے لیے اِستعمال ہوتا ہے۔
معدنی تیل یا پیٹرولیم	توانائی پیدا کرنے اور گاڑیوں کے ایندھن کے طور پر اِستعمال ہوتا ہے۔
قدرتی گیس	توانائی پیدا کرنے کھانا پکانے کے لیے اور گاڑیوں میں بطور ایندھن اِستعمال کی جاتی ہے۔

شکل 7.5 ٹیبل، پاکستان میں معدنی وسائل کا استعمال

توانائی کے وسائل

ابھی ہم نے پڑھا ہے کہ تیل، گیس اور کوئلے کو توانائی پیدا کرنے کے لیے اِستعمال کیا جاتا ہے۔ ہمیں اپنے گھروں کو روشن رکھنے، مشینوں کو چلانے اور گاڑیوں کو رواں رکھنے کے لیے توانائی کی ضرورت ہے۔ مختلف ذرائع ایسے ہیں جن کے ذریعے توانائی حاصل کی جاتی ہے۔

حرارتی توانائی (تھرمل پاور)

حرارتی توانائی کوئلہ، معدنی تیل (پیٹرولیم) یا قدرتی گیس جلا کر حرارتی توانائی حاصل کی جاتی ہے۔ بجلی پیدا کرنے کے لیے ملک میں جگہ جگہ بڑے بڑے حرارتی بجلی گھر (تھرمل پاور اسٹیشن) بنائے گئے ہیں۔

سرگرمی:

اگر ہم آج کی رفتار اور شرح سے خرچ کر رہے ہیں۔

ذیل کے بار گراف میں دکھایا گیا ہے کہ تیل گیس اور کوئلہ کے ذخائر کتنے عرصہ تک باقی رہیں گے۔ بار گراف کو غور سے دیکھیے۔ اور سوالات کے جوابات دیجیے۔

1۔ کون سا معدنی وسیلہ سب سے زیادہ طویل عرصے تک باقی رہے گا؟

2۔ کون سا معدنی وسیلہ سے پہلے ختم ہوجائے گا؟

3۔ قدرتی گیس کے ذخائر کس سن میں ختم ہوں گے؟
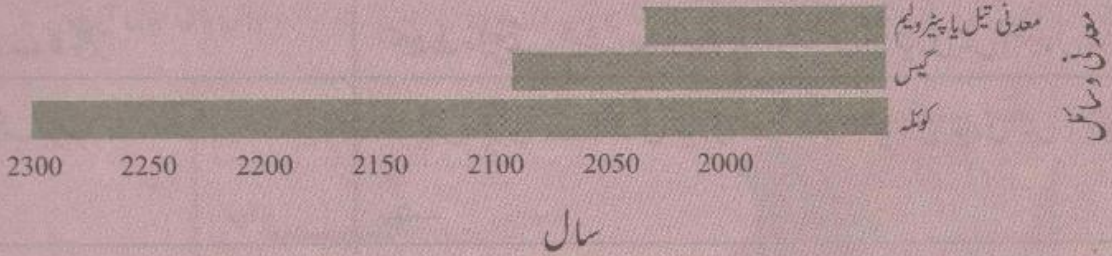
چوں کہ تیل (پیٹرول) گیس اور کوئلے کے ذخائر جلد ہی ختم ہوجائیں گے۔ اِس لیے ہم نے توانائی کے حصول کے متبادل ذرائع ڈھونڈنے شروع کردیے ہیں۔

آبی برقی طاقت (ہائیڈرو الیکٹرک پاور)

آبی برقی طاقت پانی سے حاصل کی جاتی ہے لیکن کس طرح؟ آیئے ہم معلوم کرتے ہیں کہ پانی کو اِستعمال کرکے بجلی
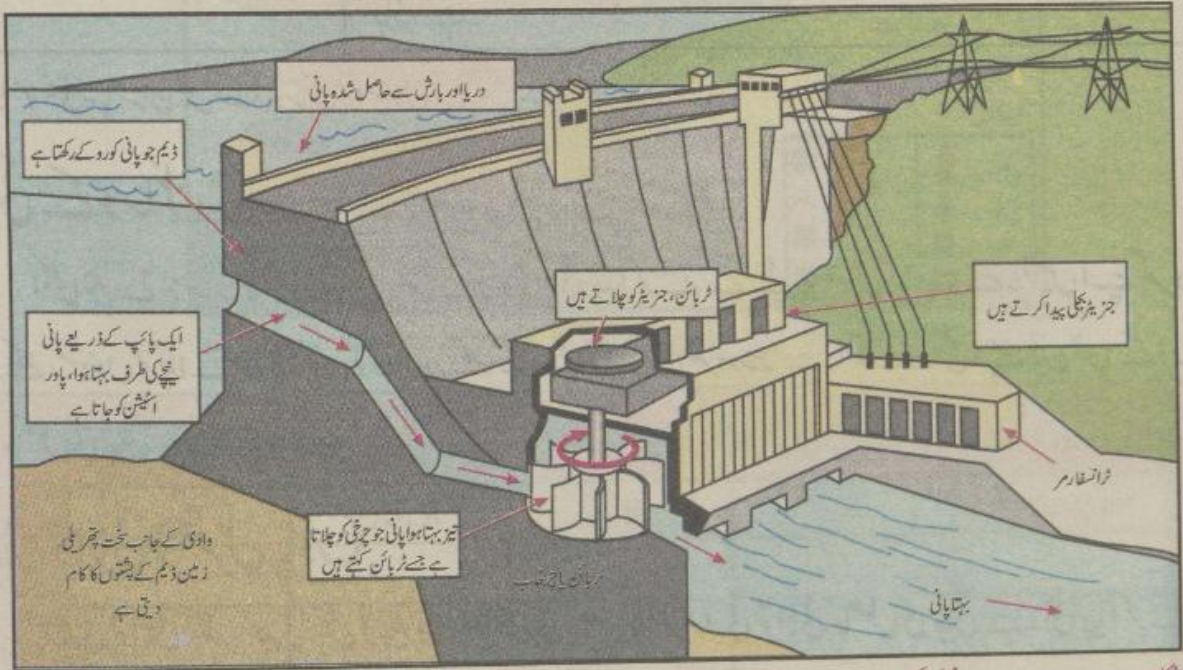
شکل 7.6 تربیلا بند میں پانی کی گزرگاہ

کس طرح پیدا کی جاتی ہے؟
پانی کو جمع کرنے کے لیے دریاؤں پر بند (ڈیم) بنائے جاتے ہیں۔ پھر پانی کو بہت بلندی سے نیچے گرایا جاتا ہے، جو بڑی تیزی اور قوت سے ان چرخابوں (ٹربائن) کو گھما کر بجلی پیدا کرتا ہے۔ پاکستان میں بڑے بڑے آبی برقی طاقت کے منصوبے منگلا (پنجاب) اور تربیلا اور وارسک (صوبہ سرحد) میں واقع ہیں۔ پاکستان کی نصف سے زائد بجلی پانی سے پیدا کی جاتی ہے۔

بجلی کی غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ شہری پریشان

عزیز آباد گلستان جوہر ناظم آباد کراچی اور فیڈرل بی ایریا میں بجلی کا بریک ڈاؤن معمول بن گیا

کے ای ایس سی کا عملہ صارفین کی شکایات پر توجہ نہیں دیتا، امتحانات کی تیاری متاثر

کراچی (قومی اخبار نیوز) گرمیوں کی آمد کے ساتھ ہی شہر میں غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ کا سلسلہ شروع ہوگیا جس نے اہلیان کراچی کو زبردست مشکلات سے دو چار کر دیا ہے شہر میں بجلی کی غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ نے شہریوں کی زندگی اجیرن کر دی جن سے گلستان جوہر
باقی صفحہ آخر کالم نمبر 6 پر

شکل 7.7 بجلی کی قلت کا اخباری تراشہ

جوہری (ایٹمی) توانائی

کیا آپ جانتے ہیں کہ ایٹم یا جوہر کیا ہوتے ہیں؟ ایٹم مادے کے اِنتہائی چھوٹے اجزاء ہیں جو باہم جڑ کر دنیا کی ہر شے بناتے ہیں۔ جب ایٹم باہم جڑتے ہیں یا مزید تقسیم ہوتے ہیں تو اِس عمل میں حرارت خارج ہوتی ہے۔ کسی بھی ایٹمی بجلی گھر میں اِس حرارت کو اِستعمال کر کے بجلی پیدا کی جاتی ہے۔ پاکستان میں ایٹمی بجلی گھر کراچی اور چشمہ کے مقام پر تعمیر کیے گئے ہیں۔

شمسی توانائی

سورج، شمسی توانائی کا ایک قدرتی وسیلہ ہے۔ وہ توانائی جو سورج سے حاصل ہوتی ہے شمسی توانائی کہلاتی ہے۔ ہم شمسی توانائی کو براہِ راست بھی اِستعمال کرتے ہیں یا اسے توانائی کی دیگر شکلوں مثلاً بجلی وغیرہ میں بھی تبدیل کر سکتے ہیں۔

شکل 7.8 شمسی خانہ جو سورج کی توانائی کو بجلی میں تبدیل کرتی ہے

سرگرمی:

بعض قدرتی وسائل ایک بار استعمال کے قابل ہوتے ہیں اور انہیں دوبارہ استعمال کے قابل نہیں بنایا جا سکتا۔ اور بعض قدرتی وسائل بار بار استعمال کے قابل بنائے جا سکتے ہیں۔ دونوں قسم کے تین تین ذرائع بتائیے۔

مشق

الف۔ درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

1۔ پاکستان کے معدنی وسائل میں سے کسی تین کے نام اور اِستعمال بتائیے۔

2۔ معدنی وسائل کسی ملک کے لیے کس طرح مفید ثابت ہوتے ہیں، فہرست بنائیے؟

3۔ صفحہ 56 پر دیئے گئے بارگراف کی رو سے پیٹرولیم کے ذخائر 2040ء تک ختم ہوجانے کی پیشن گوئی کی گئی ہے۔سوچیے کہ پیٹرولیم کے بغیر ہماری زندگیوں پر کیا اثرات مرتب ہوں گے۔

بطور شہری سوچیے کہ آپ گیس اور پیٹرول کو بچانے کے لیے کیا کرسکتے ہیں اُن متبادل اشیاء کا تصور کیجیے جن کو ان کی جگہ اِستعمال کیا جاسکتا ہے۔

ب۔ عملی کام۔

1۔ اپنے پاس ریکارڈ رکھیے کہ آپ ایک ہفتے میں کس قدر معدنی وسائل خرچ کرتے ہیں۔مثلاً آپ اپنی والدہ سے پوچھیں کہ وہ کھانا پکانے میں کتنی گیس یا مٹی کا تیل خرچ کرتی ہیں۔اِس کو بارگراف کی صورت میں اپنے گھر والوں کے سامنے پیش کیجیے اور اُن سے اِن طریقوں پر گفتگو کیجیے جن کے ذریعے آپ اِن وسائل کی بچت اور حفاظت کرسکتے ہیں۔

ج۔ اضافی سرگرمی۔

1۔ اگر ممکن ہوسکے تو اُس جگہ جائیے جہاں معدنیات نکالی جاتی ہیں۔ذیل میں چند مقامات کے نام دیے گئے ہیں جہاں آپ جاسکتے ہیں۔

- حیدرآباد، بدین۔ تیل کے کنویں۔
- سکھر، گھوٹکی۔ تیل کے کنویں۔
- کراچی۔ تیل صاف کرنے کے کارخانے اور ماڑی پور میں نمک کی تبخیر۔
- تھر۔ تھرپارکر میں نمک کی جھیلوں سے نمک کی تبخیر۔

2۔ ایک عدد باریک خشک کاغذ زمین پر اس طرح بچھائیں کہ اڑنے نہ پائے۔پھر شیشے کا ایک لینس اس کے سامنے اس طرح کریں کہ سورج کی شعاعیں اس میں سے گزر کر اس کاغذ پر چند منٹ تک پڑتی رہیں۔آپ نتیجہ کا بغور مطالعہ کریں۔پھر سورج کی توانائی کے بارے میں اپنی رائے لکھیں۔

صنعتیں

اِس باب میں ہم مندرجہ ذیل کے بارے میں پڑھیں گے۔
- صنعت بطور صنعتی اشیاء کی تیاری
- پاکستان کی اہم صنعتیں
- بڑے اور چھوٹے پیمانے کی صنعتیں
- گھریلو صنعتیں
- ماحول پر صنعتوں کے اثرات

چوتھی جماعت میں ہم کاشتکاری اور زراعت کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ ہم نے پڑھا تھا کہ کس طرح ایک کسان کھیتوں میں ہل چلا کر زمین کو تیار کرتا ہے، بیج بوتا ہے اور فصلوں کی آبپاشی کرتا ہے۔ اِن میں سے چند فصلیں بطور غذا استعمال

کپاس کی چنائی
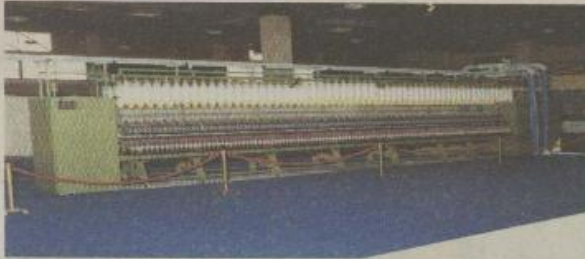
کپاس سے دھاگہ بننے کا عمل
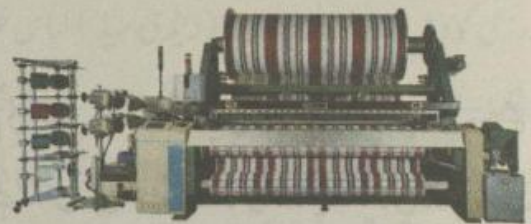
دھاگے سے کپڑا بننے کا عمل

تیار شدہ کپڑا

شکل 8.1 کپاس سے کپڑا بننے کے چند مراحل

ہوتی ہیں۔ بقیہ فصلیں صنعتوں کو بھیج دی جاتی ہیں جہاں اِن سے بے شمار صنعتی اشیاء تیار کی جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر کپاس سے کپڑا تیار کیا جاتا ہے۔

پچھلے باب میں ہم نے معدنیات کے بارے میں پڑھا تھا۔ معدنیات کو زمین سے نکالا جاتا ہے۔ پھر اس کو صاف کرنے یا اُن سے دیگر اشیاء بنانے کے لیے اُنہیں کارخانوں میں بھیج دیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر جپسم اور چونے کا پتھر زمین سے نکالے جاتے ہیں۔ پھر اِن کو سیمنٹ تیار کرنے کے لیے کارخانوں میں بھیجا جاتا ہے۔ پھر سیمنٹ کو عمارتوں کی تعمیر میں اِستعمال کیا جاتا ہے۔

جپسم اور چونے کا پتھر

سیمنٹ کی فیکٹری

سیمنٹ کی بوریاں

گھر بننے میں سیمنٹ کا استعمال

شکل 8.2، جپسم اور چونے کے پتھر سے سیمنٹ بننے اور اس کا استعمال

سرگرمی:

کوئی معدنی یا زرعی پیداوار منتخب کیجیے۔ تصاویر کے ذریعے یہ بتائیے کہ ان اشیاء کو کارخانے میں تیار مال میں کس طرح تبدیل کیا جاتا ہے۔

پاکستان کی صنعتیں

پاکستان میں کئی صنعتیں موجود ہیں۔ اِس جماعت میں ہم پاکستان کی چند اہم صنعتوں کے بارے میں پڑھیں گے۔

کپڑے کی صنعتیں

پاکستان ایک بڑا صنعتی ملک ہے۔ سندھ اور پنجاب میں عمدہ قسم کی کپاس کاشت کی جاتی ہے۔ خام کپاس سے دھاگا بنایا جاتا ہے۔ اِس کے بعد دھاگے کو اِستعمال کر کے سوتی کپڑا تیار کیا جاتا ہے۔ اس میں سے کچھ مقامی طور پر اِستعمال ہو جاتا ہے اور کچھ کو دوسرے ممالک کو برآمد کر دیا جاتا ہے۔ سوتی کپڑے کی صنعت کے خاص مراکز کراچی، ملتان، فیصل آباد اور لاہور ہیں۔ اِن کے علاوہ سوتی کپڑے کے بہت سے چھوٹے موٹے کارخانے دوسرے مقامات پر بھی واقع ہیں۔

روئی (کپاس) کی طرح اُون کو بھی سب سے پہلے اونی دھاگے کی شکل میں تبدیل کیا جاتا ہے اور پھر اُس سے اونی

شکل 8.3 کپڑے کے کارخانے میں کپڑا بنتے ہوئے

کپڑے، کمبل اور شالیں تیار کی جاتی ہیں۔ صوبہ سرحد، پنجاب اور سندھ میں اونی کپڑے کے کئی کارخانے ہیں۔

ملبوسات کی صنعتیں

لوگوں میں یہ ایک عام رواج ہے کہ وہ اپنے کپڑے کسی درزی سے سلواتے ہیں۔ لیکن آج کل کچھ لوگوں کی زندگی اِس قدر مصروف ہوگئی ہے کہ اُنھیں اتنا وقت ہی نہیں ملتا کہ وہ پہلے کپڑا خریدیں پھر کوئی مناسب نمونہ پسند کریں اور پھر سلائی کے لیے اُسے درزی کو دیں۔ وہ سلے سلائے (ریڈی میڈ) لباس خریدنا چاہتے ہیں۔ ہمارے ملک میں ملبوسات کے بہت سے کارخانے قائم کیے گئے ہیں۔ وہ ایسے لباس تیار کرتے ہیں جو گاہکوں کی ضرورت کے مطابق مختلف ڈیزائنوں، معیار اور قیمتوں میں موجود ہوتا ہے۔ پاکستان میں ملبوسات کی مقبولیت میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ پاکستان کے ملبوسات معیاری اور سستے ہونے کی وجہ سے غیر ممالک میں بھی بہت زیادہ مقبول ہو رہے ہیں۔

شکل 8.4، ایک خاتون ملبوسات کے کارخانے میں کام کرتے ہوئے

سرگرمی:

ایک جائزے کے ذریعے یہ جاننے کی کوشش کریں کہ کون سے کپڑے درزی نے تیار کیے ہیں اور کون سے ریڈی میڈ کپڑے ہیں۔ معلوم کیجئے کہ ریڈی میڈ کپڑے کیوں خریدے گئے؟

شکر کے کارخانے

پاکستان میں گنا بہت کثیر مقدار میں کاشت کیا جاتا ہے۔ گنا شکر سازی کے کارخانوں کو فروخت کر دیا جاتا ہے، جہاں اِس سے شکر تیاری کی جاتی ہے۔ پاکستان میں لوگ اپنی چائے میں بہت زیادہ چینی (شکر) اِستعمال کرتے ہیں اور خاص خاص مواقع پر مٹھائیاں تیار کرنے میں بھی بہت زیادہ چینی اِستعمال کی جاتی ہے۔ پاکستان میں شکر سازی کا سب سے بڑا کارخانہ مردان میں ہے۔ یہ ایشیا میں شکر سازی کا سب سے بڑا کارخانہ ہے۔

سیمنٹ کی صنعت

پاکستان میں جپسم اور چونے کا پتھر کثیر مقدار میں پائے جاتے ہیں ان کو سیمنٹ کی تیاری میں اِستعمال کیا جاتا ہے۔ سیمنٹ عمارتوں اور شاہراہوں کی تعمیر میں اِستعمال کیا جاتا ہے۔ 1947ء میں پاکستان میں سیمنٹ کے صرف پانچ

شکل 8.5 معدنیات کی بنیاد پر قائم صنعتوں کا نقشہ

کارخانے تھے۔ آبادی میں اضافے کے ساتھ ہی سیمنٹ کی طلب اور ضرورت بھی بڑھ گئی ہے۔ سیمنٹ کی طلب کو پورا کرنے کے لیے اِن کارخانوں کی تعداد بڑھ گئی ہے۔ سیمنٹ کے کارخانے سندھ، پنجاب اور سرحد میں لگائے گئے ہیں۔

کیمیائی صنعتیں

بعض بنیادی کیمیائی اشیاء مثلاً گندھک کا تیزاب، سوڈا ایش اور کاسٹک سوڈا ہماری بہت سی صنعتوں میں اِستعمال کی جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر گندھک کا تیزاب صابن، کاغذ، کپڑا، اسٹیل اور مصنوعی کھاد کی صنعت میں اِستعمال ہوتا ہے۔ کیمیائی صنعتیں سندھ، پنجاب اور صوبہ سرحد میں واقع ہیں۔

فولاد کی صنعت

فولاد بہت سخت اور مضبوط شے ہے اور اِس کی عمر بہت طویل ہے۔ اِس کو بے شمار اشیاء کی تیاری میں اِستعمال کیا جاتا ہے۔ کیا آپ کسی ایسی چیز کا تصور کر سکتے ہیں جو فولاد سے بنی ہو؟ فولاد کو اوزاروں، موٹر گاڑیوں اور ہلکی (چھوٹی) اور بھاری (بڑی) مشینیں بنانے میں اِستعمال کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں فولاد (اسٹیل) کا صرف ایک کارخانہ کراچی میں پورٹ قاسم کے قریب لگایا گیا ہے۔ بھاری مشینیں سندھ، پنجاب اور صوبہ سرحد کے کارخانوں میں بنائی جاتی ہیں۔ پاکستان مشین ٹول فیکٹری کراچی میں واقع ہے۔

شکل 8.6 پاکستان اسٹیل مل

جرّاحی کے آلات

یہ ایک پرانی صنعت ہے۔ قیام پاکستان سے بھی پہلے آلاتِ جراحی سیالکوٹ (پنجاب) میں بنائے جاتے تھے۔ ہماری

آبادی میں اضافے کے ساتھ ساتھ اسپتالوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوگیا ہے، جس کی بناء پر جراحی کے آلات کی طلب میں بھی اضافہ ہوگیا ہے۔ جراحی کے آلات کی بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کرنے کے لیے اب پنجاب کے دوسرے شہروں مثلاً لاہور، وزیرآباد، گجرات اور گوجرانوالہ میں بھی جراحی کے آلات کے کارخانے قائم کیے گئے ہیں۔

کھیلوں کا سامان

سیالکوٹ اور اُس کے اطراف میں شہتوت کا درخت کثیر تعداد میں کاشت کیا جاتا ہے۔ اِس درخت کی لکڑی کو کھیلوں کا سامان بنانے میں اِستعمال کرتے ہیں۔ مثلاً کرکٹ کے بلے، ہاکیاں، ٹینس کے ریکٹ اور کیرم بورڈ وغیرہ اسی لکڑی سے بنائے جاتے ہیں۔ اِن کے علاوہ فٹ بال، بیس بال، والی بال اور کرکٹ کی گیندیں اور دیگر عام گیندیں بھی تیار کی جاتی ہیں۔ سیالکوٹ کے لوگ کھیلوں کا سامان بنانے میں خصوصی مہارت رکھتے ہیں۔ پاکستان میں کھیلوں کا جو سامان تیار کیا جاتا ہے وہ نہ صرف مقامی طور پر اِستعمال کیا جاتا ہے بلکہ بیرونی ممالک کو بھی برآمد کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں تیار کردہ کھیلوں کا سامان پوری دنیا میں مشہور ہے۔

سرگرمی:

''صنعتوں کے بغیر پاکستان ترقی نہیں کرسکتا'' اس موضوع کی حمایت یا مخالفت میں ایک تقریر تیار کیجیے اور اس موضوع پر اپنی جماعت میں مباحثہ کا اہتمام کیجیے۔

بڑے اور چھوٹے پیمانے کی صنعتیں اور گھریلو صنعتیں

جن صنعتوں کے بارے میں اوپر گفتگو ہوئی ہے وہ بڑے پیمانے کی صنعتیں کہلاتی ہیں۔ یہ صنعتیں بڑے پیمانے کی صنعتیں اس لیے کہلاتی ہیں کیوں کہ:

- کثیر وسائل کو اِستعمال کرتی ہیں۔
- بڑی اور جدید مشینوں کی ضرورت ہوتی ہے۔
- بڑی تعداد میں افراد ملازم رکھے جاتے ہیں۔
- صنعتی اشیاء یا تیار مال کثیر مقدار میں تیار کرتی ہیں۔

بڑے پیمانے کی اِن صنعتوں کے علاوہ پاکستان کے کچھ قصبوں اور شہروں میں چھوٹے پیمانے کی صنعتیں بھی لگائی گئی ہیں۔

چھوٹے پیمانے کی صنعت وہ ہے جس میں:

- بہت کم وسائل اِستعمال ہوتے ہیں۔

- چھوٹی مشینیں استعمال ہوتی ہیں۔
- کارکنان کی کم تعداد ملازم رکھی جاتی ہے۔
- صنعتی اشیاء یا تیار مال کم مقدار میں تیار کیا جاتا ہے۔

پاکستان میں بے شمار گھریلو صنعتیں ہیں۔ گھریلو صنعت ایک ایسی صنعت ہے جس میں مالک خود ہی کام کرتا ہے اور اُس کے اہل خانہ اُس کی مدد کرتے ہیں۔ کوئی اور شخص یا کارندہ ملازم نہیں رکھا جاتا ہے۔

ہماری روزمرہ کی زندگی میں استعمال ہونے والی بہت سے اہم اشیاء مثلاً جوتے، ظروف (مٹی کے برتن)، فرنیچر، قالین، چمڑے کے تھیلے اور میان اور غلاف وغیرہ گھریلو صنعتوں میں تیار کیے جاتے ہیں۔ پاکستان میں بہت سی گھریلو صنعتیں ہیں جن میں مرد اور خواتین دونوں کام کرتے ہیں۔ آج کل پاکستان میں بہت سی خواتین گھریلو صنعتیں قائم کرنے اور انہیں فروغ دینے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہیں۔

شکل 8.7، گھریلو صنعتیں

سرگرمی:

اپنی جماعت میں اندازہ لگانے کا کھیل کھیلئے۔ اپنے ہم جماعتوں کو کسی کارخانے کا سائز، اُس کے ملازمین کی تعداد، استعمال ہونے والی مشینوں کی اقسام اور صنعتی اشیاء کی ماہوار پیداوار بتائیے۔ اُن کو اندازہ لگانے دیجیے کہ آپ نے بڑے پیمانے یا چھوٹے پیمانے پر گھریلو صنعت کے بارے میں کیا سوچا ہے۔

بڑے پیمانے کی صنعتیں، چھوٹے پیمانے کی صنعتیں اور گھریلو صنعتیں اِس لیے اہم ہیں کیوں کہ۔
- ہمارے روزمرہ کے استعمال کی اشیاء مہیا کرتی ہیں
- لوگوں کو روزگار مہیا کرتی ہیں
- ملک کی معاشی ترقی کو فروغ دیتی ہیں

کئی تیار شدہ صنعتی اشیاء دوسرے ممالک کو فروخت کردی جاتی ہیں۔ جب ہم اپنی اشیاء کسی دوسرے ملک کو فروخت

کلاس میں پچاس فیصد طلبہ سے کہیں کہ موضوع کی موافقت اور باقی تعداد کو کہیں کہ موضوع کی مخالفت میں اپنے خیالات جمع کریں۔ کمرۂ جماعت میں مباحثہ کا اہتمام کریں۔ کچھ بچوں کو تیار کریں کہ موضوع کی موافقت اور کچھ موضوع کی مخالفت میں اپنے دلائل پیش کریں۔ آخر میں آپ مباحثے کو سمیٹیں۔

کرتے ہیں تو اُسے برآمد کہا جاتا ہے۔ جب ہم اپنا مال برآمد کرتے ہیں تو ہم دولت یا زر کماتے ہیں۔ اس رقم یا زر سے ہم دوسرے ممالک سے ضرورت کی اشیاء خرید سکتے ہیں یا درآمد کر سکتے ہیں۔ درآمد اور برآمد کرنے کا یہ عمل پاکستان میں تجارت کہلاتا ہے۔

سرگرمی:

پاکستان کی پانچ برآمدات اور پانچ درآمدات کو ٹیبل سے ظاہر کیجیے۔

پاکستان کی برآمدات	پاکستان کی درآمدات

ماحول پر صنعتوں کے اثرات

صنعتیں کسی ملک اور اُس کے عوام کی ترقی اور خوشحالی کے لیے از حد ضروری ہیں۔ تاہم کچھ صنعتیں ایسی بھی ہیں جو ماحول پر منفی یا نقصان دہ اثرات ڈال سکتی ہیں۔

- کارخانوں سے خارج ہونے والا دھواں آلودگی پیدا کرتا ہے۔ فضائی آلودگی سے سانس کے امراض اور پھیپھڑوں کا کینسر (سرطان) ہو سکتا ہے۔

شکل 8.8 آلودگی، صنعتی فضلہ

- صنعتوں سے خارج شدہ فاضل مواد کو خشکی یا پانی میں پھینک دیا جاتا ہے۔ اِس سے زمین تباہ و برباد ہو جاتی ہے اور پانی آلودہ ہو جاتا ہے جس سے آبی حیات کو خطرہ لاحق ہوتا ہے۔
- کچھ کارخانوں میں بہت زیادہ ٹھوک پیٹ اور دھاتوں کی کٹائی ہوتی ہے جس کے شور سے آواز کی آلودگی بڑھتی ہے۔

سرگرمی:
ایک ٹیبل بنائیے۔ اِس میں صنعتوں کا اندراج کیجیے۔ ماحول اور ہماری صحت پر یہ کس طرح اثر انداز ہوتی ہیں، لکھیے۔

مشق

الف۔ درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

1۔ پاکستان کی تین صنعتوں کے نام بتائیے۔ یہ بھی بتائیے کہ ہر ایک کیوں اہم ہے؟

2۔ گھریلو صنعتوں سے کیا مراد ہے؟ پاکستان کی پانچ گھریلو صنعتوں کے نام بتائیے۔

3۔ صنعتوں کے فوائد اور نقصانات کیا ہیں؟

4۔ تجارت کی اصطلاح کی تعریف کیجیے۔ یہ کیوں اہم ہے؟

ب۔ عملی کام۔

1۔ بڑے پیمانے پر پیداواری صنعتوں کے لیے ایسے قاعدے و قوانین کی ایک فہرست تیار کیجیے، جن پر عمل کر کے ماحول کی حفاظت کی جا سکتی ہے۔

2۔ وزیرِ صنعت کو ایک خط لکھیے اور صنعتوں کے متعلق اپنے اندیشوں کو بیان کرتے ہوئے ایسے قاعدے اور قانون تجویز کریں جن پر صنعتوں کو لازمی عمل کرنا چاہیے، وزیرِ موصوف کو کہیں کہ وہ اُن مجوزہ قوانین پر عمل کرائیں۔

ج۔ اضافی سرگرمی۔

1۔ کسی صنعت میں جائیے اور اُن طریقوں کا مشاہدہ کیجیے جن کے مطابق مصنوعات تیار کی جاتی ہیں۔ جب آپ اپنی جماعت میں واپس آئیں تو ان طریقوں کو اپنی نوٹ بک میں لکھیے۔

جب آپ کوئی کارخانہ دیکھ کر واپس آئیں تو طلبہ سے کہیں کہ مندرجہ ذیل باتوں پر بحث کریں: پیداوار بڑھانے کے ممکنہ طریقے، موجود فاضل جگہ کا بہتر استعمال اور اخراج شدہ ضائع مادہ کی مؤثر نکاسی۔

آبادی

اِس باب میں ہم اِن چیزوں کے بارے میں پڑھیں گے۔
- آبادی کی تقسیم
- آبادی کی کثافت
- آبادی کی کثافت پر اثرانداز ہونے والے عوامل
- زیادہ آبادی کی وجوہات اور اثرات

ہم چوتھی جماعت میں پڑھ چکے ہیں کہ کسی خاص مقام پر رہنے والے افراد کی تعداد کو آبادی کہا جاتا ہے۔ ہم یہ بھی پڑھ چکے ہیں کہ کسی جگہ کی آبادی معلوم کرنے کے لیے مردم شماری کی جاتی ہے۔ مردم شماری کے دوران کسی علاقے میں ہر شخص کو شمار کیا جاتا ہے اور اُس کے بارے میں دوسری معلومات مثلاً اُس شخص کی عمر اور پیشہ وغیرہ بھی جمع کی جاتی ہیں۔ پاکستان میں ہر دس سال میں ایک مرتبہ مردم شماری کی جاتی ہے۔

سرگرمی:

عمر، صنف، خواندگی اور پیشوں سمیت طلبہ کی سرگرمیوں کو ظاہر کرتا ہوا نقشہ تیار کیجیے۔

آبادی کی تقسیم

شکل 9.1 پر غور کیجیے۔ A اور B دونوں میں دس دس افراد ہیں۔ A میں پورے علاقے میں پھیلے ہوئے ہیں جب کہ B میں یہ بائیں جانب سمٹے ہوئے ہیں۔ کسی بھی علاقے میں افراد کا پھیلاؤ آبادی کی تقسیم کہلاتا ہے۔ یہ عموماً غیر یکساں ہوتا ہے اور وقت کے ساتھ تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ ذیل کے نقشے میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ لوگ پورے پاکستان میں بسے ہوئے ہیں۔

B

A

شکل 9.1: لوگوں کی تقسیم

سرگرمی: پاکستان کے نقشے پر غور کیجیے اور سندھ میں آبادی کی تقسیم بیان کیجیے۔
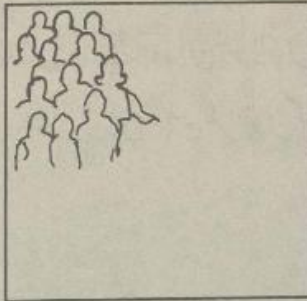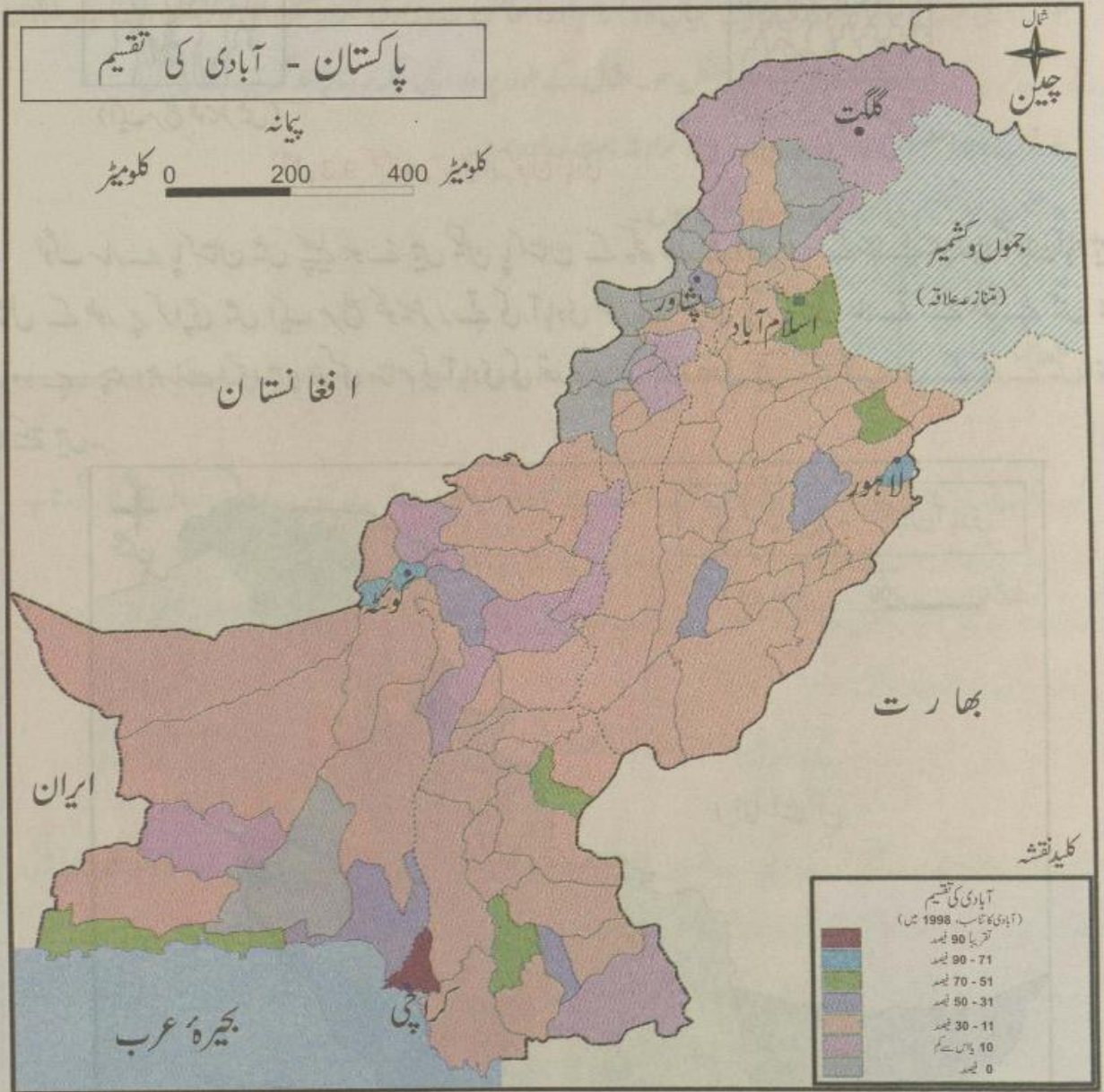
شکل 9.2 پاکستان کا نقشہ۔ آبادی کی تقسیم

آبادی کی کثافت

شکل 9.3 پر ایک نظر ڈالیں۔ A میں 10 افراد اور B میں 50 افراد ہیں۔ آبادی کی کثافت مختلف ہے۔ اگر ایک مربع کلومیٹر کے رقبے میں زیادہ افراد رہتے ہوں تو اِس جگہ کو گنجان آبادی والا علاقہ کہتے ہیں۔ لیکن اگر ایک مربع کلومیٹر میں چند ہی افراد رہتے ہوں تو اُس علاقے کو کم گنجان آبادی کا علاقہ کہتے ہیں۔ ’گنجان‘ اور ’کم گنجان‘ کے الفاظ آبادی کی کثافت کو ظاہر کرتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ ایک مربع کلومیٹر رقبے میں کتنے لوگ رہتے ہیں۔

B

(ایک مربع کلومیٹر میں)

A

(ایک مربع کلومیٹر میں)

شکل 9.3 کم گنجان آبادی اور گنجان آبادی

لوگ سارے پاکستان میں پھیلے ہوئے ہیں لیکن پاکستان کے کچھ علاقے دوسروں کے مقابلے میں زیادہ گنجان آباد ہیں۔ مثال کے طور پر کراچی میں ایک مربع کلومیٹر رقبے کی آبادی تھر کے صحرائی یا ریگستانی علاقے کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔ چند وجوہات ایسی ہیں جو کسی مقام کی آبادی کی تعداد پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ کیا آپ ان کے بارے میں اندازہ لگا سکتے ہیں۔

پاکستان - گنجان آبادی

پیمانہ

0 کلومیٹر 200 400 کلومیٹر

شمال

چین

گلگت

جموں و کشمیر

(متنازعہ علاقہ)

پشاور

اسلام آباد

افغانستان

لاہور

کوئٹہ

بھارت

ایران

کراچی

بحیرۂ عرب

کلید نقشہ

گنجان آبادی - 1998

لوگ ایک مربع کلومیٹر میں

1000 سے زیادہ

1000 - 600

600 - 401

400 - 201

200 - 101

100 - 51

50 - 11

10 سے کم

0 لوگ
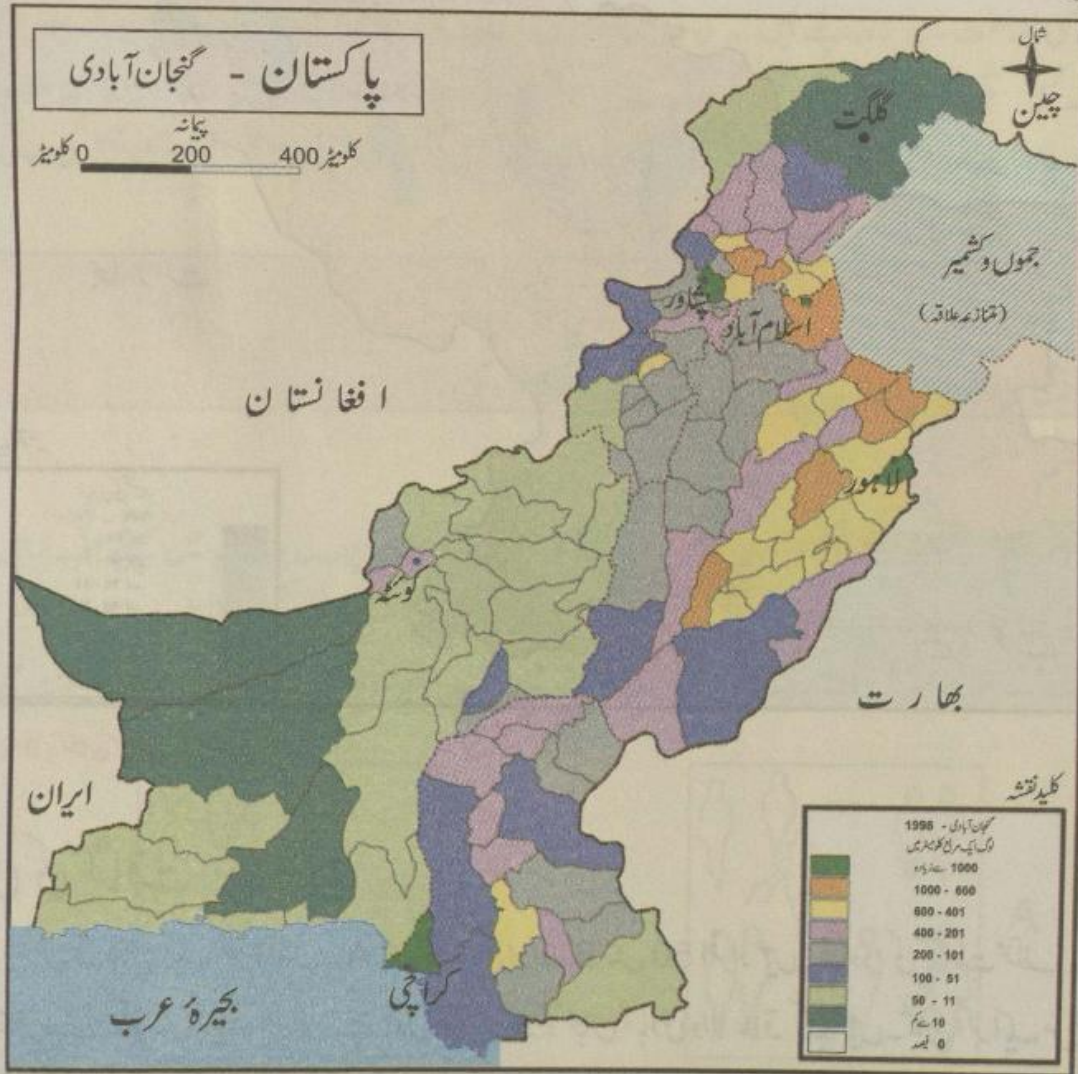
شکل 9.4 پاکستان کا نقشہ۔ گنجان آبادی

آبادی کی کثافت پر اثر انداز ہونے والے عوامل

لوگ ایسی جگہ پر رہنا پسند کرتے ہیں جہاں وہ آرام اور آسائش سے زندگی گذار سکیں اور اگر ممکن ہو تو ایسے علاقوں میں رہنے سے گریز کریں جہاں زندگی گزارنا مشکل ہو۔ مثال کے طور پر وہ ایسی جگہ رہنا پسند کریں گے جہاں:

- آب وہوا معقول ہو یعنی نہ بہت زیادہ گرم نہ بہت زیادہ سرد۔
- صحت اور تعلیم کی سہولیات بہت اچھی ہوں۔
- اُنہیں روزگار بھی آسانی سے مل سکے۔
- پانی بھی بہ آسانی دستیاب ہو۔

سرگرمی:

- ایک چھوٹے سے حصہ میں جب بہت سارے لوگ اکٹھے رہنے لگیں تو کیا ہوتا ہے؟ اپنے کمرۂ جماعت کی لمبائی اور چوڑائی ناپ لیں۔ ذیل کے فارمولے سے کمرہ کی اراضی نکالیں۔ لمبائی × چوڑائی = جملہ اراضی (مربع میٹروں میں)۔
- کمرۂ جماعت میں داخل بچوں کی تعداد معلوم کریں۔ اب آبادی کی کثافت معلوم کریں (ایک مربع میٹر میں کتنے افراد جمع ہیں) مندرجہ ذیل فارمولے پر عمل کریں:

$$\frac{\text{افراد کی تعداد}}{\text{جملہ اراضی}} = \text{آبادی کی کثافت فی مربع میٹر}$$

- آپ کے استاد ایک خط کھینچ کر جماعت کو دو حصوں میں تقسیم کریں گے۔ اب جماعت کے سب بچے کمرے کے آدھے حصے میں جمع ہو جائیں گے۔ معلوم کیجئے کہ آبادی کی نئی کثافت کیا ہے؟
- اپنے کلاس کے ساتھیوں کو محدود ماحول میں دیکھیں۔ اندازہ لگایئے کہ وہ باتیں کیسے کرتے ہیں، کیسے بیٹھے یا کھڑے ہیں، کیا کہتے ہیں اور جہاں وہ جمع ہیں وہ اراضی کیسے لگتی ہے؟
- ایک دفعہ پھر استاد ایک خالی لکیر کھینچ کر کمرۂ جماعت کو چار حصوں میں تقسیم کر دیتا ہے۔ آپ قدم نمبر 3 اور 4 کو دہرائیں۔
- جب آپ اپنے اندازے، تخمینے اور مشاہدات لکھ چکے ہوں تب کمرۂ جماعت کی اراضی کے چھوٹے ہونے پر بچوں کے رویے کے بارے میں تبصرے اور تاثرات کو معلوم کریں۔
- اس بات پر بحث کریں کہ جب کثافت بڑھتی ہے تو افراد کے رویوں میں تبدیلیاں کیوں اور کیسے رونما ہوتی ہیں۔

پاکستان کی آبادی

پاکستان کی آبادی بہت تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ 1947ء میں جب پاکستان وجود میں آیا تھا تو اِس کی آبادی

صرف 32.5 ملین تھی۔ 1998 کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی کل آبادی 132.352 ملین ہوگئی ہے۔

1947ء میں آبادی

1961ء میں آبادی
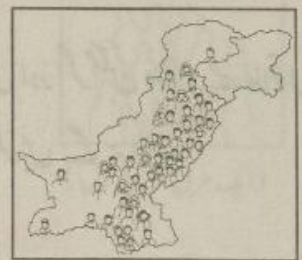
1981ء میں آبادی

1998ء میں آبادی

شکل 9.5، پاکستان کی آبادی کے کچھ نقشے

زیادہ آبادی کی وجوہات: نیچے دی گئیں تصاویر کو دیکھیے، ان سے زیادہ آبادی کے کچھ وجوہات ظاہر ہوتے ہیں۔ کیا آپ کے ذہن میں کچھ اور وجوہات ہیں؟

کم عمری کی شادی

بیٹوں کی پیدائش کو ترجیح دینا

بڑھاپے میں سہارا (معاشرتی تحفظ)

کم شرح خواندگی

شکل 9.6، زیادہ آبادی کی وجوہات

زیادہ آبادی سے پیدا ہونے والے مسائل: زیادہ آبادی بہت سارے مسائل کو جنم دیتی ہے۔ شکل 9.7 میں دکھائی گئی تصاویر کو دیکھئے جن سے زیادہ آبادی سے پیدا ہونے والے مسائل ظاہر ہوتے ہیں۔

پریشانی

بے روزگاری

ایندھن اور ٹرانسپورٹ کی زیادہ طلب

رہائش کی قلت

صحت کی سہولیات میں کمی

شکل 9.7، زیادہ آبادی سے پیدا ہونے والے مسائل

آبادی کی کثرت کا مسئلہ صرف اِسی طرح حل ہوسکتا ہے کہ لوگوں کو آبادی کے مسائل کے بارے میں تعلیم دی جائے اور چھوٹے خاندان رکھنے کی ترغیب دلائی جائے۔

سرگرمی:

اپنے خاندان کا درخت بنائیں جس کی شروعات اپنے دادا دادی سے کریں۔ آپ کے خاندان میں اضافہ کیسے ہوا؟

طلبہ کو یہ سمجھنے میں مدد فراہم کریں کہ بڑھتی ہوئی آبادی سے ملکی ذرائع پر کیا اثرات پڑتے ہیں۔ اس بات کا خیال رکھیں کہ چاول اور شوربے کا پیالہ تینوں گروپوں کے لیے ایک سائز کا ہونا چاہیے۔

مشق

الف۔ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

1۔ 1947ء میں پاکستان کی آبادی کتنی تھی؟

2۔ 1998ء میں پاکستان کی آبادی کتنی تھی؟

3۔ 1947ء اور 1998ء کے عرصے میں آبادی میں کتنا اضافہ ہوا؟

4۔ ذیل میں دیئے گئے الفاظ کو غور سے دیکھیے۔ بائیں جانب کے کالم میں تعریفیں پڑھیے۔ صحیح جواب کا اندازہ کیجیے پھر لفظ اور اُس کی تعریف کو ایک خط سے ملائیے۔

دیہی آبادی	کل آبادی کی فی صد آبادی جو شہروں میں رہتی ہے
آبادی	سالانہ فی ہزار زندہ پیدائش کی تعداد
شرح پیدائش	کسی ملک کے افراد کی کل تعداد
شرح اموات	کل آبادی کی فی صد آبادی جو دیہاتوں میں رہتی ہے
شہری آبادی	سالانہ فی ہزار اموات کی تعداد

آبادی کی کثافت

5۔ زیادہ آبادی کی کیا وجوہات ہیں؟ ہر وجہ کے لیے اُس سے نمٹنے کے لیے کوئی ایک طریقہ بیان کیجیے۔

ب۔ عملی کام۔

1۔ پاکستان کے نقشے پر مختلف سائز کی تیلیوں سے بڑے شہروں کی آبادی کی کثافت کو ظاہر کیجیے۔

ج۔ اضافی سرگرمی۔

1۔ کلاس میں جملہ بچوں کے $1/10$ کو سرخ، $3/10$ کو نیلی اور $6/10$ کو سبز پرچیاں دیں۔ ان سے کہیں کہ پرچیوں کے رنگ کے حساب سے آپس میں مل کر بیٹھیں۔ ہر میز پر چاول اور شوربے کا پیالہ رکھیں، ان سے کہیں کہ وہ مل کر کھائیں۔ اس بارے میں بات چیت کریں کہ کس کو کھانے کے لیے زیادہ ملا اور کیوں؟

2۔ حکومتی اداروں کی جانب سے چھوٹے خاندان رکھنے کے لیے عوام میں شعور اور آگہی پیدا کرنے کے یلے کیا کوششیں ہو رہی ہیں۔ اُن کے بارے میں دریافت کیجیے۔

پاکستان کے عوام کی ثقافت

اس باب میں ہم درج ذیل کے بارے میں پڑھیں گے۔

- ثقافت کیا ہے؟
- ثقافت پر اثر انداز ہونے والے عوامل
- پاکستان کے عوام کی طرزِ زندگی

ثقافت کیا ہے؟ ثقافت ایک خاص ماحول میں رہنے والے لوگوں کا طرزِ زندگی ہے۔ اِس میں یہ سب شامل ہیں۔

- لوگ کیسا لباس پہنتے ہیں
- کون سی غذائیں اِستعمال کرتے ہیں
- کون سی زبان بولتے ہیں
- لوگ اپنے خصوصی تہوار کیسے مناتے ہیں
- کیسی کتابیں لکھی جاتی ہیں
- اُن کے رسم و رواج اور روایات کیا ہیں
- اپنی عمارتیں کس طرح تعمیر کرتے ہیں
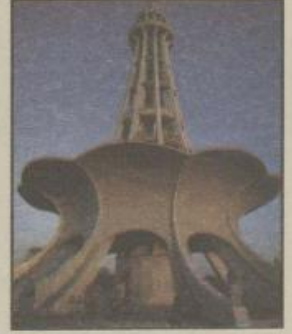
شکل 10.1 پاکستان کی ثقافت کے مختلف مناظر

ثقافت پر اثر انداز ہونے والے عوامل

لوگوں کی ثقافت پر کئی عوامل اثر انداز ہوتے ہیں۔ موجودہ کلاس میں ہم قدرتی ماحول، تاریخ اور مذہب کے بارے میں کچھ باتیں کریں گے۔

قدرتی ماحول

شکل 10.2، اسکیئنگ

کسی مقام کا قدرتی ماحول ہمارے طرزِ زندگی کو متاثر کرتا ہے کہ ہم کیسا لباس پہنتے ہیں۔ ہم کیا غذا کھاتے ہیں۔ ہم کیسے مکان تعمیر کرتے ہیں۔ ہم کیا کام کرتے ہیں (یعنی ہمارا پیشہ کیا ہے؟) اور ہم تفریح کے لیے کیا کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر پہاڑی علاقوں میں رہنے والے لوگ سردیوں کی وجہ سے گرم کپڑے پہنتے ہیں اور چھتوں اور چھجوں کے مکان بناتے ہیں اور جب کہ صحرائی علاقوں کے لوگ ہلکے لباس پہنتے ہیں اور اندرونِ خانہ کھیل کھیلتے ہیں۔

تاریخ

کسی بھی علاقے کے لوگوں کا ماضی کا طرز زندگی اُن کے حال کے طرز زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ہم وہ زبان بولتے ہیں جو ہمارے اجداد بولتے تھے۔ ہم تہواروں کو اُسی طرح مناتے ہیں جس طرح ماضی میں منائے جاتے تھے۔
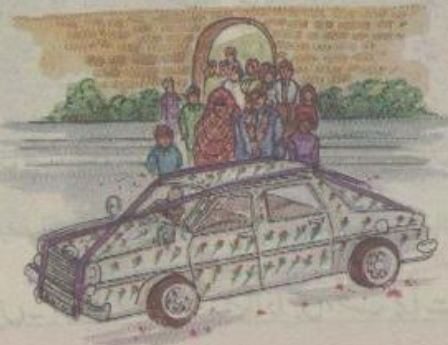
شکل 10.3، قدیم اور جدید شادی

شکل 10.4، باجماعت نماز کا منظر

مذہب

مذہب لوگوں کی زندگی کا ایک بہت اہم پہلو ہے جو مقررہ عقائد اور بندگی کے طریقے پر مبنی ہے۔ مذہب لوگوں کے عقائد، ان کے اطوار اور طرزِ زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر تقریباً سب مسلمان جمعہ کے روز نماز ادا کرنے مسجد

جاتے ہیں۔

سرگرمی:
اپنے بارے میں ایک ثقافتی نقشہ بنائیے۔ درمیان میں اپنی تصویر بنائیے یا چسپاں کیجیے۔ ان سوالات کے جوابات لکھیے۔ آپ اپنے گھر میں کون سی زبان بولتے ہیں؟ آپ کون سی غذا سب سے زیادہ پسند کرتے ہیں؟ آپ اور آپ کے خاندان کے افراد کون سا تہوار مناتے ہیں؟

پاکستان کے عوام کی طرزِ زندگی

پاکستان مختلف اور متضاد طبعی حالت کی سرزمین ہے۔ یہاں بلند پہاڑ اور پست میدان ہیں، یہاں سرسبز وادیاں اور خشک ریگستان موجود ہیں۔ یہاں کے لوگ مختلف زبانیں بولتے ہیں۔ اگرچہ کہ اکثریت مسلمانوں کی ہے تاہم عیسائی اور ہندو بھی یہاں رہتے ہیں۔ یہ عوامل پاکستان کے عوام کے طرزِ زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

شکل 10.5 قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہوئے

مذہب

1998ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی 96 فی صد آبادی مسلمان ہے۔ وہ مذہب اسلام کے پیروکار ہیں۔
بقیہ چار فی صد آبادی عیسائی، ہندو، پارسی اور بدھ مت کے ماننے والوں پر مشتمل ہے۔ چوں کہ عوام کی اکثریت مسلمان ہے اس لیے اسلامی عقائد و عبادات اور طور طریقوں نے یہاں کے عوام کے طرزِ زندگی کو متاثر کیا ہے۔ عام پاکستانی سادہ لباس پہنتے ہیں اور ان کی خواتین سر کو ڈھانپتی ہیں۔ دن میں پانچ مرتبہ اذان یعنی نماز کے لیے پکار سنائی دیتی ہے۔ روزوں کے مہینے رمضان میں ہوٹل اور ریسٹورنٹ احترامِ رمضان میں بند رہتے ہیں۔ پاکستان میں مسلمان عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے تہوار مناتے ہیں۔ اِن کے علاوہ عید میلادالنبی، شبِ براَت، شبِ قدر اور شبِ معراج بھی بڑے جوش و جذبے اور عقیدت و احترام سے مناتے ہیں۔ پاکستان کے عیسائی کرسمس اور ایسٹر کے تہوار مناتے ہیں۔ جب کہ ہندو دیوالی اور ہولی مناتے ہیں۔

قومی تہوار

شکل 10.6 یومِ آزادی

کچھ تہوار ایسے ہیں جنھیں پوری قوم یکساں طور پر قومی حیثیت سے مناتی ہے۔ 14 اگست کو یومِ آزادی اور 23 مارچ کو یومِ پاکستان کو قومی تہوار کے طور پر منایا جاتا ہے۔

زبانیں

زبان لوگوں کا آپس میں رابطے کا ذریعہ ہے۔ اردو پاکستان کی قومی زبان ہے اور اکثر پاکستانی یہ زبان بولتے ہیں۔ ہر صوبہ کے لوگ اپنی صوبائی زبانیں بھی بولتے ہیں مثال کے طور پر صوبۂ سندھ میں سندھی زبان بولی جاتی ہے۔ سندھ میں کچھ لوگ گجراتی اور کچھی بھی بولتے ہیں۔ صوبۂ پنجاب میں لوگ پنجابی اور سرائیکی بولتے ہیں۔ بلوچستان میں بلوچی، براھوی اور پشتو زبانیں بولی جاتی ہیں۔ صوبۂ سرحد میں عام طور سے پشتو اور ہندکو زبانیں بولی جاتی ہیں۔ اِس کے علاوہ پاکستان کے بہت سے لوگ انگریزی بھی بولتے ہیں۔ یہ سرکاری زبان ہے۔ یہ اِسکولوں میں پڑھائی جاتی ہے اور اکثر سرکاری اور نجی دفاتر میں اِستعمال کی جاتی ہے۔

سرگرمی:

یہ جملہ کہ ''ہم سب پاکستانی ہیں''، پاکستان میں بولی جانے والی کسی پانچ زبانوں میں تحریر کیجیے۔

فنون

شکل 10.7، مختلف فنون اور فنکاروں کی تصاویر

اِنسان تخلیقی صلاحیتوں کا مالک ہے۔ وہ اپنی تخلیقی صلاحیتوں کا اظہار مختلف فنونِ لطیفہ کے ذریعے کرتا ہے۔ پاکستان کے فنکار اپنی تخلیقی صلاحیتوں کا اظہار شاعری، مصوّری، خطّاطی، قوالی، ڈرامہ (تمثیل)، فنِ تعمیر اور دستکاریوں کے ذریعے کرتے ہیں۔

سرگرمی:

ایک پوسٹر بنایئے جس میں فنونِ لطیفہ کی مختلف سرگرمیوں یعنی مصوّری، خطاطی اور دستکاری کو اجاگر کیجیے۔ کسی قوال کو قوالی بھی دکھائیں اور ہر سرگرمی کو مختصراً بیان کریں۔

جیسا کہ ہم نے دیکھا کہ پاکستان مختلف ثقافتوں کا گھر ہے، اُن کے فرق سے ہم ایک دوسرے سے بہت کچھ سیکھتے ہیں۔ ہمیں یہ بھی علم ہوتا ہے کہ لوگ کس طرح مختلف ماحول میں زندگی گزارتے ہیں۔ ہم اُن کی زبانوں، رسم و رواج اور روایات کے بارے میں بھی سیکھتے ہیں۔

اگرچہ کہ ہمارے طرزِ زندگی میں بہت فرق ہوسکتا ہے لیکن ہم میں کئی چیزیں مشترک بھی ہوتی ہیں۔ اِن میں سب سے

اہم یہ ہے کہ ہم سب پاکستانی ہیں اور پاکستان ہمارا گھر ہے۔ ہم سب ایک بہت بڑے خاندان کے فرد ہیں اور ہم سب کو اپنے خاندان کے دیگر افراد کی عزت و احترام کرنا چاہیے۔

مشق

الف۔ درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

1۔ لفظ ''ثقافت'' کی تعریف کیجیے۔

2۔ پاکستان کے لوگوں کے طرز زندگی میں فرق پایا جاتا ہے۔ پھر بھی اِن میں بہت سی چیزیں مشترک ہیں۔ وہ مشترک عناصر کیا ہیں؟

3۔ (i) ایک ہی ملک میں رہنے والے مختلف لوگوں کے مختلف طرزِ زندگی کے تین فوائد بتائیں۔

(ii) ایک ہی ملک میں رہنے والے مختلف لوگوں کے مختلف طرزِ زندگی کے تقاضوں میں فرق کیجیے۔

ب۔ عملی کام۔

1۔ چار چار کے گروپ میں تقسیم ہو کہ ان چیزوں کی ایک فہرست تیار کریں جو آپ کے خیال میں آپ کے ملک، قوم اور اس کی ثقافت کی نمائندگی کرتی ہیں۔ گروپ کے ایک فرد کو سب تجاویز تحریر کرنے کے لیے کہیں۔ اس موقعہ پر ان نکتوں کے بارے میں نہ بحث کریں، نہ کوئی دلیل بازی۔ یہ ایک 'نکتہ' کوئی بھی چیز ہو سکتی ہے۔ ایک علامت (یا قومی نشان) کوئی زندہ چیز (جانور یا شخص) کوئی سوچ کی بات یا فکر (مثلاً دوستی) یا ان میں سے کچھ باتوں کا مجموعہ (مثلاً کھیلوں کا مقابلہ)۔ جب آپ ایک طویل فہرست مرتب کر لیں تو مل کر فیصلہ کریں کہ کون سے دس نکات ایسے ہیں جو بحیثیت ایک گروپ کے آپ وقت کے کیپسول میں محفوظ کرنے کے لیے منتخب کریں گے جس کو 50 سال بعد کسی اجنبی ملک سے آئے ہوئے مہمان کو کھولنا ہے جو چیزیں یا نکات آپ نے منتخب کیے ہیں، وہ اس نووارد مسافر کو اس بات کا اچھی طرح سے احساس دلائیں کہ اپنے ملک کا شہری ہونا آپ کے لیے کیا معنی رکھتا ہے۔ اپنے دس نکات یا باتوں کو ایک علیحدہ کاغذ پر لکھیں۔

2۔ درج ذیل ثقافتی نقشہ مکمل کریں۔
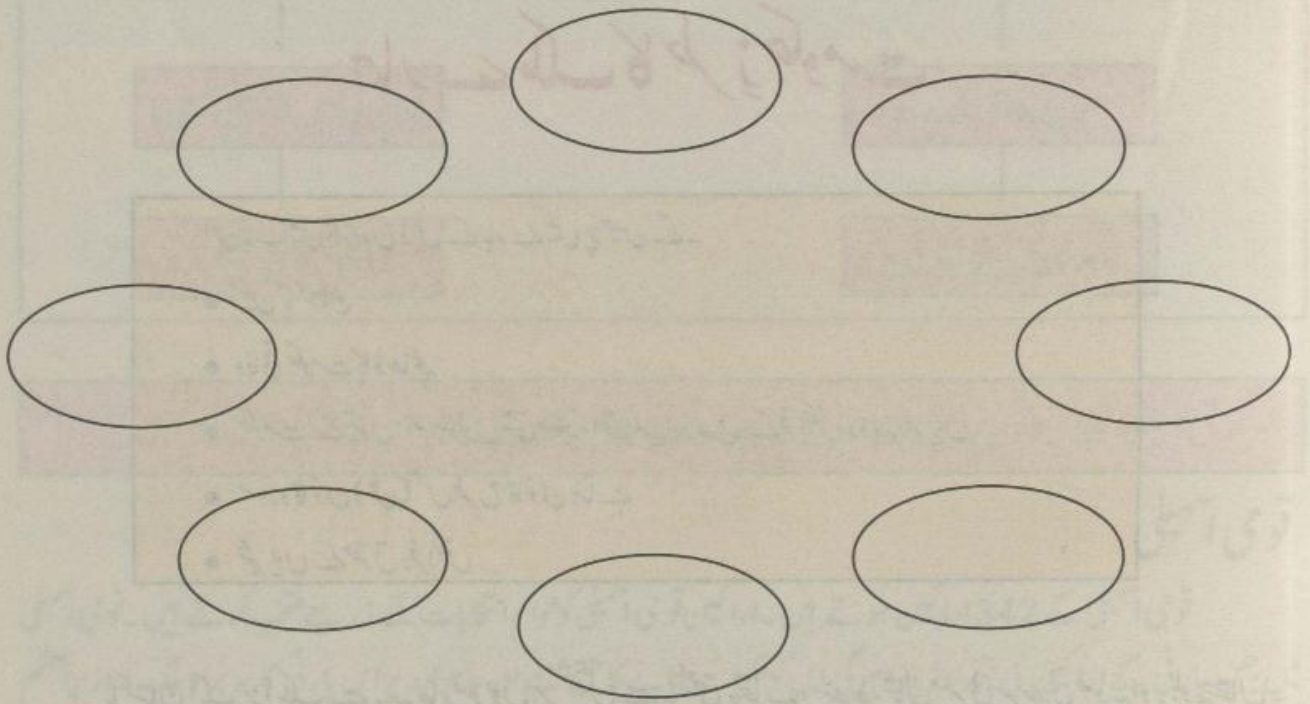
ہمارے ملک کا طرزِ حکومت

اس باب میں ہم درج ذیل کے بارے میں پڑھیں گے۔

- آئینِ پاکستان
- وفاقی حکومت کا ڈھانچہ
- حکومت کے تینوں اہم ستونوں یعنی مقنّنہ، انتظامیہ اور عدلیہ کے فرائض و ذمہ داریاں
- مسودہ قانون (بل) کس طرح قانون بنتا ہے
- شہریوں کے حقوق و فرائض

پاکستان ایک بڑا ملک ہے ۔ یہ چار صوبوں پر مشتمل ہے۔ یعنی پنجاب، سندھ، شمال مغربی سرحدی صوبہ اور بلوچستان۔ چوتھی جماعت میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ ہر صوبے کے پاس خود اپنی حکومت ہے۔ صوبائی حکومت اپنے معاملات کی نگہداشت کرتی ہے۔ اس طرح پورے ملک کے معاملات کو چلانے کے لیے ہمارے پاس ایک وفاقی حکومت ہے۔

آئین

کسی ملک کا آئین اس کا سب سے اہم اور بنیادی قانون ہوتا ہے جو:

- حکومت کی ساخت وضع کرتا ہے۔
- وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے تعلق کی وضاحت کرتا ہے۔
- حکومت کی تینوں شاخوں کے اختیارات اور حدود کا تعین کرتا ہے۔
- شہریوں کے حقوق و فرائض بیان کرتا ہے۔

مقنّنہ

ہمارے ملک میں پارلیمنٹ قانون ساز ادارہ (مقنّنہ) ہے۔

پارلیمنٹ کے دو ایوان ہیں۔ ایک ایوانِ بالا اور دوسرا ایوانِ زیریں۔ ایوان زیریں کو ''قومی اسمبلی'' اور ایوانِ بالا کو ''سینیٹ'' کہا جاتا ہے۔ پارلیمنٹ بہت اہم ادارہ ہے کیوں کہ یہ قانون سازی کرتی ہے اور موجودہ قوانین میں ترمیم بھی کر سکتی ہے۔
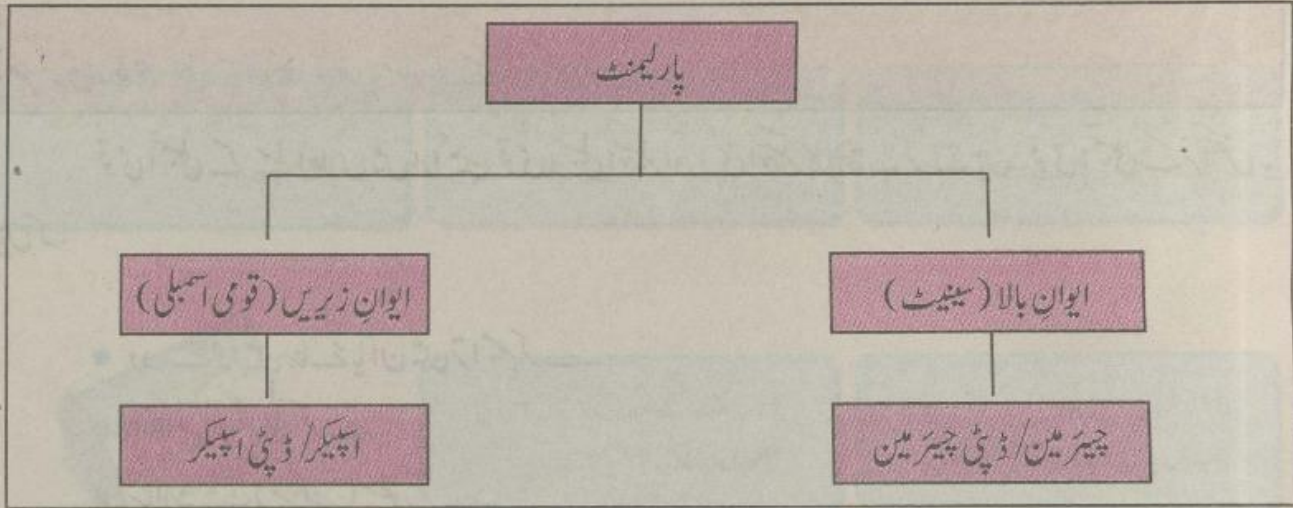
سرگرمی: معلوم کیجیے کہ قانون ساز اداروں کو امریکہ، برطانیہ اور بھارت میں کیا کہا جاتا ہے۔

قومی اسمبلی

قومی اسمبلی کے 342 اراکین ہوتے ہیں۔ اراکین قومی اسمبلی کو عوام انتخابات کے ذریعے منتخب کرتے ہیں۔ قومی اسمبلی میں جس پارٹی کے اراکین کی تعداد زیادہ ہوگی اس کو حکومت بنانے کا حق ہے اور عام طور پر اس پارٹی کا سربراہ ملک کا وزیرِاعظم ہوتا ہے۔ دوسری پارٹیوں کے اراکین حزبِ مخالف کی بنچوں پر بیٹھتے ہیں۔ حزبِ مخالف اپنا لیڈر منتخب کرتی ہے۔

علاقہ	عام نشستیں	خواتین نشستیں	کل نشستیں
پنجاب			
سندھ			
سرحد			
بلوچستان			
فاٹا			
اسلام آباد			
کل نشستیں			
اقلیتیں			
کل میزان			

طلبہ سے کہیں کہ صوبائی اسمبلی کے انتخابات کے انعقاد کے موقع کو یاد کریں۔ ان کو وضاحت کے ساتھ سمجھائیں کہ قومی اسمبلی کے انتخابات کے لیے ملک کو مختلف حلقوں میں تقسیم کیا جاتا ہے اور قومی اسمبلی کے ایک حلقے سے فقط ایک ممبر منتخب ہوتا ہے۔

سرگرمی: قومی اسمبلی کے اراکین کی تعداد معلوم کر کے ٹیبل کو مکمل کریں۔

قومی اسمبلی کے پہلے اجلاس میں اراکینِ قومی اسمبلی اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کا اِنتخاب کرتے ہیں۔ قومی اسمبلی کے فرائض یہ ہیں کہ:

- وہ نئے قوانین بنائے یا اُن میں ترامیم کرے۔
- انتظامیہ کی نگرانی کرے۔
- سالانہ بجٹ (میزانیہ) منظور کرے۔

قومی اسمبلی کے ارکین کسی مسلم رکن کو بطور وزیرِاعظم منتخب کرتے ہیں۔ جس شخص کو اراکین قومی اسمبلی کے سب سے زیادہ ووٹ حاصل ہوتے ہیں وہ ملک کا وزیرِاعظم بن جاتا ہے۔

اراکین قومی اسمبلی معاملات، تنازعات اور پالیسیوں پر بحث و مباحثہ کرتے ہیں اور اسپیکر ان مباحثوں کو کنٹرول کرتا ہے۔ اِس لیے اسپیکر کو غیر جانبدار رہنا چاہیے۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ جب کسی مسودۂ قانون یا کسی مسئلے پر بحث ہو رہی ہو تو اسپیکر کو کسی کی طرف داری نہیں کرنی چاہیے۔

مندرجہ ذیل سرخیوں کو پڑھیے اور دیکھئے کہ ایک مسودۂ قانون (بل) کس طرح قانون بنتا ہے۔

1۔ بل کو کافی غور و خوض کے بعد تیار کیا جاتا ہے۔

2۔ اس کے بعد بل کو پارلیمنٹ کے ایوان زیریں یعنی قومی اسمبلی میں پیش کیا جاتا ہے۔

3۔ قانون و قواعد کی کمیٹی اس پر غور کرتی ہے۔

4۔ اس کے بعد اسٹینڈنگ کمیٹی بل کا جائزہ لیتی ہے۔

5۔ اب اس پر قومی اسمبلی کے ایوان میں کھلی بحث ہوتی ہے۔

6۔ بل پر رائے شماری کرائی جاتی ہے۔ اگر بل پاس ہوگیا تو پھر...

7۔ وہ پارلیمنٹ کے ایوانِ بالا یعنی سینیٹ کو بھیج دیا جاتا ہے۔

8۔ جہاں اسٹینڈنگ کمیٹی اس بل کا اچھی طرح سے جائزہ لیتی ہے۔

9۔ سینیٹ کے اجلاس میں اس پر بحث مباحثہ ہوتا ہے۔
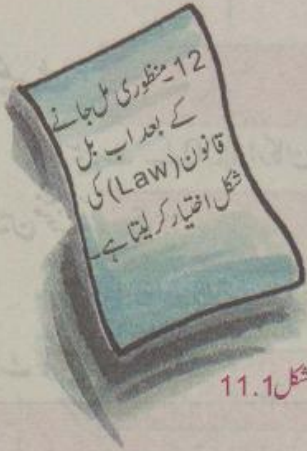
10۔ بل پر رائے شماری کرائی جاتی ہے۔ جب بل پاس ہو جاتا ہے تو پھر اس کو...

11۔ ملک کے صدر کے پاس اس کی منظوری کے لیے بھیجا جاتا ہے۔

شکل 11.1

سرگرمی: ایک علامتی اجلاس منعقد کر کے دکھائیں کہ مسودۂ قانون یا بل، قانون کیسے بنتا ہے۔

قومی اسمبلی انتظامیہ کی کارکردگی پر گہری نظر رکھتی ہے۔ دورانِ اجلاس اراکین کسی بھی وزارت کے بارے میں سوال پوچھ سکتے ہیں کہ وہ عوام کے مسائل کو حل کرنے کے لیے کیا کر رہی ہے۔ ہر وزیر جو اپنی وزارت کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اس کو اپنی وزارت کی کارکردگی کے بارے میں اسمبلی میں جواب دینا ضروری ہوتا ہے۔

اسمبلی ملک کا سالانہ بجٹ بھی منظور کرتی ہے۔ حکومت کو مختلف وزارتوں کو چلانے کے لیے اور ملک کے مختلف حصوں میں ترقیاتی کاموں کو انجام دینے کے لیے رقم کی ضرورت پڑتی ہے۔ اِن اخراجات سے نمٹنے کے لیے حکومت عوام پر مختلف ٹیکس لاگو کر دیتی ہے جس کی منظوری قومی اسمبلی دیتی ہے۔

1: جماعت کو دو گروپ میں تقسیم کریں۔ جس میں سے بڑا گروپ بطور قومی اسمبلی کام کرے جبکہ چھوٹا گروپ سینیٹ کا کام کرے۔ قومی اسمبلی اور سینیٹ بل کے ایک طالب علم کو بطور صدر منتخب کریں۔ بچے اپنی جماعت کے لیے ایک مسودہ قانون تجویز کریں جو وہ اپنی جماعت کے لیے بنانا چاہتے ہوں۔ وہ بچے جن کا تعلق قومی اسمبلی سے ہو وہ اس پر بحث کریں اور ووٹ دیں اب اس کو سینیٹ میں بحث اور رائے شماری کے لیے جانے دیں۔ اگر دونوں ایوانوں میں رائے شماری میں اس کو اکثریت حاصل ہو جائے تو اس کو قانون کی شکل میں منظوری کے لیے صدر کے پاس بھیج دیں۔

2: استاد قومی اسمبلی کے اس کردار کو اجاگر کرنے کے لیے انتظامیہ کے بارے میں بتائیں۔

قومی اسمبلی نے بجٹ منظور کرلیا، سینیٹ کی سفارشات مسترد

مالیاتی بل میں چند ترامیم اور 167 ارب روپے سے زائد کا ضمنی بجٹ بھی منظور، قومی بچت اسکیموں پر ود ہولڈنگ ٹیکس ختم کرنے سے متعلق سینیٹ کی مجوزہ ترمیم فنانس بل میں شامل

فنانس بل کے حوالے سے سینیٹ کی بعض تجاویز متعلقہ محکموں کو بھیج دی گئیں، ایوان بالا کی بجٹ تجاویز مسترد ہونے پر چند حکومتی ارکان کا احتجاج

شکل 11.2، بجٹ (میزانیہ) کی منظوری کا اخباری تراشہ

سینیٹ

سینیٹ کے 100 ارکان ہیں۔ سینیٹ میں ہر صوبے کے نمائندوں کی تعداد مساوی ہے۔ ان کو صوبائی اسمبلی کے اراکین منتخب کرتے ہیں۔

صفحہ 84 اور 85 پر دی گئی تصاویر کو دیکھیے کہ کیسے مسودہ قانون (بل) منظور ہو کر قانون بنتا ہے اور بتائیے کہ اِس میں سینیٹ کا کیا کردار ہے؟

سرگرمی: سینیٹ کے چیئرپرسن اور ڈپٹی چیئرپرسن کے نام معلوم کیجیے۔

انتظامیہ

انتظامیہ حکومت کی اُس شاخ کا نام ہے جو اِس امر کو یقینی بناتی ہے کہ مقنّنہ نے جن قوانین کو منظور کیا ہے، اُن کو صحیح طور پر نافذ کیا گیا ہے۔ یعنی اُن پر صحیح طور پر عمل ہو رہا ہے یا نہیں۔ پاکستان میں انتظامیہ صدرِ مملکت، وزیرِاعظم اور ملازمین پر مشتمل ہے۔

صدر

صدر سربراہ مملکت ہوتا ہے اور اتحادِ پاکستان کی علامت ہوتا ہے۔ صدر کو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے اراکین اور صوبائی اسمبلیوں کے ارکان منتخب کرتے ہیں۔ صدر وزیرِاعظم اور کابینہ کے مشورے سے اقدامات کرتا ہے۔ صدر کے فرائض میں یہ بھی شامل ہے کہ:

- مسودہ قانون کی منظوری دے تاکہ وہ قانون بن سکے۔
- بیرونی رہنماؤں کا استقبال کرے۔
- پاکستان کے لیے نمایاں خدمات انجام دینے والوں کو اعزازات (ایوارڈ) اور تمغے عطا کرے۔
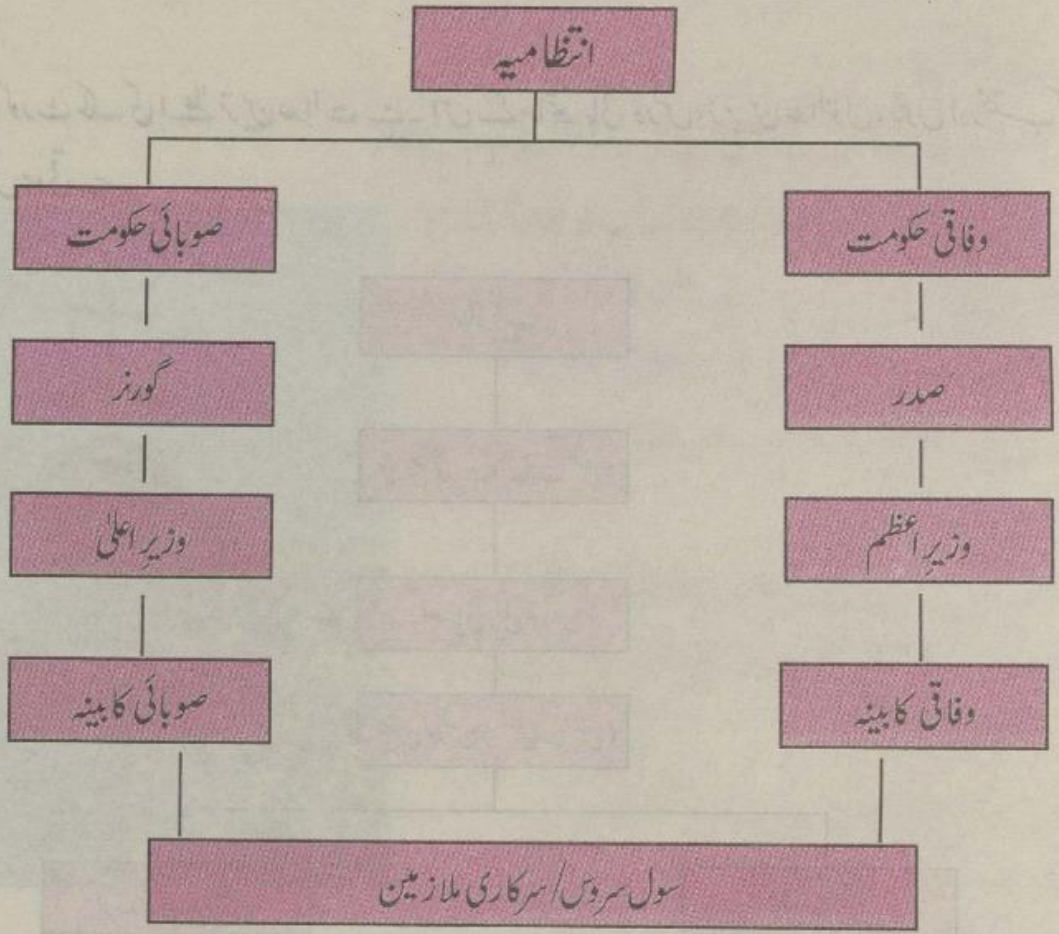
وزیراعظم

وزیراعظم وفاقی حکومت کا سربراہ اور قائد ہوتا/ ہوتی ہے۔ وزیراعظم برسرِ اقتدار جماعت کا بھی قائد ہوتا ہے۔

کابینہ

وزیراعظم اپنی جماعت کے دیگر ارکان کو مختلف وزارتوں کی ذمہ داریوں کے لیے چن لیتا/ لیتی ہے۔ وزیراعظم اور دوسرے وزراء مل کر کابینہ بناتے ہیں۔ کابینہ اہم معاملات پر بحث کرتی ہے اور یہ فیصلہ کرتی ہے کہ ان معاملات میں حکومت کی پالیسیاں اور منصوبے کیا ہوں گے۔

سول ملازمت

وزارتی عملہ (یعنی سول ملازمین) حکومت کے روزانہ کے امور نمٹانے کی ذمہ داریاں لیتا ہے۔ یہ لوگ:

- اپنی ذمہ داریوں سے متعلق معاملات کا جائزہ لیتے ہیں۔
- نئے قوانین کے لئے تجاویز مرتب کرتے ہیں جن کو وزراء بل کی شکل میں پارلیمنٹ میں لے جاتے ہیں۔
- اپنی وزارت کے لیے بجٹ تیار کرتے ہیں۔

عدلیہ

سپریم کورٹ ملک کی اعلیٰ ترین عدالت ہے۔ اِس کے ساتھ ہائی کورٹس، زیریں عدالتوں، ججوں اور محتسب کو ساتھ ملا کر عدلیہ کی تشکیل ہوتی ہے۔
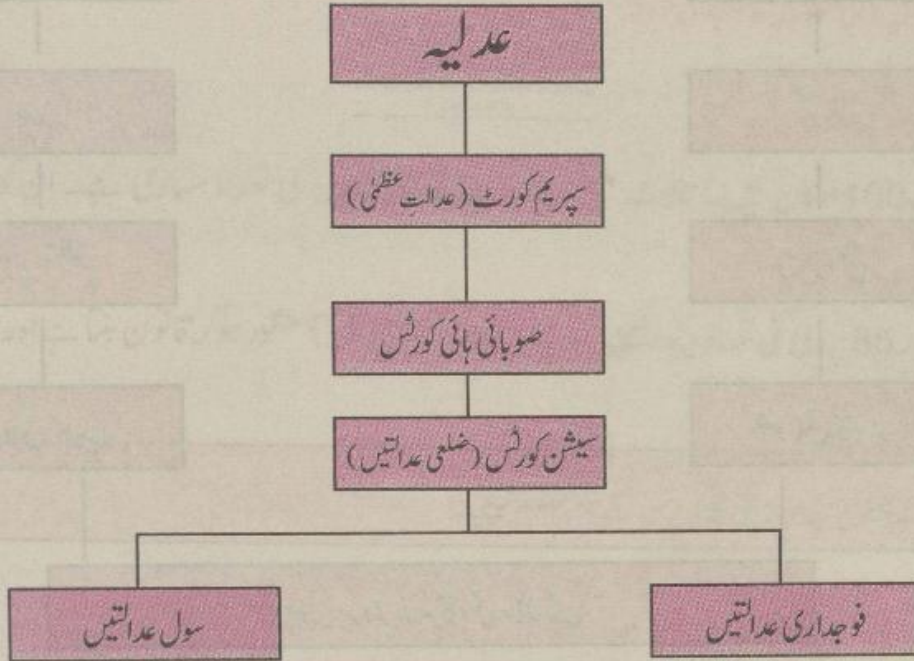
چوتھی جماعت میں ہم نے عدلیہ کی اصل ذمہ داریوں کے بارے میں پڑھا تھا۔ یہاں ہم سپریم کورٹ کے کام کے بارے میں پڑھیں گے۔ سپریم کورٹ کی ذمہ داری یہ ہے کہ:

- وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے درمیاں تنازعات کو طے کرے۔
- صوبوں کے مابین تنازعات کو حل کرے۔
- ہائی کورٹس کے فیصلوں کے خلاف درخواستوں (اپیلوں) کی سماعت کرے۔
- جب کبھی ضرورت ہو تو وفاقی حکومت کو قانونی مشورے دے۔

سپریم کورٹ کا فیصلہ حتمی ہوتا ہے اور ہر ایک کو اس کی اطاعت کرنا لازمی ہے۔

سرگرمی: ایک پیراگراف لکھیے جس میں یہ بتائیے کہ قانون کا اندھا ہونا کیوں ضروری ہے۔

شہریوں کے حقوق و فرائض

کیوں کہ ہم سب پاکستان کے شہری ہیں اس لیے ہمیں چند حقوق اور آزادیاں حاصل ہیں اسی طرح ہم پر کچھ فرائض بھی عائد ہوتے ہیں۔ ذیل میں دیکھئے کہ بحثیت پاکستان کے شہری آپ کے چند حقوق اور فرائض کیا ہیں۔

شہریوں کے حقوق
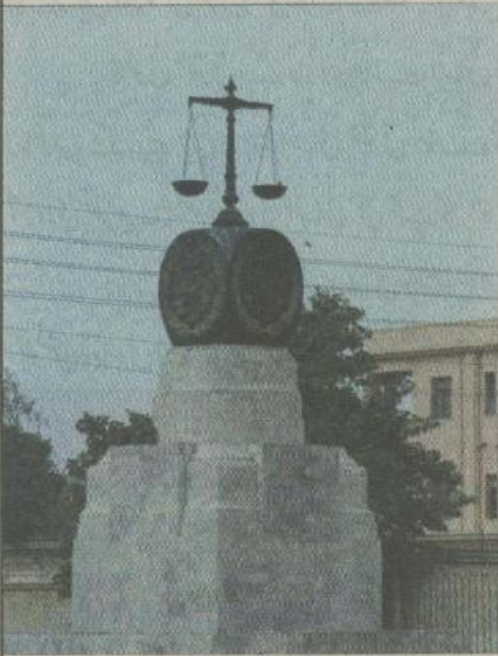
- آپ کو زندہ اور آزاد رہنے کا حق ہے (یعنی آپ کی جان کا تحفظ کیا جائے گا)

- آپ کو یہ حق حاصل ہے کہ آپ کو بتایا جائے کہ آپ کو کیوں گرفتار کیا کیوں گرفتار کیا جا رہا ہے اور آپ کو اپنی مرضی کا وکیل کرنے کا حق حاصل ہے جس سے آپ مشورہ کر سکیں اور اپنا دفاع کر سکیں۔
- آپ پر کوئی تشدد نہیں کر سکتا اور نہ ہی غلام بنا کر آپ سے جبری مشقت لے سکتا ہے۔
- آپ کو قانون کے سامنے برابری اور قانونی تحفظ کا حق حاصل ہے۔
- آپ کو پورے پاکستان میں آزادانہ گھومنے پھرنے اور کسی بھی جگہ قیام کا حق حاصل ہے۔
- آپ کو کوئی بھی پیشہ یا ملازمت اختیار کرنے کی آزادی ہے۔
- آپ کو اظہارِ رائے کا حق حاصل ہے۔
- آپ کو اپنی زبان اور اپنی ثقافت کو فروغ دینے کا حق حاصل ہے۔
- آپ کو اپنے مذہب پر عملدرآمد اور تبلیغ کا حق حاصل ہے۔ (یعنی مذہبی آزادی حاصل ہے)۔
- آپ کو جائیداد بنانے، رکھنے اور فروخت کا حق حاصل ہے۔

شکل 11.3 پاکستان کے شہریوں کے حقوق

فرائض

جس طرح تمام شہریوں کو حقوق حاصل ہیں اُسی طرح اُن کے چند فرائض بھی ہیں۔ تمام شہریوں پر لازم ہے کہ:

- دوسروں کے حقوق کا احترام کریں۔
- اپنی اپنی جمعیتوں (کمیونٹیز) کی خوشحالی کے لیے کام کریں۔
- اپنے علم اور مہارت کو اس طرح استعمال کریں کہ وہ معاشرہ کے لیے فائدہ مند ہوں۔

کچھ ذمہ داریوں کو قانون بنا دیا گیا ہے۔ تمام شہریوں پر لازم ہے کہ:

- پاکستان کے وفادار رہیں۔
- ٹیکس ادا کریں۔
- پاکستان کے قوانین کی پابندی کریں۔

انسانی حقوق

قانون میں جن حقوق کی ضمانت دی گئی ہے اور عدلیہ ان کا احترام کرتی ہے وہ قانونی حقوق ہیں۔ یہ ہر ملک میں مختلف ہوتے ہیں اور جس طرح کسی ملک کے قوانین تبدیل ہوتے ہیں یہ بھی بدل سکتے ہیں۔

قانونی حقوق کے علاوہ ہمارے انسانی حقوق بھی ہیں۔ حقوقِ انسانی ساری دنیا کے تمام لوگوں کے لئے ہیں اور تمام زمانوں کے لیے ہیں۔ چند انسانی حقوق ہمارے قانونی حقوق کی طرح ہی ہیں۔ مثال کے طور پر اپنی رائے کے اظہار کے لئے آزادئ تقریر۔ تاہم اگر کوئی انسانی حق آپ کا قانونی حق نہ بھی ہے تب بھی یہ آپ کو مل کر رہے گا۔

ہمارے انسانی حقوق بہت سی دستاویزات میں بیان کیے گئے ہیں یعنی انسانی حقوق کا عالمی اعلامیہ، بچوں کے حقوق کا کنونشن، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ حجۃ الوداع اور اعلامیہ قاہرہ وغیرہ۔

سرگرمی: شکل 11.3 میں بتائے گئے حقوق کے سلسلے میں آپ کی جو ذمہ داریاں ہیں، ان کی لسٹ بنائیے۔

مشق

الف۔ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

1۔ آئین سے کیا مراد ہے؟ کوئی آئین کسی ملک کے لیے کیوں اہم ہوتا ہے؟

2۔ حکومت کی تین شاخوں کے فرائض کی فہرست تیار کیجیے۔

3۔ اراکین قومی اسمبلی (ایم این اے) کس طرح منتخب ہوتے ہیں؟

4۔ انسانی حقوق کیا ہیں؟ یہ کس طرح قانونی حقوق جیسے یا ان سے مختلف ہوتے ہیں؟

ب۔ عملی کام۔

1۔ ہمیں اپنے ملک کو جاننا ضروری ہے۔ ایک کتابچہ "میرا ملک" کے عنوان سے بنائیے۔ نیچے دی گئیں ہدایات کو دیکھتے ہوئے اپنا کتابچہ بنائیے۔

(i) اپنے ملک کا نقشہ چپکائیے یا بنائیے اور اُس کے دارالخلافہ کا نام لکھیے۔

(ii) اپنے ملک کا جھنڈا بنائیے اور اس میں رنگ بھریے۔

(iii) مشہور عمارات کی تصویر بنائیے یا چپکائیے اور دو جملوں میں وضاحت کیجیے کہ یہ کیوں مشہور ہیں۔

(iv) ایک مرد، عورت اور بچے کی تصاویر بنائیے یا چپکائیے جو قومی لباس پہنے ہوئے ہوں۔
(v) لکھیے کہ آپ کو اس ملک کا شہری ہونے کی کون سی بات سب سے اچھی لگتی ہے۔
(vi) دس روپے کا نوٹ بنائیے یا چپکائیے اور اس پر بنی ہوئی تصویروں کی وضاحت کریں۔
تصویریں بنائیے اور دکھائیے کہ کیا کون سے حقوق آپ کے پاس اور آپ کی کیا ذمہ داریاں ہیں۔

2۔ اخبارات سے مضامین اور تصاویر کاٹ کر ایک سادہ کاپی میں لگائیے کہ جس میں شہریوں کو لوگوں کے مسائل حل کرتے ہوئے دکھایا گیا ہو۔

ج۔ اضافی سرگرمیاں۔

1۔ کسی اجلاس کے دوران قومی اسمبلی میں جائیں اور مشاہدہ کریں کہ اس کو کس طرح چلایا جاتا ہے۔
2۔ کسی این جی او یا سی بی او کے دفتر کا دورہ کیجیے اور دیکھیے کہ وہ شہریوں کے اور انسانی حقوق کو فروغ دینے کے لئے کیا کر رہے ہیں۔

اپنے مسائل سمجھنا

اس باب میں ہم مندرجہ ذیل کے بارے میں پڑھیں گے۔
- ماحولیاتی آلودگی
- بے روزگاری
- قانون کی خلاف ورزی

ہر ملک کو مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پاکستان جیسے ترقی پذیر ممالک کو بہت سے مسائل کا سامنا کرنا ہوتا ہے۔ اِن مسائل سے نمٹنا بہت ضروری ہے کیوں کہ یہ ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔ چوتھی جماعت میں ہم نے سیم وتھور، ناخواندگی اور صحت کے مسائل کے بارے میں پڑھا تھا۔ یہ مسائل ہمارے وطن کو درپیش ہیں۔ اب ہم پاکستان کو درپیش کچھ اور مسائل پر گفتگو کریں گے اور اُن کا حل تجویز کریں گے۔
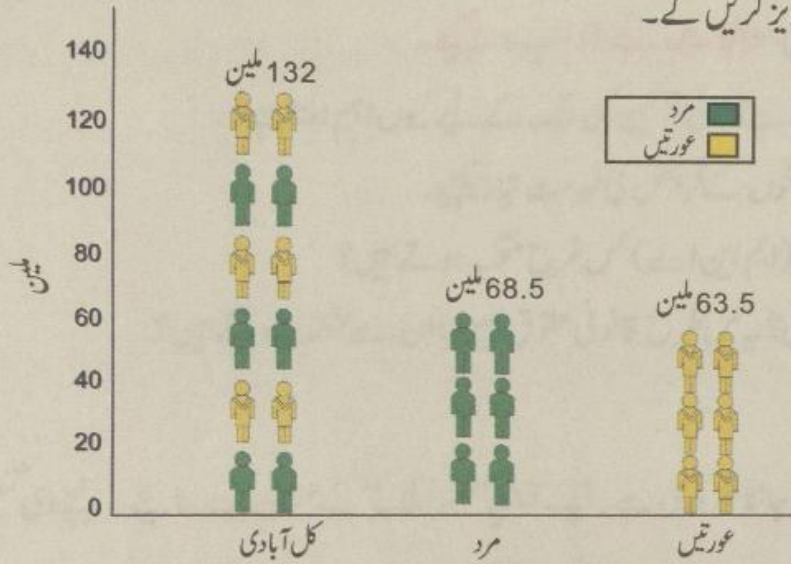
شکل 12.1، 1998ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی آبادی کا گراف

ماحولیاتی آلودگی

ہمارے ملک کی آبادی میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ 1998ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی کل آبادی 132.352 ملین ہے۔

ہم سب کو ان چیزوں کی ضرورت ہے۔

- روٹی، کپڑا، مکان۔
- پانی، گیس اور بجلی کی سہولتیں۔
- تعلیم اور صحت جیسی عوامی خدمات۔
- ذرائع نقل و حمل اور ابلاغ کی سہولتیں۔
- آرام، سکون اور تفریح کی جگہیں۔

اپنی تمام ضروریات اور خواہشوں کو پورا کرنے کے لیے ہم بے شمار قدرتی وسائل اِستعمال کرتے ہیں۔ ہم زمین سے کوئلہ، تیل اور گیس حاصل کرتے ہیں جنھیں ہم ایندھن کے طور پر اپنی کاروں اور کارخانوں کو چلانے کے لیے اِستعمال کرتے ہیں۔

فضائی آلودگی

ہمیں زندہ رہنے کے لیے ہوا کی ضرورت ہے۔ تازہ ہوا میں آکسیجن شامل ہوتی ہے جو ضروری ہے۔
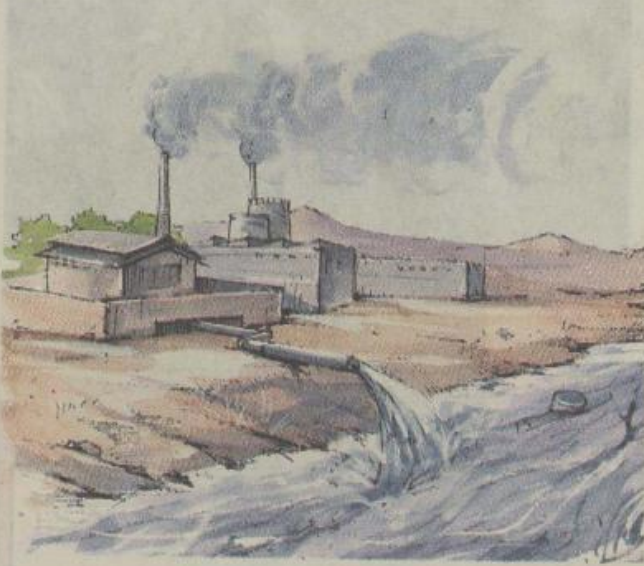
شکل 12.2 ہوا کو آلودہ کرتی ہوئی موٹر گاڑیاں اور کارخانے۔

جب کہ کاریں، بسیں اور ٹرک عام طور پر پیٹرول اور ڈیزل جلاتے ہیں۔ اِس سے کئی طرح کی گیسیں مثلاً نائٹروجن آکسائیڈ، سلفر ڈائی آکسائیڈ اور کاربن ڈائی آکسائیڈ پیدا ہوتی ہیں جو ہوا کو آلودہ کر دیتی ہیں۔

جب ہم اِن گیسوں سے آلودہ ہوا میں سانس لیتے ہیں تو ہم بیمار پڑ سکتے ہیں اور سانس کی بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ چند گیسیں ہوا میں موجود نمی کے ساتھ مل کر سلفیورک ایسڈ (گندھک کا تیزاب) اور نائٹرک ایسڈ (شورے کا تیزاب) بنا لیتی ہیں۔ جب بارش ہوتی ہے تو یہ تیزاب تیزابی بارش کی صورت میں دوبارہ زمین پر برستا ہے۔ یہ بارش درختوں اور مٹی کو تباہ کرتی ہے۔ جب تیزابی بارش دریاؤں اور جھیلوں پر برستی ہے تو یہ مچھلیوں اور آبی پودوں کو نقصان پہنچاتی ہے۔ شہروں میں تیزابی بارش سے عمارتوں کی سنگ کاری یا پتھر کی بنی ہوئی اینٹوں کو نقصان پہنچتا ہے۔

زمینی آلودگی

کوڑے کرکٹ سے زمین آلودہ ہو رہی ہے۔ پاکستان میں روزانہ گھروں اور صنعتوں دونوں سے بہت سا کوڑا کرکٹ پیدا ہوتا ہے۔ صنعتوں کے فضلے میں بہت سے زہریلے مادے بھی شامل ہوتے ہیں۔ کچھ کوڑا کرکٹ جمع کر کے نشیبی علاقے میں پھینک دیا جاتا ہے۔ جب کہ بقیہ کو اُسی جگہ پڑا رہنے دیا جاتا ہے۔ اِس کے نتیجے میں بڑے شہروں کے بہت سے حصوں یا علاقوں کے اطراف غیر صحت مندانہ صورتحال پیدا ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے کئی بیماریاں پھیلتی ہیں۔

شکل 12.3، زمینی آلودگی

سرگرمی: زیاں سے کیسے بچا جائے۔

ایسے شخص کو معلوم کریں جو...	نام	وہ اس سرگرمی میں کیوں مصروف ہے؟
1۔ کمرے سے نکلتے ہی بتیاں بجھا دیتا ہے۔		
2۔ گھر میں ری سائیکل کیا ہوا کاغذ استعمال کرتا ہے۔		
3۔ غیر مطلوبہ کپڑے خیرات کر دیتا ہے۔		
4۔ یہ بتا سکتا ہے کہ مقامی ماحول کو کیسے آلودہ کیا گیا ہے۔		
5۔ یہ جانتا ہے کہ کوڑے کرکٹ کے ڈبے اسکول میں کہاں رکھے ہوئے ہیں؟		
6۔ دانتوں کو برش یا مسواک کرتے وقت نل کو کھلا ہوا نہیں رکھتا ہے۔		
7۔ شاپنگ کے لئے دوبارہ استعمال میں آنے والا بیگ/ تھیلی استعمال کرتا ہے۔		

		8۔ کارڈ بورڈ سے بنے ہوئے بڑے بکس کے تین مختلف استعمال جانتا ہو۔
		9۔ پلاسٹک کے کنٹینرز وں کو پھر سے استعمال کرنے کے طریقے بتا سکے۔
		10۔ قریبی وقت میں کسی چیز کو درست یا جوڑ سکتا ہو۔
		11۔ اس ہفتے فضول خرچ رہا ہو اور آپ کو بتا سکے اس نے یہ کیسے کیا؟
		12۔ اس ہفتے کسی چیز کا ذمہ داری سے استعمال کیا ہے۔

آبی آلودگی

کیا آپ کی رہائش کے قریب کوئی دریا بہتا ہے؟ بہت سے شہر قصبات اور گاؤں دریاؤں کے کنارے آباد ہیں۔ دریاؤں سے ہمیں پینے کے لیے، فصلیں اُگانے کے لیے اور صنعتوں کے لیے پانی ملتا ہے۔ دریا میں بہت سی مچھلیوں اور آبی پرندوں کے مسکن یعنی ٹھکانے ہوتے ہیں۔ کبھی کبھار یہ دریا بطور آبی گزرگاہ بھی استعمال میں آتے ہیں جو ہمیں ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتے ہیں۔ لیکن ہم اپنا کوڑا کرکٹ اِن میں پھینک کر اِن دریاؤں کو بھی آلودہ کر رہے ہیں۔

اکثر دریا اور دیگر ذرائع آب رسانی تین طریقوں سے آلودہ ہو رہے ہیں:

شکل 12.4، آبی آلودگی

- ہمارے گھروں کا گندہ پانی
- صنعتوں کا تیزاب اور زہریلی دھاتیں۔
- زراعت میں اِستعمال ہونے والی مصنوعی کھاد اور کیڑے مار دواؤں کے کیمیائی مادے۔
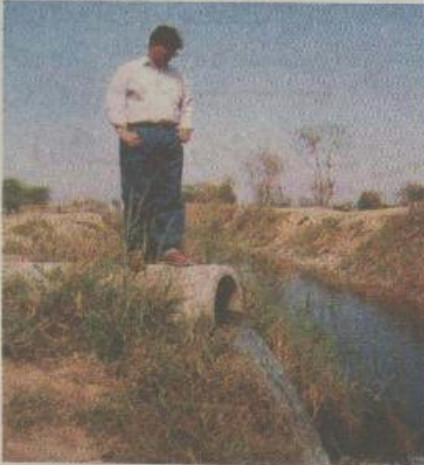
اِنسانی فضلہ جسے غلاظت کہتے ہیں دریاؤں اور ندیوں میں بہا دیا جاتا ہے، جس سے آبی آلودگی پیدا ہوتی ہے۔ جیسے جیسے یہ فضلہ پانی میں گلتا اور سڑتا ہے تو یہ قیمتی آکسیجن کو اِستعمال کرتا ہے، جس سے پانی مچھلیوں کی رہائش اور افزائش کے لیے ناکارہ ہو جاتا ہے۔

کارخانوں کی غلاظت اور کوڑا کرکٹ بھی زیادہ تر نہروں اور دریاؤں میں بہا دیا جاتا ہے۔ جس سے اِن کا پانی آبپاشی اور جانوروں اور اِنسانوں کے اِستعمال کے قابل نہیں رہتا ہے۔

کیا آپ کو معلوم ہے؟

- پاکستان میں مرنے والے سو شیر خوار بچوں میں سے ساٹھ بچے آلودہ پانی پینے کی بیماریوں سے مرتے ہیں۔
- لاہور شہر کی غلاظت کو دریائے راوی میں ڈالنے سے آبی آلودگی کے نتیجے میں مچھلیوں کی افزائش میں نمایاں کمی ہوگئی ہے۔

کاشتکاری سے بھی آبی آلودگی میں اضافہ ہوتا ہے۔ مصنوعی کھادوں اور کیڑے مار (جراثیم کش) دواؤں میں کیمیائی مادے ہوتے ہیں۔ یہ کیمیائی مادے زمین میں جذب ہو کر ندیوں اور دریاؤں تک پہنچ جاتے ہیں اور مچھلیوں کی ہلاکت کا سبب بنتے

ہیں۔ اِن میں سے بعض کیمیائی مادے مچھلی کے جسم کے اندر داخل ہوجاتے ہیں اور جب ہم اِن مچھلیوں کو کھاتے ہیں تو اس کا اثر ہم پر بھی پڑتا ہے۔

ماحولیاتی آلودگی کی روک تھام کے لیے کیا کیا جا رہا ہے؟

- حکومت نے تمام صوبوں میں محکمۂ تحفظِ ماحول (اینوائرنمینٹل پروٹیکشن ڈیپارٹمنٹ) قائم کیے ہیں تاکہ وہ ماحولیاتی آلودگی کو کم کرسکیں۔
- حکومت کے علاوہ غیر سرکاری تنظیمیں (این جی اوز) مثلاً گل بہاؤ وغیرہ کوڑا کرکٹ کو کارآمد اشیاء مثلاً اینٹوں وغیرہ میں تبدیل کرلیتی ہیں۔
- کچرا جمع کرنے والے، پلاسٹک، شیشے کے بوتلوں اور ٹین کے ڈبوں کو اٹھا لیتے ہیں۔

ہم کیا کر سکتے ہیں؟

- ہم کاغذ، پلاسٹک، شیشے کی بوتلوں اور ٹین کے ڈبوں کا اِستعمال کم کرسکتے ہیں یا اِنہیں دوبارہ اِستعمال کرسکتے ہیں یا پھر ناکارہ چیزوں کو دوبارہ کارآمد بنا سکتے ہیں۔
- ہم کپڑے دھونے کے لیے ماحول دوست دھلائی کے (واشنگ) پاؤڈر اِستعمال کرسکتے ہیں۔
- ہم قریب کی جگہوں پر کار کے بجائے پیدل جائیں۔
- ہم اپنی کاروں کے انجنوں کی سروس کرواسکتے ہیں تاکہ وہ ماحول کو آلودہ نہ کریں۔
- ہم اپنے اطراف کو صاف ستھرا رکھنے کے لیے دوسروں کے ساتھ شامل ہوسکتے ہیں۔
- ہم ایسی غیر سرکاری تنظیموں کے رکن بن سکتے ہیں جو ماحول کو بہتر بنانے کے لیے کوشاں ہیں۔
- ہم حکومت پر زور دے سکتے ہیں کہ جو قوانین پہلے سے موجود ہیں اُن پر عمل درآمد کیا جائے۔ یا نئے مسائل سے نمٹنے کے لے مزید قوانین بنائے جائیں۔ یہ کام ہم اخبارات، حکومتی اداروں یا اپنے منتخب نمائندوں کو خطوط لکھ کر بھی کرسکتے ہیں اور اُس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں جب تک کارروائی نہ ہوجائے۔

شکل 12.5، اسکول میں پڑھتے ہوئے بچے

سرگرمی

اپنے اطراف درپیش کسی ایک ماحولیاتی مسئلے کے بارے میں اپنے حلقے کے کونسلر کے نام ایک خط لکھیے۔ یاد رکھیں کہ اس مسئلے کو واضح طور پر بیان کریں اور اس کے حل کے لیے تجاویز بتائیں۔

حکومت سندھ

اسامیاں خالی ہیں

ڈائریکٹر جنرل

بے روزگاری

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ آپ کے والدین دونوں یا کوئی ایک کام پر کیوں جاتے ہیں؟ ایسا وہ پیسہ کمانے کے لیے کرتے ہیں تاکہ آپ کے کھانے کے لیے غذا، پہننے کے لیے کپڑے اور اسکول کے لیے کتابیں خرید سکیں۔

تاہم ہمارے ملک میں بہت سے لوگوں کو کام نہیں ملتا، کیوں کہ جو ملازمتیں دستیاب ہیں اُن کی تعداد اُن افراد کی تعداد سے کم ہے جو کام کرنا چاہتے ہیں۔ اسے "بیروزگاری" کہتے ہیں۔

بے روزگاری کی چند وجوہات یہ ہیں:

- بڑھتی ہوئی آبادی
- نئی ملازمتیں پیدا کرنے میں دشواریاں
- کاروباری حضرات زیادہ ٹیکسوں یا عدم تحفظ کے خوف کی وجہ سے مزید کارخانے قائم کرتے ہوئے ڈرتے ہیں۔
- اکثر لوگ عام اور بے مقصد تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اِس لیے اُن میں دستیاب ملازمتوں کی مطلوبہ قابلیت، علم اور مہارت کی کمی ہوتی ہے۔
- بے روزگاری کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے حکومت کاروباری افراد کو نئے کارخانے اور کاروبار قائم کرنے پر آمادہ کر رہی ہے۔ اِس کے علاوہ "خود روزگار اسکیم" کی طرح کئی نئی اسکیمیں شروع کی گئی ہیں۔ اِس اسکیم کے تحت نوجوانوں کو اپنا کاروبار شروع کرنے کے لیے قرضے دیئے جاتے ہیں۔ تعلیمی نظام میں تبدیلیاں لائی جارہی ہیں تاکہ نوجوان لوگ ایسا علم اور ہنر حاصل کریں جس سے وہ اپنی روزی کمانے کے قابل ہوسکیں۔

سرگرمی:

ہمارے معاشرے پر بے روزگاری کے جو اثرات مرتب ہو رہے ہیں ان پر سوچیں، لکھیں اور آپس میں مل جل کر خیالات کو شیئر کریں۔

قانون کی خلاف ورزی

آپ کے گھر میں آپ کے والدین بعض اصول اور قاعدے بناتے ہیں جن کی خاندان کے تمام افراد کو پیروی کرنا پڑتی

"سوچو، لکھو، دوسروں کے ساتھ مل کر شیئر کرو" ایسی سرگرمی ہے کہ جس میں ہر طالب علم سوالات کے بارے میں سوچتا ہے پھر جوابات لکھتا ہے۔ جن پر وہ اپنے ساتھی طالب علم کے ساتھ تبادلۂ خیالات کرتا ہے اور اپنی فہرست میں نئے خیالات کا اضافہ کرتا ہے۔
طلبہ سے کہیں کہ سوچیں اور اپنے ساتھی سے اس موضوع پر گفتگو کریں اور پھر بحث کریں کہ ان کے والدین گھر میں اٹھنے بیٹھنے کے قاعدے قانون کیوں بناتے ہیں اور ان کی خلاف ورزی کی صورت میں کن نتائج کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

ہے۔ مثال کے طور پر وہ ایسا وقت مقرر کرسکتے ہیں جب ہر شخص صبح کو بیدار ہوجائے۔ ایک اصول کے تحت آپ کے لیے روزانہ دو گھنٹے پڑھنا ضروری ہوتا ہے۔ آپ کے والدین نے آپ کو قاعدوں اور قوانین کی خلاف ورزی کے نتائج سے بھی آگاہ کیا ہوگا۔ مثال کے طور پر اگر آپ نے مطالعہ نہیں کیا ہے تو آپ کو ٹیلی وژن دیکھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ آپ کے والدین یہ اصول اور قاعدے کیوں بناتے ہیں؟ اور آپ کا کیا خیال ہے کہ ان قاعدوں کی خلاف ورزی کے کچھ نتائج کیوں ضروری ہیں؟

جس طرح گھر میں چند اصول اور قاعدے ہوتے ہیں جن کی خاندان کے تمام افراد کو پابندی کرنا ہوتی ہے۔ اسی طرح ہر ملک میں قوانین ہوتے ہیں جن کی پابندی تمام شہریوں کو کرنا لازمی ہے۔ معاشرے کے ٹھیک طور سے کام کرنے کے لیے قوانین بہت ضروری ہیں۔ قوانین کی عدم موجودگی میں ہر شخص اپنی مرضی کے مطابق کام کرنے میں آزاد ہوگا۔ معاشرے میں مکمل بدنظمی ہوجائے گی۔ کسی کے لیے سکون، اطمینان اور خوشحالی سے رہنا بہت مشکل ہوجائے گا۔

شکل 12.6، امتحان میں نقل کرتے ہوئے
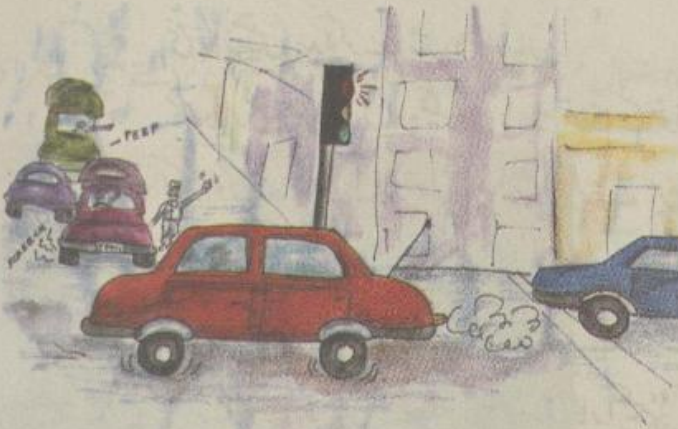
شکل 12.7، ٹریفک قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے

پاکستان میں کچھ ایسے لوگ ہیں جو قانون کی پابندی نہیں کرتے۔ وہ سرخ بتی پر نہیں رُکتے، مثلاً وہ بجلی چراتے ہیں، وہ امتحان میں نقل کرتے ہیں اور وہ اپنی آمدنی پر ٹیکس ادا نہیں کرتے۔ آپ نے لفظ ''بدعنوانی'' سنا ہوگا۔ بدعنوانی اُس وقت پیدا ہوتی ہے جب بااختیار افراد خود کو فائدہ پہنچانے یا کسی دوسرے کی حمایت کرنے کے لیے قانون کی خلاف ورزی کرتے ہیں، تاکہ اِس کے بدلے میں اُنھیں رقم یا تحفے وصول ہوں۔ مثال کے طور پر ایک پولیس والا ٹریفک کے قوانین کی خلاف ورزی کرنے والے کو جرمانہ کرنے کے بجائے اُس سے رشوت لے لیتا ہے۔ ایک بینکار صحیح طریقۂ کار کی پیروی کے بغیر کسی وزیر کے دوست کے لیے قرضہ منظور کرلیتا ہے۔ ایسا کرنے سے بینکار کو رقم یا دوسری رعائتیں تو مل جاتی ہیں لیکن ملکی خزانے کو بہت نقصان پہنچتا ہے۔

طلبہ کو سوچنے کا موقع دیجیے کہ وہ اپنے ساتھیوں سے اس بارے میں گفتگو کریں کہ ان کے والدین اصول اور قاعدے کیوں بناتے ہیں؟ اور انہیں توڑنے کا کیا نتیجہ نکلنا نکلتا ہے؟ سوچیں، لکھیں، مل کر بیٹھیں اور شیئر کریں، اس سرگرمی کو کہتے ہیں جب ہر ایک طالب علم سوال یا مسئلہ کے بارے میں خود سوچتا ہے اور جواب لکھتا ہے۔ اس کے بعد دوسرے طالب علم کو ساتھی بنا کر اس کے ساتھ اپنے خیالات شیئر کرتا ہے اور اس طرح نئے خیالات کا اضافہ کرتا ہے۔

قانون کی خلاف ورزی کرنے والے افراد کی وجہ سے ہمارے ملک کی معیشت اور معاشرے پر بہت خراب اثرات پڑتے ہیں مثلاً:

- حکومت کو مزید اسکولوں، اسپتالوں یا سڑکوں کی تعمیر کے لیے مطلوبہ رقم نہیں ملتی۔
- سڑکوں پر زیادہ حادثات ہوتے ہیں۔
- لوگوں کو بجلی کی زیادہ قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔
- کچھ طلبہ کا امتحان میں وہ نتیجہ نہیں آتا جس کے وہ مستحق ہوتے ہیں۔
- لاقانونیت میں اضافہ ہوتا ہے۔
- معاشرہ کو اخلاقی اور سماجی طور سے نقصان پہنچتا ہے۔

کیا آپ کو معلوم ہے؟
رشوت لینا ہی نہیں بلکہ رشوت دینا بھی بدعنوانی اور جرم ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ "رشوت لینے والا اور دینے والا دونوں جہنمی ہیں۔"

یہ ہم پر لازمی ہے کہ ہم خود قانون کی پابندی اور احترام کریں اور دوسروں کو بھی اس پر آمادہ کریں۔

سرگرمی:
اخبار، ریڈیو یا ٹیلی وژن کے لیے ایک اشتہار بنائیے جس میں لوگوں کو قانون کی پابندی کرنے کا پیغام دیا گیا ہو۔

مشق

الف۔ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

1۔ بے روزگاری کیا ہے؟ بے روزگاری سے کون سے مسائل پیدا ہوتے ہیں؟

2۔ بدعنوانی کے کیا معنی ہیں؟ یہ معاشرے کو کس طرح نقصان پہنچاتی ہے؟

3۔ مندرجہ ذیل ٹیبل کو پُر کیجیے۔

آلودگی کی قسم	اسباب	اثرات	آلودگی کم کرنے کے طریقے	میں کیا کرسکتا ہوں

ب۔ عملی کام۔

1۔ ایک پوسٹر تیار کیجیے جس میں وہ اسباب، اثرات اور طریقے بتائے گئے ہوں جن کے ذریعے اِن میں سے کسی ایک مسئلے کو حل کیا جاسکے جو آپ نے پڑھے ہیں۔ پوسٹر کو اپنے اسکول میں آویزاں کیجیے۔

2۔ ایک ہفتے تک اخبارات کا روزانہ مطالعہ کیجیے۔ جن مسائل کے بارے میں آپ پڑھ چکے ہیں۔ اُن سے متعلق مضامین کے تراشے اپنی جماعت کے تختے (سافٹ بورڈ) پر چسپاں کیجیے۔

ج۔ اضافی سرگرمی۔

1۔ پاکستان کو درپیش مسائل کی نشاندہی کے لیے اخبارات کا مطالعہ کیجیے۔ کسی ایک مسئلے کو منتخب کیجیے اور ذیل کے لحاظ سے ایک مضمون لکھیے۔

(i) مسئلے کی نوعیت (تعریف)

(ii) مسئلے کے اسباب

(iii) مسئلے کے اثرات

(iv) اِس مسئلے کو حل کرنے کے لیے کیا ہو سکتا ہے؟

عوامی خدمات

اس باب میں ہم مندرجہ ذیل کچھ عوامی خدمات کے بارے میں پڑھیں گے۔

- تعلیم
- صحت
- حفاظت وسلامتی
- بینکاری
- بیمہ کمپنیاں

گیارھویں باب میں ہم نے پڑھا ہے کہ انتظامیہ کی شاخ کا ایک حصہ سرکاری سروس یا سول ملازمت ہے۔ حکومت سرکاری ملازمت یا سول سروس کے لیے کچھ لوگوں کو مقرر کرتی ہے تاکہ عوام کو خدمات مہیا کی جاسکیں مثلاً عوام کے لیے حفظانِ صحت، تعلیم اور ٹرانسپورٹ وغیرہ وغیرہ۔ ان امور کی انجام دہی کے لیے حکومت شہریوں سے ٹیکس وصول کرتی ہے۔

سرکاری ملازمین مختلف قسم کے کام سرانجام دیتے ہیں۔ ذیل کی تصویر کو غور سے دیکھئے۔ آپ حکومت کی جانب سے عوام کو مہیا کی جانے والی مختلف قسم کی عوامی یا سرکاری سہولتوں کو دیکھ سکتے ہیں۔ کیا آپ مزید عوامی خدمات کے بارے میں سوچ سکتے ہیں۔

حکومت بہت سی عوامی خدمات فراہم کرتی ہے۔ اس باب میں ہم پانچ اہم خدمات یعنی تعلیم، صحت، حفاظت اور سلامتی بینکاری اور بیمہ کمپنیوں کے بارے میں پڑھیں گے۔

تعلیم

شکل 13.1، آرٹس فیکلٹی، سندھ یونیورسٹی، جامشورو

تعلیم ہر شخص کا بنیادی حق ہے۔ اس کا مقصد ایسے شہری پیدا کرنا ہے جو تعلیم یافتہ اور ہنر مند ہوں تاکہ وہ اچھے انسان بن سکیں اور اپنے معاشرے کی بہتری کے لیے کام کرسکیں۔

جب سے پاکستان وجود میں آیا ہے اس نے اپنے ذرائع اور وسائل سے ملک کے تمام شہریوں کو تعلیم کی سہولیات مہیا کرنے کی کوششیں کی ہیں۔ ملک میں تعلیم کو فروغ دینے کے لیے وفاقی سطح پر ایک وزارتِ تعلیم قائم ہے اور ہر صوبے میں محکمۂ تعلیم قائم کیے گئے ہیں۔ عمومی طور پر

یہ صوبائی حکومتوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اسکول جانے کی عمر کے تمام بچّوں کو تعلیم فراہم کرے اور ان کو کالج اور یونیورسٹی کی سطح پر بھی سہولتیں فراہم کریں۔ اس مقصد کے لیے وفاقی حکومت صوبوں کو امداد فراہم کرتی ہے۔ اس نے خود اپنے اسکول اور کالج بھی قائم کر رکھے ہیں۔

حکومت نے اگرچہ بہت سے اسکول اور کالج قائم کر رکھے ہیں مگر وہ پاکستان کے تمام بچّوں اور نوجوانوں کے لیے کافی نہیں ہیں۔ اس لیے بہت سی کمیونٹیز غیر سرکاری تنظیموں اور نجی افراد نے اسکول اور کالج قائم کئے ہیں۔ حکومت کی سرپرستی میں چلنے والے اسکولوں اور کالجوں کے برعکس ان نجی اداروں میں فی وصول کی جاتی ہے۔ وہ طالب علم جو تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اسکول، کالج اور یونیورسٹی میں محنت کریں اور کامیابی سے تحصیل علم کریں۔ ان کو چاہئے کہ وہ دوسروں کو پڑھائیں اور ایسے حالات پیدا کریں کہ کوئی بھی بچہ تعلیم سے محروم نہ رہے۔

سرگرمی: محکمۂ تعلیم میں ملازمین جو کام کرتے ہیں، ان کی ایک فہرست بنائیے۔

صحت

زندگی ہر شخص کا بنیادی حق ہے۔ اس لیے اسے بہتر زندگی گزارنے کا معقول معیار مہیا کیا جائے تاکہ وہ صحت مند رہ سکے اور بیمار پڑنے کی صورت میں اس کی مناسب نگہداشت ہو سکے۔ مناسب معیارِ زندگی مہیا کرنے کے لیے حکومت بھرپور کوششیں کر رہی ہے۔ مثلاً غذائی اشیاء کی قیمتیں کم رکھی جاتی ہیں، بیماریوں سے بچاؤ

شکل 13.2 سول اسپتال کراچی

کے لیے حفاظتی ٹیکے مفت لگائے جاتے ہیں، اور ماحول کو صاف ستھرا رکھا جاتا ہے۔ یہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اس لیے ہم سب پر لازم ہے کہ حکومت سے تعاون کریں اور ٹیکس ادا کریں، حفاظتی ٹیکے لگوائیں اور خود کو اور اپنے ماحول کو صاف ستھرا رکھیں۔ اگرچہ کہ ہمیں صحت مند رکھنے اور بیماریوں سے بچاؤ کے لیے بہت کچھ کیا جا رہا ہے۔ مگر ہم کبھی کبھار بیمار بھی ہو جاتے ہیں تو ہم کسی کلینک یا اسپتال جاتے ہیں۔

شکل 13.3 سول اسپتال کا ایک وارڈ

جہاں ڈاکٹر ہمارا معائنہ کرتے ہیں اور ہماری صحتیابی کے لیے چند دوائیں تجویز کرتے ہیں۔ حکومت نے عوام کو صحت کی سہولتیں مہیّا کرنے کے لیے شہری اور دیہی علاقوں میں اسپتال قائم کیے ہیں۔ اسپتالوں کی ساتھ ساتھ صحت کی سہولتوں کا جال بچھا ہوا ہے، جن میں ڈسپنسریاں، بنیادی صحت یونٹ (Basic Health Units- BHU) اور دیہی صحت مراکز (Rural Health Centres- RHC) شامل ہیں۔ حکومت صحت کی ان سہولیات کے لیے مطلوبہ افراد مثلاً:

ڈاکٹر، نرسیں، ڈسپنسر اور ٹیکنیشین وغیرہ کو مناسب پیشہ ورانہ تعلیم اور تربیت بھی مہیّا کرتی ہے۔

بہر حال حکومت تمام لوگوں کی طبّی ضروریات کو پورا کرنے سے قاصر ہے۔ اسی لیے نجی شعبہ بھی عوام کو صحت کی سہولتیں فراہم کرتا ہے۔ بہت سے اسپتال، کلینک، دوا خانے، زچہ بچہ خانے، جزام کے مراکز اور نشہ کرنے والوں کی صحت کی بحالی کے مراکز مختلف تنظیموں اور افراد نے قائم کیے ہیں۔ ان میں سے کچھ ادارے مفت اور کچھ معاوضہ لے کر طبّی خدمات فراہم کرتے ہیں۔

سرگرمی:
آپ کے محلے میں مریضوں کی نگہداشت کے لیے کیا طبی خدمات مہیا کی جارہی اور مزید کن خدمات کی ضرورت ہے؟ ان کی فہرست بنایئے۔

حفاظت وسلامتی

ہر ایک شہری کو حفاظت اور سلامتی کا حق حاصل ہے جس کی معنیٰ یہ ہے کہ ملک کے ہر شہری کی جان و مال کو اندرونی اور بیرونی خطرات سے محفوظ رکھا جائے گا۔ حفاظت وسلامتی کا احساس لوگوں کو تعمیر اور ترقی کی راہ پر گامزن کرتا ہے۔ اور ان میں آگے بڑھنے کے لئے محنت کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔

صوبائی سطح پر، پاکستان کے چاروں صوبوں میں پولیس کا محکمہ قائم کیا گیا ہے جو لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کرتا ہے اور ان کو اندرونی خطرات سے محفوظ رکھتا ہے۔ محکمۂ پولیس کا بنیادی فرض قانون کی بالادستی قائم رکھنا اور افراد کو قانون کی خلاف ورزی سے روکنا ہے۔ اگر کوئی شخص قانون کو توڑنے کی جرأت کرے گا تو پولیس اس کو فوری طور پر گرفتار کر کے عدالت میں سزا دلوائے گی۔

یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم پولیس سے تعاون کریں۔ خود بھی قانون پر عمل کریں اور دوسروں کو بھی قانون پر عمل کرانے کے لئے آمادہ کریں۔

پاکستان کی مسلح افواج ملک اور شہریوں کو بیرونی خطرات سے محفوظ رکھتی ہیں۔ مسلح افواج تین حصوں پر مشتمل ہے، برّی فوج یا آرمی، بحری فوج یا نیوی اور ہوائی فوج یا ایئر فورس۔ بری فوج زمین پر، نیوی فوج سمندر میں اور ایئر فورس فضاؤں میں ملک کی سرحدوں کی حفاظت کرتی ہے۔ جنگ کی صورت میں مسلح افواج کے یہ تینوں حصے مل کر دشمن کا مقابلہ کرتے ہیں اور ملک کی سرزمین، سمندر اور ہوائی حدود کا تحفظ کرتے ہیں۔

ہمارے ملک کے شہری جنگ کے حالات میں، سول ڈیفنس کی تربیت حاصل کر کے ہنگامی حالات کا مؤثر مقابلہ کر سکتے ہیں۔ شہری دفاع میں فرسٹ ایڈ (ابتدائی طبی امداد)، آگ بجھانے اور لوگوں کی مدد کرنے کی تربیت دی جاتی ہے تا کہ زندگی کا عام کاروبار متاثر نہ ہو۔ ضرورت پڑنے پر شہری دفاع کے تربیت یافتہ رضا کار، مسلح افواج کے شانہ بشانہ جنگ میں بھی حصہ لے سکتے ہیں۔

سرگرمی:
اخباروں کے تراشوں کی مدد سے ایک پوسٹر تیار کریں جس میں اس بات کو ظاہر کریں کہ ہماری حفاظت اور سلامتی کو کس طرح خطرہ لاحق ہوتا ہے اور ہم ان سے کیسے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

بنک

ہر شخص کو کام کرنے اور اس کی تنخواہ کا حق حاصل ہے تا کہ وہ اپنی اور اپنے خاندان کی دیکھ بھال کر سکے۔ اس لیے لوگ جو کچھ کماتے ہیں اس کا زیادہ تر حصّہ غذا اور کپڑوں کی خریداری پر خرچ کر دیتے ہیں، کچھ بچا لیتے ہیں تا کہ ضرورت کے وقت کام آئے۔ اس طرح بچائی ہوئی رقم کو بنک یا بچت مراکز (سیونگ سینٹر) میں جمع کرا دیا جاتا ہے۔ یہ رقم تجارت پیشہ افراد کو قرض کے طور پر دی جاتی ہے تا کہ وہ تجارت کر سکیں۔ اس تجارت سے روزگار پیدا ہوتا ہے۔ جب تجارت پھل پھول جاتی ہے تو اس کے منافع میں بنک شریک ہو جاتے ہیں اور پھر بنک اس میں اپنے کھاتے داروں (رقم جمع کرانے والوں) کو بھی شریک کر لیتے ہیں۔ اس طرح سے لوگوں کو بوقت ضرورت ایک رقم مل جاتی ہے۔ اس طریقے سے بنک میں بچائی گئی رقم ملک کی ترقی اور فلاح کے کام آتی ہے۔ اس طرح بنک عوام اور ملک کی معاشی خوشحالی میں ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

شکل 13.4 ایک تجارتی بینک

پاکستان میں مختلف اقسام کے بنک ہیں۔ صنعتی بنک تاجروں کو صنعتیں قائم کرنے کے لیے قرض دیتے ہیں، زرعی بنک زراعت کی ترقی اور فروغ کے لیے قرض دیتے ہیں۔ تجارتی بنکوں کا کام ملک میں تجارتی سرگرمیوں میں اضافہ کرنا ہے۔ ایک خواتین کا بنک بھی ہے جو خواتین کو تجارت میں حصّہ لینے کے لیے چھوٹے چھوٹے قرضے فراہم کرتا ہے، تا کہ وہ خود اپنے کاروبار کا آغاز کر سکیں۔

سرگرمی: پانچ وجوہات تحریر کیجیے کہ بنک کیوں اہم ہیں؟

بیمہ کمپنیاں

بیمہ کمپنیاں ان اشیاء کی حفاظت میں ہماری مدد کرتی ہیں جو ہمارے لیے بہت قیمتی ہوتی ہیں۔اس میں ہماری زندگی، ہمارا گھر اور ہماری کار کا بیمہ شامل ہو سکتا ہے۔ کسی شے کا بیمہ کرانے کے لیے ہمیں بیمہ کمپنیوں کو ہر سال ایک فیس ادا کرنا ہوتی ہے تاکہ کمپنی اس کا تحفظ یا بیمہ کر سکے۔جس شے کا ہم بیمہ کرانا چاہتے ہیں بیمہ کمپنیاں اس کی قدر و قیمت کا اندازہ کر کے اور اس کی حالت دیکھ کر فیس کا تعین کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر اگر میں ایک بہت پرانی کار کا بیمہ کرانا چاہوں تو مجھے اس شخص سے زیادہ فی ادا کرنی ہوگی جو ایک نئی کار کا بیمہ کرانا چاہتا ہے۔ یا اگر میں ایسی ملازمت کرتا ہوں جو زیادہ پُرخطر ہے (مثلاً آگ بجھانے والا۔فائر فائٹر) تو میری بیمہ زندگی کی شرح اس شخص سے زیادہ ہوگی جس کو اس قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ایک مرتبہ بیمہ ہو جانے کے بعد جس شے کا بیمہ کرایا گیا ہے اگر اس کو کسی قسم کا نقصان پہنچتا ہے تو بیمہ کمپنی اس نقصان کو پورا کرے گی۔ مثال کے طور پر اگر میری بیمہ شدہ کار کسی حادثہ کا شکار ہو جائے تو بیمہ کمپنی اس کے نقصان کو پورا کرے گی۔اس طرح اگر میں کام کے دوران زخمی ہو جاؤں تو بیمہ کمپنی میرے اسپتال کے تمام بل ادا کرے گی۔اس طرح ہم اپنا خود خیال رکھ سکتے ہیں۔
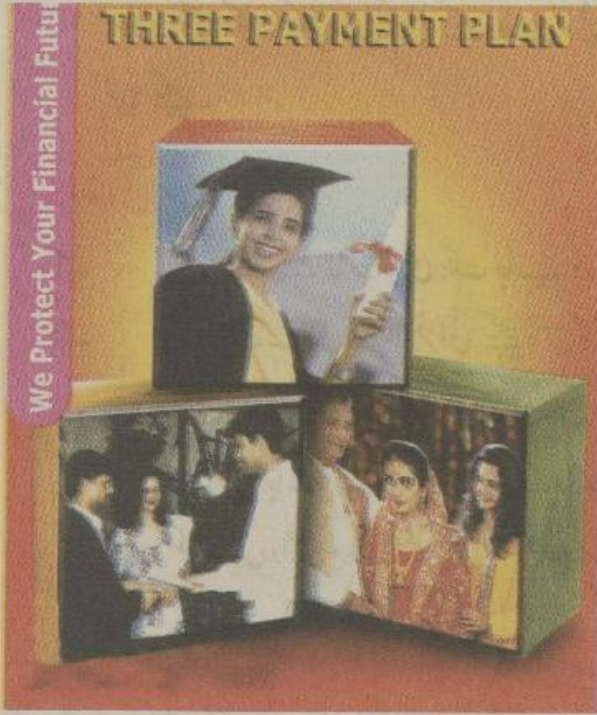
شکل 13.5، انشورنس کی ایک بیمہ پالیسی کا اشتہار

سرگرمی: کسی بھی بیمہ کمپنی کا نام لکھیں۔

مشق

الف ۔مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

1۔ تعلیم کی کیا اہمیت ہے؟ ہر شخص کے لیے تعلیم حاصل کرنا کیوں ضروری ہے؟

2۔ اسپتال کیا خدمات انجام دیتے ہیں؟

3۔ قومی سلامتی کے لئے حکومت نے کون کون سے ادارے قائم کئے ہیں؟

4۔ ہمیں اپنی رقوم کہاں بچانی چاہئیں؟ بچت اسکیموں کی اہمیت کو واضح کیجیے۔

ب۔ عملی سرگرمی۔

1۔ ابتدائی طبّی امداد کا بکس تیار کیجیے۔اس بات کا خیال رہے کہ ابتدائی طبّی امداد کے لیے تمام ضروری اشیاء اس میں شامل ہوں۔کبھی کبھی اسکول میں کھیل کے دوران کوئی بچّہ نیچے گر پڑتا ہے اور زخمی ہوجاتا ہے۔اس بچّے کو ابتدائی طبّی امداد مہیا کیجیے۔

ج۔ اضافی سرگرمیاں۔

1۔ کسی بڑے کے ساتھ قریبی بنک جایئے اور دریافت کیجیے کہ بنک میں کھاتہ (اکاؤنٹ) کس طرح کھلتا ہے۔

2۔ کسی ایسے بچّے کی حوصلہ افزائی کیجیے جس کو آپ جانتے ہیں (مثلاً آپ کے ہمسائے ہیں یا کہیں اور) کہ اس کی اسکول جانے کی عمر ہے لیکن وہ اسکول نہیں جارہا ہے۔دریافت کیجیے کہ وہ اسکول کیوں نہیں جاتا یا جاتی ہے۔اس کو اسکول جانے کی اہمیت اور اس کے فائدے بتایئے اور یہ سوچیے کہ آپ یا آپ کے خاندان کے افراد اس کو اسکول میں داخل کرانے میں کس طرح مدد کرسکتے ہیں۔

اہم شخصیّات

اس باب میں ہم مندرجہ ذیل شخصیات کے بارے میں پڑھیں گے۔

- حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ
- حضرت خدیجۃ الکبریٰ ؓ
- محمد بن قاسم
- سلطان محمود غزنوی
- حضرت شاہ ولی اللہؒ
- سر سیّد احمد خان
- مولانا عبیداللہ سندھی
- علامہ محمد اقبالؒ
- قائد اعظم محمد علی جناحؒ

حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کی ولادت 12ربیع الاول بمطابق 20 اپریل 571ء میں مکہ میں ہوئی۔ آپؐ اپنی سچائی اور ایمانداری کی وجہ سے بچپن ہی سے مشہور تھے۔ مکے کے لوگ آپؐ کو ''الصادق'' اور ''الامین'' کے نام سے پکارتے تھے اور اپنے لڑائی جھگڑوں کے فیصلے آپؐ سے کرواتے تھے۔ آپؐ سچ اور انصاف کے مطابق کسی کی طرفداری کے بغیر فیصلہ کرتے تھے۔ اسی وجہ سے آپؐ کی دیانت، امانت اور انصاف کا ہر طرف چرچہ تھا۔ آپؐ نے اپنی روزی کی خاطر تجارت کی۔ مکے کی ایک معزز مالدار خاتون حضرت بی بی خدیجۃ الکبریٰؓ نے آپؐ کی ایمانداری، سچائی اور دیانتداری سے متاثر ہو کر آپؐ کو شادی کا پیغام بھجوایا۔ آپؐ نے اس پیغام کو قبول کیا اور آپؐ کی شادی بی بی خدیجہؓ سے ہوئی۔

آپؐ جب چالیس برس کے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؐ کو نبوت عطا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ملتے ہی آپؐ نے مکے کے لوگوں کو بتوں کی پوجا سے منع کیا اور ایک اللہ کی عبادت کرنے کی دعوت دی۔ آپؐ نے لوگوں کو سچائی، دیانتداری اور نیکی کا راستہ دکھایا اور فرمایا کہ برائی اور بدکاری سے دور رہیں۔ مکے کے قریش اِن باتوں پر بہت ناراض ہوئے اور آپؐ کے نہایت قریبی رشتہ دار بھی آپؐ کے دشمن بن گئے اور مسلمانوں کو طرح طرح کے عذاب اور تکالیف دینے لگے۔ آپؐ اور آپؐ کے رفقاء نے صبر اور ہمت کے ساتھ ان مظالم اور زیادتیوں کو برداشت کیا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق عمل کرتے رہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو حکم فرمایا کہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ مدینہ ہجرت کریں۔ اس طرح مدینہ میں پہلی اسلامی ریاست قائم ہوئی۔ کافروں نے مسلمانوں کو مدینے میں بھی چین سے بیٹھنے نہیں دیا اور یکے بعد دیگرے کئی جنگیں کیں جن میں

اللہ تعالیٰ کی مدد سے مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی اور اس طرح مکے کے کافروں کا زور، روز بروز کم ہوتا چلا گیا۔ آخر کار مسلمانوں اور کافروں کے درمیان صلح نامہ ہوا۔ لیکن کافروں نے اس کی خلاف ورزی کی۔ اس طرح مسلمانوں نے مکے پر چڑھائی کی اور کافر گھروں میں بند ہو کر رہ گئے اور میدان میں لڑنے سے قاصر رہے۔ اس طرح مکے میں مسلمانوں کو فتح ہوئی اور اسلامی حکومت کا دائرہ مکہ تک وسیع ہو گیا۔ آپؐ نے 10 ذوالحج کو آخری حج ادا کیا اور عرفات کے میدان میں لاکھوں مسلمانوں کو عظیم الشان خطبہ دیا۔ آپؐ نے اس خطبے میں مسلمانوں کو تلقین کی کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور سنتِ نبی ﷺ کی پیروی کرتے رہیں تاکہ انھیں دین اور دنیا کی فلاح اور کامیابی حاصل ہو۔

سرگرمی: حضورِ اکرم ﷺ نے لوگوں کو کیا باتیں سکھائیں؟ بتائیے کہ ان پر عمل کر کے ہم کیسے انسان بن سکتے ہیں؟

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، رسولِ کریم ﷺ کی سب سے پہلی بیوی اور حضرت فاطمہؓ کی والدہ تھیں۔ وہ بڑی مالدار خاتون تھیں۔ ان کے والد بہت بڑے تاجر تھے اور اپنا تجارتی مال دور دور ملکوں میں بھیجتے تھے۔ جب حضرت خدیجہؓ کے والد اور ان کے شوہر کا انتقال ہو گیا تو انھوں نے تجارت کا کام اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اس زمانے میں اونٹوں کے ذریعے سفر ہوتا تھا۔ ان کو اپنا کاروبار چلانے کے لیے ایک ایماندار آدمی کی ضرورت تھی۔ اس زمانے میں نبی کریم ﷺ کی بڑی شہرت تھی وہ دیانت دار، سچے اور امین مشہور تھے۔ مکّے والے ان کو صادق اور امین کہتے تھے۔ جب حضرت خدیجہؓ نے آپؐ کی شہرت سنی تو آپؐ سے درخواست کی کہ آپؐ ان کا مال لے کر دوسرے ملکوں میں جائیں۔ آپؐ نے یہ درخواست منظور کر لی اور حضرت خدیجہؓ کا مال لے کر دور دور ملکوں میں جانے لگے۔ جب آپؐ سامان فروخت کر کے واپس آتے تو حضرت خدیجہؓ کو بہت منافع ملتا۔ حضرت خدیجہؓ آپؐ کے اخلاق، ایمانداری، سچائی اور نیکی دیکھ کر بے حد خوش ہوئیں اور انھوں نے درخواست کی کہ حضور ﷺ حضرت خدیجہؓ سے شادی کر لیں۔ اس وقت حضرت خدیجہؓ کی عمر چالیس سال کی تھی اور وہ بیوہ تھیں اور حضورؐ کی عمر مبارک صرف پچّیس سال تھی مگر آپؐ نے شادی کا پیغام منظور کر لیا اور شادی کر لی۔ حضرت خدیجہؓ آپؐ کی خدمت اور دل جوئی میں دل و جان سے مصروف ہو گئیں۔

جب آپؐ کی عمر مبارک چالیس سال کے قریب ہوئی تو آپؐ عبادت کے لیے مکّے کے قریب ایک غار میں کئی کئی روز ٹھہرتے اور کھانے پینے کی کوئی پروا نہ کرتے۔ اس غار کا نام حرا ہے۔ آپؐ برابر عبادت میں مصروف رہتے۔ آخر کار ایک روز اللہ کی طرف سے فرشتہ وحی لے کر اسی غار میں آیا اور آپؐ کو قرآن مجید کی آیت پڑھائی۔ جب فرشتہ چلا گیا تو آپؐ کی عجیب حالت ہو گئی۔ تمام بدن کانپنے لگا اور پسینہ بے حد آنے لگا۔ آپؐ جب گھر پہنچے تو حضرت خدیجہؓ کو پورا حال سنایا۔ انھوں نے آپؐ کی بات پر فوراً یقین کر لیا اور بڑی تسلی دی اور کہا خدا آپؐ کا مددگار ہے۔ آپؐ کوئی فکر نہ کریں۔ سب سے پہلے حضرت خدیجہؓ نے اسلام قبول کیا۔ اس کے بعد کافروں نے آپؐ کو تکلیفیں دینا شروع کر دیں۔ ایک وقت ایسا آیا کہ آپؐ کو کافی عرصے تک

ایک گھاٹی کے اندر رہنا پڑا۔ آنحضرت ﷺ پر یہ وقت بڑی سختی اور پریشانی کا تھا۔ حضرت خدیجہؓ آپ کے ساتھ رہیں اور آپؐ کی خدمت کرتی ہیں۔ حضرت خدیجہؓ نے 65 برس کی عمر میں وفات پائی۔ حضرت خدیجہؓ نے تقریباً 25 برس تک رسولِ کریم ﷺ کی خدمت کی اور ہر حالت میں ساتھ دیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب دوسرے لوگ میری بات ماننے کو تیار نہ تھے اس وقت خدیجہؓ نے میرے سچے ہونے کی تصدیق کی اور اسلام قبول کیا اور "جب میرا کوئی مددگار نہ تھا، اس وقت انھوں نے میرا ساتھ دیا۔" اسلام کے لیے یہ ان کی بڑی خدمت تھی۔ دنیائے اسلام میں حضرت خدیجہؓ کی بڑی عزت اور عظمت ہے۔

سرگرمی: بی بی خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آنحضرت ﷺ کا کس طرح ساتھ دیا؟ دو تین باتوں کی فہرست بنائیں۔

محمد بن قاسم

سندھ کو اسلام کا دروازہ کہتے ہیں۔ کیونکہ سب سے پہلے جنوبی ایشیا میں اسلام سندھ میں پھیلا۔ آج سے تقریباً تیرہ سو سال پہلے ایک نوجوان جرنیل محمد بن قاسم نے سندھ فتح کیا۔ اس کے بعد مسلمان یہاں آباد ہو گئے۔

محمد بن قاسم

مسلمانوں کے یہاں آنے سے قبل سندھ میں ایک ہندو راجا داہر حکومت کرتا تھا۔ عرب کے مسلمان سوداگر تجارت کے لیے دور دور تک جاتے تھے۔ ایک مرتبہ عرب تاجروں کے خاندانوں کے لوگ اپنے مال و اسباب کے ساتھ جہاز میں لنکا (سری لنکا) سے اپنے وطن واپس جا رہے تھے۔ جب وہ دیبل (موجودہ کراچی) کے قریب سے گزرے تو یہاں کے ہندو ڈاکوؤں نے جہاز کو لوٹ لیا اور عورتوں اور بچوں کو قید کر لیا۔ یہ خبر سن کر اس وقت بصرے کے گورنر حجاج نے راجا داہر کو لکھا کہ وہ عورتوں اور بچوں کو چھوڑ دے اور مال واپس کر دے مگر راجا داہر نے انکار کر دیا۔ اس پر اسلامی فوج نے محمد بن قاسم کی سرکردگی میں سندھ پر حملہ کر دیا۔ محمد بن قاسم کی عمر اس وقت 17 برس کی تھی۔ اس نے راجا داہر کو شکست دی اور سندھ کی بندرگاہ دیبل پر قبضہ کر لیا۔ یہ مقام موجودہ کراچی کے قریب واقع تھا۔ اس کے بعد محمد بن قاسم آگے بڑھا اور دریائے سندھ کے کنارے بہت سے شہروں پر قبضہ کر لیا۔ راجا داہر پھر ایک فوج جمع کر کے مقابلے پر آیا مگر مسلمانوں میں جوش تھا۔ اس کے علاوہ ان کے پاس جنگی ساز و سامان اچھا تھا۔ وہ لوگ مشینوں کے ذریعے دشمنوں پر پتھر پھینک سکتے تھے اور ایسے تیر پھینکتے تھے جن کے سرے پر آگ کا گولہ ہوتا تھا۔ وہ تیر جہاں گرتے تھے، وہاں آگ لگ جاتی تھی۔ راجا داہر کے پاس ہاتھی بہت تھے مگر وہ لڑائی میں ڈر کے بھاگنے لگے۔ اسلامی فوج نے ہندوؤں کی فوج کو بری طرح شکست دی۔ راجا داہر مارا گیا اور پورے سندھ پر مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا۔ محمد بن قاسم کی فوجیں

ملتان تک پہنچ گئیں۔ محمد بن قاسم یہاں کچھ عرصے تک رہا، اس کے بعد اس کو واپس بلا لیا گیا۔

محمد بن قاسم نے فتح کیے ہوئے علاقوں کا انتظام بڑی خوبی سے کیا۔ اس نے دوسری انتظامی باتوں کے علاوہ ڈاک کا انتظام بھی کیا تھا۔ یہاں کے لوگوں کے ساتھ اس نے بہت اچھا برتاؤ کیا۔ ان کو پوری مذہبی آزادی دی تھی۔ وہ لوگ محمد بن قاسم سے محبت کرنے لگے جب اس کو واپس بلا لیا گیا تو یہاں کے لوگوں کو بہت افسوس ہوا۔

سرگرمی: محمد بن قاسم کو سندھ کے لوگ کیوں پسند کرتے تھے؟

سلطان محمود غزنوی

افغانستان میں ایک علاقہ غزنی کا ہے۔ آج سے نو سو برس پہلے یہاں سبکتگین نامی ایک بادشاہ تھا۔ اس زمانے میں پنجاب میں راجا جے پال حکومت کرتا تھا۔ راجا جے پال سبکتگین کی حکومت ختم کرنا چاہتا تھا۔ اس لیے سبکتگین نے پنجاب پر حملہ کر کے راجا جے پال کو شکست دی۔ راجا نے صلح کر لی اور ایک بڑی رقم سالانہ دینے کا وعدہ کیا۔ مگر سبکتگین کے انتقال کے بعد وہ اپنے وعدے سے پھر گیا۔ سبکتگین کے بیٹے محمود غزنوی نے راجا جے پال کو سزا دینے کے لیے پنجاب پر حملہ کیا اور راجا جے پال کو شکست دی۔ اس کے بعد محمود غزنوی نے ہندوستان پر حملوں کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اس نے ہندوستان پر 17 حملے کیے اور ہر مرتبہ کامیاب ہوا۔ اس نے پشاور اور پنجاب کو اپنی سلطنت میں ملا لیا اور ہندو راجاؤں کو شکست دے کر کانگڑہ، متھرا اور قنوج وغیرہ فتح کر لیے۔ سب سے آخر میں بڑا لمبا سفر کر کے کاٹھیاواڑ پہنچا۔ ہندوؤں نے ایک زبردست فوج کے ساتھ سومنات کے مقام پر مسلمانوں کی فوج سے مقابلہ کیا۔ سومنات میں ہندوؤں کا ایک مشہور مندر تھا۔ ہندوؤں کو پورا بھروسا تھا کہ ان کے دیوتا ان کی مدد کریں گے۔ ہندو تعداد میں بہت زیادہ تھے مگر محمود غزنوی بڑا بہادر جرنیل تھا اور اس کی فوج میں اسلامی جوش تھا۔ لڑائی میں سلطان کی فتح ہوئی۔ یہ محمود غزنوی کا آخری بڑا حملہ تھا۔ وہ غزنی واپس چلا گیا اور وہاں اس کا انتقال ہو گیا۔ محمود غزنوی نے اپنے ملک میں تعلیم، ادب اور فن کی سرپرستی کی۔ اپنے دربار میں بڑے بڑے شاعر، حکیم اور عالم جمع کیے جن میں مشہور تاریخ داں البیرونی اور مشہور شاعر فردوسی شامل تھے۔ البیرونی نے ہندوستان کی تاریخ لکھی اور فردوسی نے ایک بہت مشہور نظم لکھی تھی۔ سلطان محمود نے اپنے ملک میں رعایا کی بھلائی کے کام بھی کیے مسجدیں بنوائیں، نہریں کھدوائیں اور اسکول کھولے۔ اس کا شمار مشہور بادشاہوں میں ہوتا ہے۔

محمود غزنوی

سرگرمی: محمود غزنوی نے تعلیم وادب کے فروغ کے لئے کیا خدمات سرانجام دیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ

حضرت شاہ ولی اللہ 1703ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ اُنہوں نے اپنی ابتدائی تعلیم اپنے والد شاہ عبدالرحیم سے حاصل کی جو اپنے وقت کے مشہور عالم دین تھے۔ صرف سترہ سال کی عمر میں آپ دہلی کے مدرسہ رحیمیہ میں استاد مقرر ہوئے۔ آپ علمِ حدیث اور اسلامی قانون پڑھاتے تھے۔

جب انھوں نے تعلیم مکمل کرلی تو وہ حج کی ادائیگی کے لئے حجاز روانہ ہوگئے۔ انھوں نے مدینہ منورہ میں حصولِ علم کے لئے چند سال قیام کیا اور بعد میں ہندوستان واپس آگئے اور مدرسۂ رحیمیہ میں اپنی خدمات سرانجام دینے لگے۔

اُن کے دور میں دہلی میں مغل سلطنت کا زوال شروع ہوگیا تھا۔ مرہٹہ روز بروز طاقتور ہوتے جارہے تھے۔ وہ ملک کے ایک بڑے حصے پر قابض ہو چکے تھے۔ جب آپ نے اس صورتحال کا جائزہ لیا تو مسلمانوں کو متحد ہونے اور اپنا کھویا ہوا وقار اور اقتدار حاصل کرنے کے لیے کہا۔ مسلمان چونکہ کمزور ہو چکے تھے اس لیے شاہ ولی اللہ نے افغانستان کے سربراہ احمد شاہ ابدالی کو خط لکھا اور انہیں ہندوستان کے مسلمانوں کی مدد کی دعوت دی۔ احمد شاہ ابدالی نے 1761ء میں ہندوستان پر حملہ کردیا۔ یہ جنگ پانی پت میں لڑی گئی جس میں مرہٹوں کو بری طرح شکست ہوئی اور اُن کا قلع قمع ہوگیا۔

اُنہوں نے بہت سی کتابیں لکھیں اور مسلمانوں کو اِسلامی احکامات اور تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کرنے کے لیے آمادہ کیا۔ اُنہوں نے قرآن پاک کا فارسی زبان میں ترجمہ کیا۔ 1762ء میں اُن کا انتقال ہوگیا۔

سرگرمی: ہندوستان کے مسلمانوں کے لیے شاہ ولی اللہ نے جو خدمات سرانجام دیں۔ ان کی فہرست تیار کریں۔

سرسید احمد خان

سرسید احمد خان 1817ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ تعلیم کی تکمیل کے بعد اُنہوں نے سرکاری ملازمت اختیار کی اور بعد میں وہ جج مقرر ہوگئے۔

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی

سرسیّد احمد خاں دیگر مسلم رہنماؤں کے ساتھ

1857ء کی جنگِ آزادی کے بعد انگریز مسلمانوں کے سخت خلاف ہوگئے اور وہ مسلمانوں کو اس کا ذمہ دار قرار دے رہے تھے۔ سر سید احمد خان مسلمانوں کے خلاف انگریزوں کے منفی رویے کو تبدیل کرنا چاہتے تھے۔ اُنہوں نے ایک کتاب ''اسبابِ بغاوتِ ہند'' لکھی جس میں انہوں نے جنگ کے اسباب کو وضاحت سے سمجھایا تاکہ انگریز مسلمانوں کے بارے میں اپنی سوچ میں مناسب تبدیلی لاسکیں۔ انہیں اس بات کا احساس تھا کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے پس ماندہ رہنے کی وجہ تعلیم کی کمی ہے۔ اُنہوں نے مسلمانوں کو مذہبی تعلیم کے علاوہ انگریزی زبان اور سائنس پڑھنے کے لیے راغب کیا۔ اور علی گڑھ میں ایک کالج قائم کیا جو آپ کی وفات کے بعد یونیورسٹی بن گیا۔

سر سید نے محسوس کیا کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کا طرزِ زندگی مختلف ہے، وہ دو علیحدہ قومیں ہیں۔ یہی نظریہ بعد میں مسلمانوں کی جدوجہدِ پاکستان کی بنیاد بنا۔
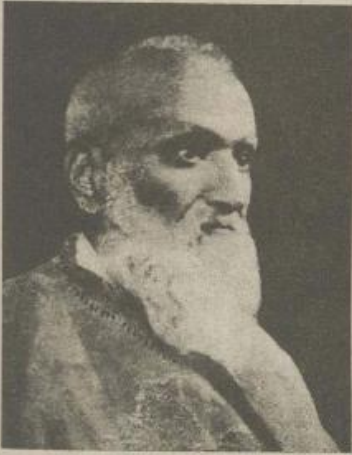
مولانا عبیداللہ سندھی

مولانا عبیداللہ سندھی 1872ء میں سیالکوٹ کے ایک سکھ خاندان میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے اپنی ابتدائی تعلیم ڈیرہ غازی خان ضلع کے قصبے جام پور میں حاصل کی۔ وہ نہایت ذہین طالبِ علم تھے۔ انہیں کتابیں پڑھنے کا بیحد شوق تھا۔ جب انہوں نے اسلام کے متعلق کتابوں کا مطالعہ کیا تو وہ اسلام کی تعلیمات سے بیحد متاثر ہوئے اور انہوں نے اسلام قبول کرلیا۔ انہوں نے اپنے لیے عبیداللہ کا نام منتخب کیا۔

مولانا عبیداللہ سندھی

ان کے رشتے داروں کو ان کا اسلام قبول کرنا اچھا نہیں لگا۔ چنانچہ وہ اپنا گھر چھوڑ کر سندھ چلے آئے۔ ضلع گھوٹکی سندھ میں وہ حضرت پیر حافظ محمد صدیق آف بھر چونڈی شریف کے یہاں ٹھہرے جو وقت کے بڑے مذہبی عالم اور استاد تھے۔ حافظ محمد صدیق نے ان کی پرورش ایک والد کی طرح کی اور ان کی اچھی تعلیم و تربیت کا بے حد خیال کیا۔ عبیداللہ کو سندھ سے بیحد محبت تھی، اس لیے انہوں نے اپنے آپ کو سندھی لکھنا اور کہلوانا شروع کیا اور اسی نام سے شہرت پائی۔

مولانا عبیداللہ سندھی اعلیٰ مذہبی تعلیم کے لیے دیوبند چلے گئے جہاں وہ ملازمت بھی کرتے تھے۔ وہ شاہ ولی اللہ کی تعلیمات سے متاثر ہوئے اور اسلام اور مسلمانوں کے لیے کچھ کرنے کی تمنا رکھتے تھے۔ آپ نے انگریزوں کی غلامی سے نجات حاصل کرنے کی تحریک شروع کی۔ انہیں پختہ یقین تھا کہ ایک دن ہندوستان مکمل طور پر آزاد ہوجائے گا۔ انہوں نے اپنی جدوجہد کے سلسلے میں افغانستان، روس، ترکی اور حجاز کا دورہ کیا۔

مولانا عبیداللہ سندھی 22 اگست 1944ء کو انتقال کر گئے۔

سرگرمی: پاکستان کے نقشے میں ان مقامات کی نشاندہی کریں جہاں مولانا عبیداللہ سندھی نے اپنی زندگی بسر کی۔

علامہ محمد اقبالؒ

علامہ محمد اقبال 9 نومبر 1877ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ اُنھوں نے اپنی ابتدائی تعلیم سیالکوٹ میں حاصل کی۔

علامہ اقبال حیدر آباد دکن میں طلبہ کے ساتھ (1939ء)

اُنھوں نے گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم اے کی سند حاصل کی۔ وہ اعلیٰ تعلیم کے لیے بیرون ملک چلے گئے۔ اُنھوں نے جرمنی سے ڈاکٹر آف فلاسفی (پی ایچ ڈی) اور انگلستان سے بار ایٹ لاء کی سندیں حاصل کیں۔ واپس آنے کے بعد اُنھوں نے لاہور میں قانون کی پریکٹس شروع کر دی۔

علامہ اقبالؒ پہلے مسلمان رہنما تھے جنھوں نے سب سے پہلے ہندوستان کے مسلمانوں کے لیے ایک علیٰحدہ ریاست (مملکت) کا تصور پیش کیا۔ 1930ء میں الٰہ آباد میں مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں اپنے صدارتی خطبے میں اُنھوں نے کہا کہ:

"میں چاہتا ہوں کہ مسلم اکثریتی صوبوں یعنی سندھ، پنجاب، بلوچستان اور شمال مغربی سرحدی صوبے کو ملا کر ایک آزاد مسلم ریاست قائم کی جائے۔"

علامہ اقبالؒ ایک بہت مشہور شاعر تھے۔ اُنھوں نے جنوبی ایشیا کے مسلمانوں کو جگانے کے لیے کہ وہ اپنی آزادی کے لیے کوشش اور جدوجہد کریں اردو اور فارسی دونوں زبانوں میں نظمیں کہیں۔

علامہ اقبالؒ کا انتقال 21 اپریل 1938ء کو ہوا۔ اُن کا مزار لاہور میں بادشاہی مسجد کے نزدیک ہے۔

سرگرمی:

اپنے اسکول کی لائبریری میں علامہ اقبالؒ کی شاعری کی کتابوں میں سے جو نظم آپ کو پسند ہو، وہ اپنی جماعت کو سنائیے اور اس نظم کے پیغام کے متعلق اپنے ہم جماعتوں سے تبادلۂ خیال کیجیے۔

قائداعظم محمد علی جناحؒ

قائداعظم محمد علی جناحؒ 25 دسمبر 1876ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ اُنھوں نے ابتدائی تعلیم کراچی میں حاصل کی۔ بعد میں وہ انگلستان چلے گئے تاکہ قانون کی تعلیم حاصل کر سکیں۔

انگلستان سے واپسی پر اُنھوں نے اپنے سیاسی سفر کا آغاز کیا تو وہ اِس بات کے قائل تھے کہ ہندوستان کی آزادی صرف ہندوؤں اور مسلمانوں کی باہمی کوششوں کی بدولت ہی حاصل کی جا سکتی ہے۔ 1906ء میں انھوں نے انڈین نیشنل کانگریس میں شمولیت

اختیار کرلی۔ 1913ء میں وہ آل انڈیا مسلم لیگ میں شامل ہو گئے اور ہندو مسلم اتحاد کے لیے کوششیں شروع کر دیں۔

چند سالوں کے بعد انہوں نے محسوس کیا کہ کانگریس صرف ہندوؤں کے مفادات اور حقوق کے لیے کام کر رہی ہے۔ انہوں نے یہ بھی محسوس کیا کہ مسلم لیگ کو جنوبی ایشیا کے تمام مسلمانوں کی حمایت حاصل نہیں۔ وہ سخت مایوس ہوئے اور انگلینڈ چلے گئے۔ علامہ اقبالؒ جب انگلینڈ گئے تو انہوں نے قائداعظمؒ کو آمادہ کیا کہ وہ واپس ہندوستان آئیں اور مسلمانوں کی قیادت کریں جس کی ان کو سخت ضرورت تھی۔ 1934ء میں قائداعظمؒ نے واپس آکر مسلم لیگ کی قیادت سنبھالی۔ 23 مارچ 1940ء کو لاہور میں جلسہ منعقد ہوا۔ قائداعظم محمد علی جناحؒ نے اس اجلاس کی صدارت فرمائی۔

قائداعظمؒ 1945ء میں کلکتہ میں ایک عوامی اجلاس کے موقع پر

قائداعظمؒ قبائلی عمائدین سے ملاقات کرتے ہوئے

وہاں ایک قرارداد پاس ہوئی جس میں برصغیر ہندو پاک کے مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ وطن کا مطالبہ کیا گیا۔ قرارداد کی رو سے مسلم لیگ کے اراکین نے دن رات محنت کر کے بالآخر 14 اگست 1947ء کو ایک علیحدہ مسلم ملک حاصل کر لیا۔

سرگرمی: قائداعظمؒ کی شخصیت میں کون سی خوبیاں تھیں؟ بتائیں کہ آپ ان میں سے کون سی خوبیاں اپنے اندر پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

مشق

الف۔ درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

1۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرتِ پاک پر ایک مختصر نوٹ لکھیے۔

2۔ حضرت خدیجہؓ کی زندگی کا حال بیان کیجیے۔

3۔ محمد بن قاسم اور محمود غزنوی پر دس دس جملے لکھئے۔

4۔ سر سید احمد خان کی ہندوستان کے مسلمانوں کی خدمات پر ایک مختصر نوٹ لکھیے۔

5۔ قائداعظم محمد علی جناحؒ اور علامہ اقبالؒ کی خدمات بیان کیجئے۔

6۔ ایک جملے میں یہ بتائیے کہ آپ کی زندگی کا کیا مقصد ہے۔؟ اور یہ مقصدِ حیات کیوں ہے؟

ب۔ عملی کام۔

1۔ دنیا کے نقشے میں ان ممالک میں رنگ بھریے جہاں ہندوستان کی تحریکِ آزدی کے سلسلے میں مولانا عبید اللہ سندھی گئے تھے۔

طلباء کی تعلیمی کارکردگی کا تعین کرنا (جائزہ لینا)

اس کتاب میں طلباء کے لئے مختلف نوع کی سرگرمیاں دی گئی ہیں جنہیں متعلقہ ابواب میں اس لئے تجویز کیا گیا ہے کہ شامل تصورات کو مزید مستحکم کیا جائے۔ مثلاً آپ طلباء سے کہہ سکتے ہیں کہ کسی سرگرمی کو گروہی شکل میں مکمل کریں اور وہ کام جو انہوں نے کیا ہے اسے گروپ کی صورت میں پیش کریں یا کسی تحقیقات کے نتیجہ میں حاصل شدہ نتائج کو دوسروں سے شیئر کریں، کچھ نمونے یا ماڈل اور چارٹ وغیرہ بنائیں اور مختلف قسم کے سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

نصابی کتاب کا یہ حصہ آپ کو کچھ تجاویز بھی فراہم کرتا ہے تاکہ ان سرگرمیوں سے آپ بچوں کی قابلیت اور لیاقت کا اندازہ لگا سکیں۔

وہ تجاویز یہ ہیں:۔

1- گروہی کام کرنا

2- زبانی پیشکش

3- ماڈل یا نمونہ بنانا

4- سوالات کے جوابات دینا

1- گروہی کام کرنا

(i) گروہی کام...... استاد کا بچوں کی صلاحیت کا تخمینہ:

اس بات کا جائزہ لینے کے لئے کہ بچے اپنا کام کس طرح کر رہے ہیں آپ ان کی کارکردگی کا دورانِ سرگرمی جائزہ لیتے رہیئے اور نیچے دی گئی ''گروپ ورک چیک لسٹ'' کو استعمال کر کے اپنے تاثرات اور مشاہدات تحریر کریں۔

گروپ ورک۔ چیک لسٹ

نام	جو کام اس کے ذمہ ہے کیا وہ اس کو سمجھتی ہے؟	کیا وہ اس کام میں تندہی سے مشغول ہے؟	کیا وہ گروہ کی حیثیت سے کام کر رہی ہے؟	کیا وہ سماجی مہارتوں (سننے، باری لینے، خاموش آوازوں) کو استعمال کرتی ہے؟
عائشہ				
سیما				
بشریٰ				

نوٹ:۔ ایک وقت پر کسی ایک کا استعمال کیا جائے۔

(ii) گروپ ورک۔ خود۔ مشاہداتی عمل۔

(الف) اپنی کارکردگی کا خود جائزہ لینے کے لئے، آپ ہر شاگرد کو مشق میں شامل کر سکتے ہیں۔ اسے کہیں کہ اپنی کارکردگی یا پرفارمنس پر غوروخوض کرے اور اس بارے میں اچھی طرح غور کرے کہ دوسری دفعہ وہ اپنی کارکردگی کو کس طرح بہتر بنا سکتی/سکتا ہے۔

شاگرد سے کہیں کہ ''گروپ ورک۔ خود تشخیص فارم'' میں شامل سوالات کے جوابات دے۔

گروپ ورک۔خود۔تشخیص فارم

1- میرا کام کتنا اچھا ہے؟ ☐ بہت بہتر ☐ کچھ بہتر ☐ اتنا بہتر نہیں ☐

2- میں اپنی اصلاح کس طرح کر سکتی/سکتا ہوں (فقط ایک خیال پیش کریں)۔ ______

______

3- کیا میرا کام گذشتہ کام سے بہتر ہے؟ ______

______

4- میرا کام کن باتوں میں اچھا ہے؟ ______

______

5- کن باتوں میں مجھے بہتر کام کرنا چاہئے؟ ______

______

نوٹ:۔ آپ اس فارم یا خاکے کے سوالات بلیک بورڈ پر بھی لکھ سکتے ہیں طلباء کو کہیں کہ ان کے جوابات اپنی نوٹ بک میں لکھیں

(ب) کلاس I اور II کے بچے اپنے کام کی تشخیصی ایک چہرہ بنا کر ظاہر کر سکتے ہیں جس سے یہ معلوم ہوگا کہ ان کا کام کتنا اچھا ہے؟

مثلاً میں نے بہتر کام کیا ☺ ، میرا کام کچھ کچھ بہتر تھا 😐 میرا کام بہتر نہ تھا ☹

چہرہ کے نیچے کوئی ایک بات ایسی لکھیں جس پر عمل کرنے سے کام کو بہتر طور پر کیا جا سکتا ہے۔

نوٹ:۔ آپ جس بات کا اندازہ لگانا چاہتے ہیں اسے معلوم کرنے کے لئے ، مناسب تبدیلیاں کر سکتے ہیں مثلاً اگر آپ سمجھتے ہیں کہ انہوں اچھے طور پر 'شیئر' کیا ہے تو ''کام کیا'' کو ''شیئر'' کیا سے بدل دیں۔

(iii) گروپ ورک۔ گروہی کام کا جائزہ

اس بات کا اندازہ لگانے کے لئے کہ گروپ میں شامل طلباء کس حد تک اپنے گروہی کام میں شریک رہے آپ گروپ کو کہیں کہ کسی بات پر بحث مباحثہ شروع کریں۔گروپ کے ہر رکن کی شرکت کی نمائندگی ایک شراکتی روئی

(Participation Roti) کے حصہ سے کریں۔بچوں کو کہیں کہ روٹی کی ایک بڑی شکل بنائیں جیسے کہ نیچے دکھایا گیا ہے اور اسے بچوں کی گروپ میں شرکت کے حساب سے تقسیم کریں۔ مثلاً ایک بچے کی شرکت بہت زیادہ ہے تو روٹی کے ایک بڑے حصہ سے اس بات کو ظاہر کریں یاد رکھیے کہ آپ کو سب بچوں سے کہنا ہے کہ ان میں ہر ایک بچے کی کارکردگی بہتر سے بہتر ہونی چاہئے۔

2 ۔ زبانی پیشکش

(الف) طلباء کی علمی تشخیص کے لئے استاد نیچے دی گئی زبانی پیشکش کی چیک لسٹ کو استعمال کر سکتا ہے۔اس کو طلباء خود اپنے بارے میں جاننے کے لئے یا اپنے ساتھی بچوں کی پیشکش کو پرکھنے کے لئے بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

زبانی پیشکش کی چیک لسٹ

شاگرد یا گروپ کا نام	صاف اور بلند آواز	بولتے ہوئے سارے سننے والوں کو دیکھنا	موضوع پر اچھی طرح اظہارِ خیال کرنا	پیشکش کا ایک خاص طریقہ ہوتا ہے (تعارف، اہم افکار کی وضاحت اور اختتام)	پیشکش کے مختلف طریقے (چارٹ،فوٹو گروپ، حقیقی اشیاء وغیرہ)	جماعت کے ساتھیوں کے سوالات کے جوابات	نمبر

نوٹ:۔ اگر آپ چاہیں تو رپورٹ پر بھی نمبر دے سکتے ہیں۔

3۔ ماڈل یا نمونہ بنانا

نیچے دی گئی کسوٹی کے مطابق طلباء کے پیش کردہ ماڈل یا نمونہ کا جائزہ یا تشخیص کی جا سکتی ہے۔

- ماڈل اصلی چیز سے مشابہت رکھتا ہے کہ نہیں؟
- طلباء یہ بتا سکتے ہیں کہ ماڈل کسی طرح کام کرتا ہے یا اسے کس طرح استعمال کیا جا سکتا ہے؟
- کیا ماڈل کے بنانے میں ری سائیکل چیزیں (کم لاگت یا بغیر لاگت) استعمال کی گئی ہیں؟
- اگر ماڈل کو کسی گروپ نے بنایا ہے تو بھی اس بات کا خیال رکھیں کہ کیا گروپ کے سب اراکین نے اس کے بنانے میں حصہ لیا ہے؟

نوٹ:۔ اگر آپ ماڈل پر نمبر دینا چاہیں تو ہر کسوٹی پر ایک نمبر مقرر کریں۔ یاد رکھیں کہ ماڈل پر کام کرنے سے پہلے تمام بچوں کو کسوٹی کے متعلق بتا دیں۔

4۔ سوالات کے جوابات دینا۔

سوالات کے ذریعے بچوں سے صرف یہ پوچھا جاتا ہے کہ وہ کتاب میں درج معلومات کو یاد رکھیں یا اس کے متعلق سوچیں ''کیا''، ''کون''، ''کہاں''، اور ''کب'' یہ سب یاد دلانے والے سوالات ہیں کیونکہ یہ اکثر حقائق پر مبنی ہوتے ہیں۔ان کا ایک واضح اور مقرر جواب ہے۔ ایسے سوالات کے جوابات کو جانچنا اور پرکھنا نہایت آسان ہے کیونکہ آپ کو صرف درست جواب کو دیکھنا ہے۔

- ایسے سوالات جن میں طلباء سے کہا جاتا ہے کہ وہ تقابلی مقابلہ کریں، اسباب گنوائیں (کیوں؟) یا تصور کریں وغیرہ۔ وہ بچوں کو سوچنے اور غور وفکر کرنے پر آمادہ کرتے ہیں۔ ان سوالات کے جوابات لکھتے وقت انہیں نصابی کتاب میں مہیا کردہ معلومات سے استفادہ کرتے ہوئے سوچنے کے لئے کہا جاتا ہے کہ وہ مماثلتوں یا موازنے کو تلاش کریں یا وجوہات بیان کریں۔ ایسے جوابات کو پرکھنے اور جانچنے کے لئے آپ یہ ضروری دیکھیں کہ بچوں کی طرف سے لکھے گئے جوابات واضح اور سوال سے متعلقہ ہیں یا نہیں اور کیا شاگرد نے اپنے رائے کی تائید میں ٹھوس ثبوت یا وجہ بیان کی ہے کہ نہیں؟

نوٹ:۔ پوچھے گئے سوالات کیونکہ یاد کرانے والے سوالات بن سکتے ہیں۔ اگر جوابات نصابی کتاب میں پہلے سے موجود ہیں اور طلباء کو صرف یہ کہا جاتا ہے کہ ان کو یاد کریں اور لکھیں۔

جملہ حقوق بحق سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو محفوظ ہیں

تیار کردہ: سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، بہ تعاون آغا خان یونیورسٹی، انسٹیٹیوٹ فور ایجوکیشنل ڈیولپمنٹ، کراچی
منظور کردہ: وفاقی وزارتِ تعلیم (شعبہ نصاب) اسلام آباد، مراسلہ نمبر F-4-4-/2003-SS-I
بتاریخ 15/ مارچ 2004ء بطور واحد درسی کتاب برائے مدارس صوبہ سندھ۔
قومی کمیٹی برائے جائزہ کتب نصاب کی تصحیح شدہ

قومی ترانہ

پاک سر زمین شاد باد　　کشورِ حسین شاد باد
تُو نشانِ عزمِ عالی شان　　ارضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سر زمین کا نظام　　قوّتِ اُخوّتِ عوام
قوم، مُلک، سلطنت　　پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مُراد

پرچم ستارہ و ہلال　　رہبرِ ترقّی و کمال
ترجمانِ ماضی، شانِ حال　　جانِ استقبال
سایۂ خُدائے ذُوالجلال

SPECIMEN

سلسلہ وار نمبر

پبلشرز کوڈ نمبر	17
ماہ و سال اشاعت	مئی 2004ء
ایڈیشن	دوئم
تعداد	53,410
قیمت	مفت